لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
سسکتی اور دم توڑتی انسانیت کو امن وسکون صرف اور صرف گنبد
خضریٰ کے مکین کی لائی ہوئی شریعت میں ہی نصیب ہو سکتا ہے
نوائے
افغان جہاد
جمادی الثانی/رجب ۱۴۳۴ھ
اپریل 2013ء
افغانستان سے بھاگتے صلیبی فوجی
قندھار کے ضلع پنجوائی، خاکریز، ارغسان، ہلمند کے ضلع گریشک، زابل کے ضلع نوبہار، فراہ کے
ضلع خاک سفید، پکتیا کے ضلع احمد خیل اور بادغیس کے ضلع مقر کے فوجی اڈے خالی کردیے گئے

خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"آپ کا خط ملا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ شاہ روم کے دل میں مسلمان فوجوں کی ایسی ہیبت طاری ہوئی ہے کہ وہ (فلسطین، دمشق اور حمص سے بھاگتا ہوا) انطاکیہ چلا گیا۔ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو اللہ تعالیٰ نے، جس کی ہم حمد بجالاتے ہیں، ایک طرف مشرکین کے دلوں میں رعب ڈال کر اور دوسری طرف ملائکہ کرام بھیج کر ہماری مدد فرمائی۔ جس دین کے قیام کے لیے اللہ تعالیٰ نے رعب وہیبت سے کل ہماری مدد کی، اسی دین کی آج بھی ہم دعوت دے رہے ہیں۔ آپ کے رب کی قسم! اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا انجام مجرموں کا سا نہیں کرے گا اور جو لوگ کہتے ہیں "سوائے اللہ واحد کے کوئی دوسرا معبُود نہیں"، اُن کا مقدر اُن لوگوں کا سا نہیں ہو سکتا جو اللہ کے ساتھ دوسرے خداؤں کی عبادت کرتے ہیں اور کئی کئی خداؤں کے قائل ہیں۔ جب آپ شاہ روم کی فوج سے مقابل ہو تو ان پر ٹوٹ پڑنا اور خوب لڑنا۔ اللہ تعالیٰ ہرگز آپ کی مدد سے ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔ اُس تبارک وتعالیٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ چھوٹی فوج اُس کے کرم سے بڑی فوج پر غالب آجاتی ہے۔ بہرحال میں آپ کے پاس پے در پے رسد بھیجوں گا، اتنی کہ آپ ضرورت رفع ہو جائے گی اور آپ فردِ واحد تک کی کمی محسوس نہیں کرو گے، ان شاء اللہ۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ"۔

(فتوح الشام ازدی ص ۲۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۶، شمارہ نمبر ۴

جمادی الثانی/رجب ۱۴۳۴ھ	اپریل 2013ء

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک اونٹنی نکیل سمیت لایا اور کہنے لگا کہ ''یہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں''......آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن نکیل پڑی ہوئی سات سو اونٹنیاں ملیں گی''۔ (صحیح مسلم)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

سج کر یہ شریعت میں چمن کیسا لگے گا...

''جمہوریت بہترین انتقام ہے'' ......اور اس بہترین انتقام کو جب ''اسلامی'' لبادہ اوڑھا دیا جائے تو اس کی مار دو آتشہ ہو جاتی ہے......مسلمانانِ پاکستان کو 'جمہوریت کے انتقام' کو بھگتتے اور 'آمریت' کے وار سہتے ۶۵ سال بیت گئے ہیں...... ہر کچھ عرصہ بعد یہ نظامِ شر اپنی اصلیت آشکارا کرتے پرانے لبادے اتار کر نئے لباس میں ملبوس 'تازہ دم' ہو کر اس خطے کے مسلمانوں کی زندگیوں کو تنگی، عسرت، بے چینی، بے کلی، پریشانی، تہی دستی، ناداری، اضطراب اور فساد سے بھرنے کے لیے آموجود ہوتا ہے......جرنیلوں کی ہوس اقتدار سے تنگ عوام 'جمہوریت' کی آغوش میں سکون وچین تلاش کرنے کے لیے پناہ لیتے ہیں لیکن جلد ہی 'اہل جمہور' کی پٹاریوں سے برآمد ہونے والے سانپ اپنی زہرناکیوں سے اُن کی زندگیوں کو اجیرن بنا دیتے ہیں......پھر پانچ سال بھتہ خوروں، لٹیروں، ڈاکوؤں اور خائنوں کے ہاتھوں اپنا سب کچھ لُٹانے، اٹھارہ سو ارب ڈالر کی کرپشن کی دہائی دینے، تمام قومی اداروں کے دیوالیہ پن کا نوحہ پڑھنے، جسم وجان کے رشتوں کو قائم رکھنے میں حائل ظالمانہ مہنگائی کا رونا روتے، فقر وفاقہ کے باعث خودکشیاں کرتے، محرومیوں اور محتاجیوں کی چکی میں پستے، قتل وغارت گری پر بین کرتے، حصولِ انصاف کے نام پر تھانوں کچہریوں میں ذلت ورسوائی سمیٹتے، نئی نسل کو اخلاقی گراوٹ کا شکار اور فحش و بے حیائی میں آلودہ دیکھتے اور سب سے بڑھ کر دین اور شریعت پر عمل کو معاشرے میں باعث عار بنا دینے کے منظر دیکھنے پر خود کو مجبور پاتے ہیں......اور پھر اگلے پانچ سال کے لیے ''نئی قیادت'' کی تلاش میں ''الیکشن الیکشن'' کھیلنے میں جُت جاتے ہیں......حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری نحوستیں اور بدبختی کی تمام علامات' بحیثیت قوم اللہ تعالیٰ کے دین سے بے وفائی اور اُس سے کیے گئے وعدوں سے انحراف ہی کا نتیجہ ہیں......'پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ' آج تک صرف اور صرف 'مطالعہ پاکستان' میں پڑھائے جانے والے اسباق سے زیادہ کچھ اہمیّت اختیار نہ کر سکا...... جب کہ اس پر دو رائے نہیں ہو سکتیں کہ اس مفسد نظام نے اللہ تعالیٰ کے ہر باغی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت و تقدس پر وار کرنے والے، احکاماتِ شریعت اور شعائر دینیہ کو تضحیک کا نشانہ بنانے والے، عیش وعشرت کے رسیا، بدکرداری کے نمونہ، ہمہ وقت 'کیفیتِ ناؤنوش' میں غرق رہنے اور سفاکیت میں ہر حد سے گزر جانے والے کو ہمیشہ اپنے سر پر بٹھایا......اس کے مقابلے میں خوفِ خدا سے معمور قلوب، دین کی تعلیمات پر عمل پیرا نورانی وجود، شریعت کی بالادستی اور حاکمیت کا خواب دیکھنے والی آنکھیں، دنیا میں دین کی علو و برتری کے لیے جہادی میدان سجاتے مجاہدین باصفا، غیرت وحمیت اور شرم وحیا میں گندھے کردار کے جوانانِ رعنا' اس نظام کی آنکھوں کا کانٹا بن کر رہ گئے اور اُنہیں ہر طرح سے تہہ تیغ کر کے اپنی بقا کا سامان کرنا اس باطل نظام کا اولین ہدف قرار پایا......

دوسری جانب ایک اور تصویر بھی ہے...... یہ تصویر پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت کے لیے یقینی طور دھندلی ہوگی کیونکہ درمیان میں ایک کافر (ہنری مورٹیمر ڈیورنڈ) کی کھینچی گئی 'ڈیورنڈ لائن' ہے......لیکن جن کے دلوں میں تصورِ امت جاگزیں ہیں وہ اس تصویر کو دیکھ کر 'زادتھم ایمانا' کی کیفیت سے سرشار ہوتے ہیں......افغانستان میں مسلمانوں نے شریعت اسلامیہ کے متوالوں اور دین کی خاطر سب کچھ قربان کر دینے والوں کو اپنے سروں کا تاج بنایا......پھر امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین نے پورے افغانستان کو ۵ سالوں تک شریعت کے نفاذ، امن وامان، سکون وچین، قناعت واستغنا، طمانیت وراحت اور عدل وانصاف کا گہوارہ بنا دیا......پھر جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش آئی اور صلیبی لشکر چڑھ آئے تو یہی افغان مسلمان تھے جنھوں نے مجاہدین کے لیے اپنے گھروں کے دروازے بھی کھولے اور دلوں کے در بھی وا کیے......اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے ایک لمحہ تاخیر کیے بغیر اپنی کُل متاع اللہ کی راہ میں پیش کر دی......اس لازوال ایثار وقربانی کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نصرتوں اور رحمتوں کا نزول ہوا اور کفار کے لشکر ہزیمت سے دوچار ہوتے اور شکست کو گلے لگاتے بھاگ نکلنے کے مراحل طے کر رہے ہیں......اب ایک بار پھر افغانستان بھر میں شریعتِ اسلامیہ کی فرماں روائی کا دور دورہ ہونے کو ہے، ان شاء اللہ......

افغان مسلمانوں کی جہدِ مسلسل، رب قدیر پر کامل توکل اور اپنے دین پر ڈٹ کر کسی قسم کے سمجھوتے اور بہکاوے کا شکار نہ ہونا' اہلِ پاکستان کے لیے بھی راہِ عمل متعین کر رہا ہے۔ ایسی راہ جو اُنہیں پریشان اور تباہ کن حالات سے نجات دلانے کے لیے کافی ہے......یہی راستہ دگرگوں حالات کو سنبھالا دینے کا واحد راستہ ہے......اس کے علاوہ جو کچھ مرضی آزما کر دیکھ لیجیے......نت نئے چرکے کھانے اور زخم زخم جسم کو مزید زہریلے گھاؤ لگا کر اضمحلال کا شکار کرنے کے علاوہ کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا......الیکشن کے ذریعے ''نئی قیادت'' کی تلاش میں ''ایک زرداری سب پر بھاری'' ہو جائے یا ''بدلا ہے پنجاب، بدلیں گے پاکستان'' اقتدار کے ایوانوں تک جا پہنچے یا ''سونامی'' چڑھ آئے...... یہ سب محض ''مہرے'' ہیں اور ان کے آقاؤں نے ''پنڈی'' میں بیٹھ کر ان سے اپنے صلیبی خداؤں کی چاکری ہی کروانا ہے......لہٰذا یقین مانیے کہ جہاد وقتال فی سبیل اللہ کی صاف، کھری اور ستھری راہ کے علاوہ باقی سب سراب ہے......اگرچہ اس راہ میں صعوبتیں، دشواریاں اور آزمائشیں جھیلنا فطری امر ہے لیکن اس کے بغیر فلاح ونجات ممکن ہی نہیں......اگر ۶۵ سال طواغیت کو سروں پر مسلط کر کے بِتا دیے تو اللہ پر توکل کرتے ہوئے چند سال گزار دیکھئے اور اس راستے پر استقامت سے گامزن رہنے کا عزم کیجیے......پھر آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی حال میں آپ کو بے آسرا اور بے سہارا چھوڑے گا اور نہ ہی ناکام ونامراد رہنے دے گا......عزت، کرامت، شرف، کامیابی، فتح یابی، رفعت، پاکیزگی، راحت، آشتی، عافیت، سکون، سلامتی، عدل، انصاف، امن اور آسودگی کی کنجیاں اللہ رب العزت نے اسی راستے کے راہیوں کے ہاتھ دے رکھی ہیں......آپ ان کے ہاتھوں کی مضبوطی کا باعث بنیں اور ان کی صفوں میں شامل ہوں، یہ تمام انعامات اہل ایمان کے منتظر ہیں!!!

اسلامی جہاد کا نا قابلِ تسخیر سامان......صبر، تقویٰ اور نماز

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دنیا اپنے حریف پر غلبہ پانے کے لیے طرح طرح کے سامان اور تدبیریں کرتی ہے اور اس سائنس کی ترقی کے زمانہ میں تو ان سامانوں اور تدبیروں کی حد نہیں رہی۔ اسلام بھی ضروری مادی تدبیریں اور سامانِ جنگ جمع کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مادی سامان و تدابیر میں مسلمانوں کو دوسری قوموں سے کوئی امتیاز حاصل ہے نہ ہو سکتا ہے بلکہ عادتاً غیر مسلموں کی ساری توانائی اور سارا زور چونکہ ان ہی مادی تدابیر میں صرف ہوتا ہے اس لیے وہ اس معاملہ میں مسلمانوں سے ہمیشہ زیادہ ہی رہیں گے اور تاریخ کے ہر دور میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔

البتہ مسلمانوں کے پاس ایک ایسی قوت ہے جو نا قابلِ تسخیر رہی ہے اور دوسری قومیں اس سے عاجز ہیں۔ وہ ہے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور غیبی امداد۔ قرآن کریم نے اس تائید ربانی کے حاصل ہونے کی کچھ شرطیں رکھی ہیں۔ جب بھی مسلمان ان شرائط کو پورا کرلیں تو اللہ تعالیٰ کی نصرت و امداد آتی ہے اور تھوڑی تعداد اور تھوڑے سامان کو بڑی سے بڑی تعداد اور جنگی سامانوں پر غالب کر دکھاتی ہے۔ لیکن جب مسلمان خود ان شرطوں کو پورا کرنے میں سستی اور غفلت کریں تو پھر اس امداد و نصرت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں۔ ایسی حالت میں ہمیں اپنے آپ کو اس کا مستحق نہیں سمجھنا چاہیے، یہ دوسری بات ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے مسلمانوں کے ضعف پر رحم فرمائیں۔ امدادِ الٰہی کے لیے وہ شرطیں کیا ہیں، قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت میں دیکھئے:

یَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اسْتَعِيْنُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ (البقرۃ: ۱۵۳)

''اے ایمان والو! مدد مانگو اللہ سے صبر اور نماز کے ذریعہ''۔

لَّيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّواْ وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَـكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ وَالْمَلآئِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِيْ الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِيْ الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُواْ وَالصَّابِرِيْنَ فِيْ الْبَأْسَاء والضَّرَّاء وَحِيْنَ الْبَأْسِ أُولَـئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوا وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ (البقرۃ: ۱۷۷)

''نیکو کار وہ لوگ ہیں جو تنگ دستی اور بیماری میں اور دشمنوں سے جہاد کے وقت صبر کرنے والے یعنی ثابت قدم رہنے والے ہیں۔ یہی لوگ صادقین ہیں اور یہی متقین ہیں''۔

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْراً وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (البقرۃ: ۲۵۰)

''(جہاد میں نکلنے والوں نے کہا) اے پروردگار عطا کر دے ہم کو صبر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کی قوم کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما''۔

وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ لاَ يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئاً (آل عمران: ۱۲۰)

''اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی کوئی جنگی تدبیر تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَـذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ (آل عمران: ۱۲۵)

''بلاشبہ اگر تم نے صبر اور تقویٰ اختیار کیا اور دشمن فوراً ہی تم پر ٹوٹ پڑے تو تمہارا پروردگار، پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا''۔

وَإِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الأُمُوْرِ (آل عمران: ۱۸۶)

''اور اگر تم نے صبر اور تقویٰ اختیار کیا تو یہی ہمت کے کام ہیں''۔

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اصْبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَاتَّقُواْ اللّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران: ۲۰۰)

''اے ایمان والو! صبر کرو، یعنی ثابت قدم رہو اور دوسروں کو بھی ثابت قدم رکھو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم فلاح و کامیابی حاصل کرو''۔

قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوا بِاللّهِ وَاصْبِرُواْ إِنَّ الأَرْضَ لِلّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (الاعراف: ۱۲۸)

''موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو، بلاشبہ زمین اللہ ہی کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنادے اور انجام کار کامیابی تقویٰ شعار لوگوں کی ہی ہے''۔

(بقیہ صفحہ ۱۷ پر)

17 فروری: صوبہ قندھار...........ضلع خاک ریز...........بارودی سرنگ دھماکے...........3 صلیبی ٹینک تباہ...........متعدد صلیبی فوجی ہلاک

گناہوں سے ہجرت

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں تک کو ایذا پہنچانے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک عورت کو اس لیے عذاب دیا گیا کہ اُس نے بلی پالی ہوئی تھی اور اُس کو باندھ دیا...... باندھ دینے کے بعد نہ تو اُس کی خوراک کا خود انتظام کیا اور نہ اُس کو آزاد کیا کہ وہ اپنے طور پر اپنے لیے غذا کا انتظام کرے لہٰذا وہ بلی مر گئی......''

جانور کو ایذا پہنچانے کی وجہ سے اُس عورت کو جہنم کے اندر ڈال دیا گیا۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ نہ مسلمان کو ایذا پہنچانے کی اجازت ہے، وہ تو بہت ہی سنگین بات ہے اور نہ ذمیوں کو ایذا پہنچانے کی اجازت ہے اور نہ جانوروں کو ایذا پہنچانے کی اجازت ہے۔ اب کوئی یہ سوچے کہ صاحب بہت سے ایسے آدمی ہوتے ہیں جو جرم کا ارتکاب کرتے ہیں تو اُنہیں ایذا پہنچائی جاتی ہے...... چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، قاتل کو سولی پر لٹکا دیا جاتا ہے...... یہ بھی تو ایذا ہے...... وہ چور بھی مسلمان ہے اور وہ قاتل بھی مسلمان ہے، آپ اُس کو یہ ایذا دے رہے ہیں...... تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ جو چور کو سزا دی جاتی ہے اس کو ایذا نہیں کہا جاتا...... ایسے ہی قاتل کو قصاص میں قتل کیا جاتا ہے تو اس کو ایذا دینا نہیں کہا جاتا...... وہ تو اصلاح کے باب سے ہے...... وہ اصلاح احوال اور اصلاح معاشرہ کے قبیل سے ہے...... وہ ایذا کے اندر شامل نہیں ہے...... یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جو حد اور تعزیر کے سلسلے میں سزائیں دی جاتی ہیں وہ اس سے خارج ہیں اور شریعت میں اُن کے متعلق استثنیٰ ہے کہ وہ ایذا رسانی میں شامل نہیں۔

حدیث میں **المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویدیه** جیسے ارشاد فرمایا گیا ہے...... اس کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دوسروں کو ایذا رسانی سے اجتناب کا بہت اہتمام کرنا چاہیے۔ اگر ایک حجرے میں چار ساتھی موجود ہیں اور وہ چار ساتھی اس بات کا اہتمام نہ کریں کہ ایک کے ذریعے دوسرے کو تکلیف کبھی نہ پہنچے...... تو آدمی تو صرف چار ہی ہیں لیکن اُس ایک حجرے کے اندر رہنا اُن کے لیے مصیبت بن جائے گا۔ اُن میں سے ایک آدمی ہے جو دوسرے کی چیز بغیر اجازت استعمال کر لیتا ہے اور مالک کو اُس سے تکلیف ہوتی ہے...... اسی طرح ایک آدمی ہے جو حجرے میں رہ رہا ہے...... ساتھی آرام کر رہے ہیں اور اُس نے بلند آواز سے تلاوت کرنا شروع کر دی...... اگر اُس سے کوئی کہہ دے کہ بھئی ہم آرام کر رہے ہیں...... تو وہ کہہ دیتا ہے کہ میں گانا تھوڑی گا رہا ہوں، میں قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہوں...... قرآن شریف تو آپ پڑھ رہے ہیں لیکن ساتھ ہی دوسروں کے لیے ایذا رسانی کا سبب بھی تو بن رہے ہیں، آپ پست آواز سے بھی تو تلاوت کر سکتے ہیں...... اگر آپ کو یاد کرنا ہے تو آپ باہر جا کر بھی یاد کر سکتے ہیں......

مقصد میرے کہنے کا یہ ہے کہ قدم بقدم اس بات کی رعایت ہونی چاہیے کہ ہم سے دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے...... نہ ہم کسی کی اجازت کے بغیر اُس کی چیز استعمال کریں، نہ ہم کوئی ایسا رویہ اور روش اختیار کریں جس سے ہمارے ساتھیوں کو تکلیف ہو...... آج کے دور میں عجیب بات ہے کہ ماں باپ کے لیے بھی مصیبت بنی ہوئی ہے...... کیونکہ اولاد ماں باپ کا کہنا نہیں مانتی...... اس کی وجہ وہی ہے کہ اُن کی اسلامی تربیت نہیں کی گئی...... اسلامی تربیت اگر ہوتو پھر اُس کے اندر **المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویدیه** کا اہتمام ضرور بالضرور ہوگا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **والمهاجر من هاجر مانهی الله عنه**...... اور حقیقی مہاجر وہی ہے جو گناہوں کو چھوڑ دے...... بہت سے لوگ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ آ گئے تھے...... وہاں اُن کا بڑا شان دار استقبال ہوتا تھا...... تو اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطرہ محسوس ہوا کہ لوگ ایسی دنیاوی حمایت کی خاطر ہجرت نہ کرنے لگیں...... اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی اور تنبیہ فرمائی کہ ٹھیک ہے آپ مکہ سے مدینہ آ جائیں...... یہ ہجرت ظاہرہ ہے...... لیکن ہجرت باطنہ کا اہتمام بہت ضروری ہے...... اور وہ کیا؟ کہ گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیں......

اگر آدمی دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جائے اور دنیا کے لیے وہ ان اعمال صالحہ کو اختیار کرے تو اس سے زیادہ خطرناک بات اور کیا ہوگی؟ علما نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **والمهاجر من هاجر مانهی الله عنه**...... اسی لیے ارشاد فرمایا تھا تاکہ مکہ سے ہجرت کر کے آنے والے حضرات وہ ہجرت ظاہرہ پر ہی اکتفا اور اختصار نہ کریں بلکہ وہ گناہوں کو ترک کرنے کا بھی اہتمام کریں...... اور ایک بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' جب مکہ فتح ہو گیا اور **هجرت من مکه الی المدینه** کا سلسلہ ختم ہو گیا تو وہ حضرات جو بعد میں ایمان لائے تھے' اُن کی تسلی کے لیے اور اُن کے اطمینان کے لیے فرمایا تھا کہ ہجرت ظاہرہ جو مکہ سے ہوا کرتی تھی، وہ تو مکہ کی فتح کے بعد باقی نہیں ہے لیکن ہجرت باطنہ اور گناہوں سے ہجرت وہ تو اب بھی موجود ہے۔ (بقیہ صفحہ ۷۱ پر)

17 فروری: صوبہ نیمروز............ ضلع زرنج............ بارودی سرنگ دھماکہ............ صلیبیوں کی فوجی گاڑی تباہ............ 3 صلیبی فوجی ہلاک............ متعدد زخمی

نفسانی خواہشات سے نجات کے پچاس ذرائع

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ

اندیشۂ کفر:

۲۵۔نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنے والے کے بارے میں اسلام سے لاشعوری طور پر نکل جانے کا اندیشہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک ہے:

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے دین کے تابع نہ ہوجائے''۔

اور صحیح حدیث میں یہ بھی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے تمہارے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ ڈر ہے وہ تمہارے پیٹ اور شرم گاہ کی بہکا دینے والی شہوتیں اور نفسانی خواہشات کی گمراہ کن باتیں ہیں''۔

موجبِ ہلاکت:

۲۶۔نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنا موجب ہلاکت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''تین چیزیں باعثِ نجات اور تین چیزیں باعث ہلاکت ہیں: نجات دینے والی پہلی چیز کھلے اور چھپے اللہ کا تقویٰ ہے۔ دوسری چیز خوشی اور ناراضی ہر حال میں حق گوئی، تیسری چیز فقیری اور امیری ہر حال میں میانہ روی ہے۔ اور ہلاک کرنے والی پہلی چیز وہ نفسانی خواہش ہے جس کی اتباع کی جائے۔ دوسری چیز وہ بخل ہے جس کی بات مانی جائے اور تیسری چیز آدمی کی خود پسندی ہے''۔

باعث فتح وظفر:

۲۷۔نفسانی خواہش کی مخالفت کرنے سے بندہ اپنے جسم اور دل وزبان میں قوت پاتا ہے۔

بعض سلف کا قول ہے کہ اپنی خواہش پر غلبہ حاصل کرنے والا اس سے بھی زیادہ طاقت ور ہے جو تنہا کسی ملک کو فتح کرتا ہے۔ صحیح حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے''۔

آدمی جب جب اپنی خواہش کی مخالفت کرتا ہے اپنی قوت میں برابر اضافہ کرتا جاتا ہے۔

اخلاق ومروت:

۲۸۔اپنی خواہش کے خلاف چلنے والا سب سے زیادہ بامروت انسان ہوتا ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: خواہشات کو چھوڑ دینا اور ہوائے نفس کی بات نہ ماننا یہی مروت ہے۔خواہشات کے پیچھے چلنا مروت کو بیمار کردیتا ہے۔اور اس کی مخالفت، مروت کو افاقہ عطا کرتی اور شفا دیتی ہے۔

عقل اور خواهش کی جنگ:

۲۹۔ ہر دن خواہش اور عقل باہم دست وگریباں ہوتے ہیں جو جیت جاتا ہے شکست خوردہ کو بھگا دیتا ہے اور خود حکومت وتصرف کرتا ہے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی جب صبح کرتا ہے اس کی عقل اور خواہش اکٹھا ہوتی ہے۔ اگر اس کی عقل خواہش کے تابع ہوئی تو وہ ایک برا دن ہوتا ہے اور اگر خواہش عقل کے تابع ہوئی تو وہ ایک اچھا دن ہوتا ہے۔

غلطی کا امکان:

۳۰۔ اللہ تعالیٰ نے خطا اور اتباع ہوا (غلطی اور خواہش کی پیروی) کو ایک دوسرے کا ساتھی بنایا ہے۔اسی طرح درستی اور خواہش کی مخالفت کو ایک دوسرے کا ساتھی بنایا ہے جیسا کہ بعض سلف کا قول ہے: جب تمہیں دو باتوں میں شبہ ہوجائے کہ زیادہ سخت کون ہے تو جو تمہاری خواہش کے قریب ہو اس کی مخالفت کرو کیونکہ خواہش کے پیچھے چلنے ہی میں غلطی کا زیادہ امکان ہے۔

بیماری اور علاج:

۳۱۔خواہش بیماری ہے اور اس کا علاج اس کی مخالفت ہے۔کسی عارف کا قول ہے: اگر تم چاہو تو تم کو تمہارا مرض بتادوں اور اگر چاہو تو اس کی دوا بھی بتادوں؟ نفسانی خواہش تمہارا مرض ہے، اس کو چھوڑ دینا اور اس کی مخالفت کرنا اس کی دوا ہے۔ بشر حافیؒ فرماتے ہیں: ساری بلائیں نفسانی خواہشات کی بنا پر ہیں اور سارا علاج اس کی مخالفت میں ہے۔

جہاد:

۳۲۔خواہشات سے لڑائی کے نتیجے میں ہی کفار سے جہاد کے لیے مومن تیار ہوتا ہے۔

ایک شخص نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اے ابوسعید! کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: خواہشات نفسانی سے جہاد کرنا۔

18 فروری: صوبہ ہلمند............ضلع نادعلی............ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ............نیٹو کا ایک ٹینک تباہ............8 نیٹو فوجی ہلاک

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نفس اور خواہش سے جہاد، کفار ومنافقین سے جہاد کی بنیاد ہے کیونکہ ان سے اس وقت تک کوئی جہاد نہیں کرسکتا جب تک کہ ان کی طرف نکلنے کے لیے اپنے نفس اور خواہش سے جہاد نہ کرے۔

مرض کابڑھنا:

۳۳۔خواہش بیماری کو بڑھا دینے والی چیز ہے اور اس کی مخالفت پرہیز ہے۔ایسا شخص جو مرض بڑھانے والی چیز کا استعمال کرے اور پرہیز سے دور رہے اس کے انجام کے بارے میں خطرہ یہی ہے کہ بیماری اسے دبوچ لے گی۔

محرومی وبے توفیقی:

۳۴۔خواہشات کی اتباع سے توفیق کے دروازے بند ہوجاتے اور محرومی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔آپ دیکھیں گے کہ ایسے لوگ اپنی زبان سے کہتے رہتے ہیں کہ اگر اللہ توفیق دے تو ایسا اور ایسا کرگذریں مگر خواہشات کی اتباع کرکے انہوں نے اپنے لیے توفیق کے راستے مسدود کرلیے ہیں۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: جس شخص پر شہوت اور خواہش غالب آجاتی ہے توفیق اس سے منقطع ہوجاتی ہے۔

کسی عالم کا قول ہے کہ کفر چار چیزوں میں ہے: غضب اور شہوت میں، لالچ اور خوف میں۔پھر فرمایا کہ دو کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا :ایک شخص غصہ میں آیا اور اس نے اپنی ماں کو قتل کرڈالا، دوسرا شخص مبتلائے عشق ہوکر نصرانی ہوگیا۔

فساد عقل وخرد:

۳۵۔جو آدمی اپنی خواہشات کو ترجیح دیتا ہے اس کی عقل فاسد اور رائے بگڑ جاتی ہے۔اس لیے کہ اپنی عقل کے معاملے میں اس نے اللہ سے خیانت کی تو اللہ نے اس کی عقل کو فاسد کردیا۔تمام امور میں اللہ کی سنت یہی ہے کہ جو کوئی اس میں خیانت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے فاسد کرکے بگاڑ دیتے ہیں۔

قبر وآخرت کی تنگی:

۳۶۔جو اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے اپنے نفس کی باگیں ڈھیلی چھوڑتا ہے تو اس پر قبر اور آخرت میں تنگی ہوگی۔اس کے برخلاف جو نفس کی مخالفت کرکے اس کو قابو میں رکھتا ہے اس کی قبر اور آخرت میں اس پر فراخی ہوگی۔اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں اسی طرف اشارہ کیا ہے:

وَجَزَاهُمْ بِمَاصَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْراً(الدھر: ۱۲)

''اور انہیں ان کے صبر کے بدلہ جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے''۔

چونکہ صبر' جو کہ خواہشات سے نفس کو روکنے کا نام ہے' میں کھردرا پن اور تنگی ہے اس لیے بدلے میں نرم وگداز ریشم اور جنت کی وسعت عطا فرمائی۔

ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: شہوتوں سے صبر کرنے پر یہ بدلہ عطا فرمایا۔

رکاوٹ:

۳۷۔نفسانی خواہشات قیامت کے دن نجات یافتہ بندوں کے ساتھ اٹھ کر دوڑنے سے رکاوٹ بن جائیں گے، جس طرح دنیا میں ان کا ساتھ دینے میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔

محمد بن ابی الورد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن ایسا بنایا ہے جس کی مصیبت سے خواہشات کے پیچھے چلنے والا نجات نہیں پاسکتا۔قیامت کے دن جو شخص سب سے دیر سے اٹھے گا وہ شہوتوں کا بٹھا ہوا ہوگا۔عقلیں جب طلب کے میدان میں دوڑتی ہیں تو سب سے زیادہ حصہ کی مستحق وہ ہوتی ہے جس کے پاس سب سے زیادہ صبر ہو۔عقل معدن ہے اور فکر اس معدن سے خزانے نکالنے کا آلہ ہے۔

عزائم کی پستی:

۳۸۔خواہشات کی غلامی عزائم کی پستی اور کمزوری کا سبب ہے اور اس کی مخالفت عزائم کو مضبوطی اور طاقت عطا کرتی ہے۔عزم وہ سواری ہے جس کے ذریعہ بندہ اللہ اور آخرت کی طرف سفر کرتا ہے، اگر سواری خراب ہوجائے تو مسافر کی منزل بہت دور ہوجاتی ہے۔

یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا :عزم کے اعتبار سے صحیح ترین انسان کون ہے؟ فرمایا: وہ جو اپنی خواہشات پر غالب آجائے۔

بدترین سواری:

۳۹۔خواہش پرست کی مثال اس گھڑ سوار کی سی ہے جس کا گھوڑا نہایت تیز رفتار، بے قابو، سرکش اور بے لگام ہو، دوڑنے کے دوران اپنے سوار کو پٹخ دے یا کسی ہلاکت کے مقام پر پہنچادے۔

ایک عارف کا کلام ہے: جنت کو پہنچانے والی سب سے تیز رفتار سواری دنیا سے بے رغبتی ہے اور جہنم تک پہنچانے والی سب سے تیز رفتار سواری خواہشات کی محبت ہے۔خواہشات کا سوار ہلاکتوں کی وادی میں نہایت تیزی کے ساتھ پہنچ جائے گا۔

ایک دوسرے عارف کا کلام ہے کہ سب سے زیادہ صاحب شرف وہ عالم ہے جو اپنے دین کی حفاظت کے لیے دنیا سے بھاگے اور خواہشات کے پیچھے چلنا اس کے لیے دشوار ہو۔عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس کی خواہش اس کی عقل پر اور بے قراری اس کے صبر پر غالب آجائے وہ رسوا ہوجائے گا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حقوق و آداب

مولانا خالد فیصل ندوی

وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّهُ عَنْهُمْ وَرَضُواْ عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبة: ۱۰۰)

''مہاجرین وانصار میں سے جو سب سے پہلے (ایمان لانے میں) سبقت کرنے والے ہیں اور پھر جن لوگوں نے احسان واخلاص کے ساتھ ان کی پیروی کی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو گئے اور وہ سب (بھی) اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان میں یہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے''۔

بلاشبہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دین اسلام کے ترجمان وعلم بردار، قرآن عظیم کے محافظ وپاسبان، سنت نبوی (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے عامل ومبلغ، بلند سیرت وکردار کے حامل وداعی اور امت مسلمہ کے محسن ومعمار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ میں ان کو بڑا اونچا مقام ومرتبہ حاصل ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت وراہ نمائی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی تعلیم وتربیت نے ان کو مکمل اسلامی سانچہ میں ڈھال کر پوری امت مسلمہ، بلکہ پوری انسانیت کے لیے بہترین نمونہ وآئیڈیل بنادیا تھا۔ قرآن مجید میں ہے کہ

''اور اسی طرح ہم نے تم (مومنوں) کو ایک متوازن امت بنایا ہے، تاکہ تم دنیا کے عام لوگوں پر گواہ رہو''۔ (البقرہ: ۱۴۳)

اور یہ بات قابل ذکر ہے کہ شریعت کی اصطلاح میں صحابی اس کو کہتے ہیں جس نے حالت اسلام میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی ہو، خواہ ایک لمحہ کے لیے کیوں نہ ہو۔

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کل تعداد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دمِ واپسیں کے وقت کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی اور جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کتب حدیث میں روایات منقول ہیں، ان کی تعداد ساڑھے سات ہزار ہے اور ان صحابہ کرام کا تعارف حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کے قلم گہر بار نے کیا خوب کرایا ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیار کیے ہوئے افراد میں سے ایک ایک نبوت کا شاہ کار ہے اور نوع انسانی کے لیے باعث شرف وافتخار ہے، انسانیت کے مرقع میں، بلکہ اس پوری کائنات میں حضرات پیغمبروں کو چھوڑ کر اس سے زیادہ حسین وجمیل، اس سے زیادہ دل کش ودل آویز تصویر نہیں ملتی، جو ان کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ ان کا پختہ یقین، ان کا گہرا علم، ان کا سچا دل، ان کی بے تکلف زندگی، ان کی بے نفسی، خدا ترسی، ان کی پاک بازی، پاکیزگی، ان کی شفقت ورافت اور ان کی شجاعت وجلادت، ان کا ذوق عبادت اور شوق شہادت، ان کی سیم وزر سے بے پروائی اور ان کی دنیا سے بے رغبتی، ان کا عدل، ان کا حسن انتظام دنیا کی تاریخ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ مختلف قبائل، مختلف خاندانوں اور مختلف حیثیتوں کے افراد ایک خوش اسلوب، متحد القلوب خاندان میں تبدیل ہو گئے اور اسلام کی انقلاب انگیز تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزانہ صحبت نے ان کو شیر وشکر بنا دیا''۔ (دو متضاد تصویریں)

ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل ومناقب قرآن وحدیث میں بہت کثرت سے بیان ہوئے ہیں۔ قرآن مجید کی مختلف سورتوں (بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، اعراف، انفال، توبہ، حج، مومنون، نور، فرقان، سجدہ، احزاب، فتح، حدید، مجادلہ، حشر اور بینہ) میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بہت سی امتیازی صفات اور کمالات مختلف انداز واسلوب میں بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر خصوصیات یہ ہیں کہ حضرات صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے منتخب ومختار بندے ہیں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پوری دنیا کے لیے اسوہ ونمونہ ہیں۔ (سورہ حج: ۷۸) نیز یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے نہایت محبوب اور پسندیدہ بندے ہیں اور بخشے بخشائے ہیں، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا پروانہ خوش نودی عطا فرما دیا ہے۔ (سورہ توبہ: ۱۰۰) اور اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کی خلافت وحکومت کی بشارت دی ہے (سورہ حج: ۲۱) اور آخرت میں اللہ تعالیٰ نے ہر صحابیؓ سے ان کے ایمان، انفاق اور رجانی قربانیوں کے نتیجہ میں ''جنت'' کا اہم وعدہ فرمایا ہے۔ (سورہ حدید: ۱۰)

اسی طرح احادیث مبارکہ میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ وسلم اجمعین کے مناقب بہت تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں احادیث کی تمام کتابوں میں بہت اہتمام کے ساتھ مناقب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان ہوئے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام انسانوں سے بہتر ہیں، ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

18 فروری: صوبہ لغمان......صدر مقام مہترلام......مجاہدین کے گھات لگا حملے، بارودی سرنگ دھماکے......ایک صلیبی فوجی ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ......5 صلیبی 2 افغان فوجی ہلاک

نے ارشاد فرمایا ہے کہ

''سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں۔'' (بخاری و مسلم)

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''تم لوگ تمام روئے زمین کے انسانوں سے بہتر ہو۔'' (بخاری و مسلم)

حضرات صحابہ کرام اللہ تعالیٰ کے منتخب و چنیدہ بندے ہیں، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ

''اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کے علاوہ تمام مخلوق میں سے میرے صحابہ کو چھانٹا ہے اور ان میں سے چار (ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو ممتاز کیا ہے، ان کو میرے سب صحابہ سے افضل قرار دیا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے انتخاب) کے بعد (اللہ تعالیٰ نے) لوگوں کے قلوب پر نظر ڈالی تو کچھ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اپنے دین کے ناصر و مددگار اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزرا اور نائبین کے طور پر منتخب فرمایا۔'' (موطا امام محمد)

اسی طرح حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دنیا میں پوری امت کے امن وامان کے باعث ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ

''میرے صحابہ میری امت کے امن وامان کا ذریعہ ہیں، جب میرے سارے صحابہ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو جائیں گے تو میری امت پر تمام وہ آفات اور مصائب ٹوٹ پڑیں گے، جن کی وعیدیں کو دی گئی ہیں۔'' (مسلم)

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس دنیا میں خیر و برکت اور فتح ونصرت کے موجب ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمانوں کا لشکر روانہ کیا جائے گا اور (بوقت روانگی و جہاد) لوگ اس تلاش وجستجو میں ہوں گے کہ کیا اس لشکر میں کوئی صحابیؓ موجود ہیں؟ ایک صحابیؓ اس لشکر میں مل جائیں گے اور انہی کی برکت سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اس لشکر کو فتح نصیب فرمائیں گے۔'' (بخاری و مسلم)

اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قیامت کے دن اپنے مدفون علاقہ کے لوگوں کے قائد اور رہنما بن کر اٹھائے جائیں گے، ایک حدیث میں ہے کہ

''کوئی صحابیؓ کسی سرزمین وعلاقہ میں نہیں وفات پاتے ہیں مگر وہ روزِ قیامت اس علاقہ کے لوگوں کے قائد اور رہنما بن کر اٹھائے جائیں گے۔'' (ترمذی)

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ہر ایک صحابیؓ جنت میں جائیں گے اور جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں گے، ایک حدیث میں ہے کہ

''جہنم کی آگ اس مسلمان کو چھو نہیں سکتی ہے، جس نے مجھے دیکھا ہے یا میرے دیکھنے والوں کو دیکھا ہے۔'' (ترمذی)

قرآن وحدیث میں حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کچھ حقوق وآداب بیان ہوئے ہیں، ان میں سے قابل ذکر اہم حق یہ ہے کہ ان کے شایانِ شان ان کی تعظیم وتکریم کی جائے، کیوں کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اکرام کرنے کا حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بالکل واضح انداز میں دیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

''میرے صحابہ کا اکرام کرو، کیوں کہ صحابہ تم تمام میں سب سے زیادہ بہتر ہیں۔'' (نسائی)

حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اکرام کا تقاضا ہے کہ ان کے تذکرہ کے وقت ان کا پورا پورا پاس ولحاظ رکھا جائے اور تحریر وتقریر کے وقت ان کے بارے میں بڑے احتیاط سے کام لیا جائے، کیوں کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس ولحاظ کرنے میں ہم مسلمانوں کا ہی فائدہ ہے، روز قیامت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت نصیب ہوگی اور حوض کوثر تک پہنچنا ممکن ہو سکے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے کہ

''جو شخص حضرات صحابہ کے بارے میں میری رعایت کرے گا، میں قیامت کے دن اس کا محافظ ہوں گا۔''

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

''جو میرے صحابہ کے بارے میں رعایت رکھے گا وہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچ سکے گا اور جو ان کے بارے میں میری رعایت نہ کرے گا وہ میرے پاس حوض کوثر تک نہیں پہنچ سکے گا اور مجھے دور ہی سے دیکھے گا۔'' (حکایاتِ صحابہؓ)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''جس نے بھی اللہ کی شریعت سے اپنے فیصلے کرانا چھوڑ دیا، یا کسی بھی قانون کو اللہ کی شریعت پر ترجیح دی یا اللہ کی شریعت کے ساتھ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو ملا دیا، برابر کر دیا تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا۔ اس نے دین کا طوق اپنے گلے سے اتار دیا اور اپنے لیے یہ راستہ چن لیا کہ وہ کافر ہو کر اسلام سے خارج ہو جائے''۔
شیخ عبداللہ عزام رحمۃ اللہ علیہ

19 فروری: صوبہ ننگرہار..........ضلع خوگیانی..........مجاہدین کے افغان فوج کی چیک پوسٹوں پر ریموٹ کنٹرول بم حملے..........4 پولیس اہلکار ہلاک..........متعدد زخمی

ہنسی اور مسکراہٹ......احکامات شریعہ کی روشنی میں

مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ

کھلکھلا کر ہنسنا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح کھلکھلا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق کا کوا بھی نظر آنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو مسکرایا کرتے تھے''۔(صحیح بخاری)

ہنسنا غفلت اور آخرت سے بے توجہی کا نتیجہ ہوتا ہے...... جسے آخرت کی فکر ہو، جہنم کا عذاب معلوم ہو، اپنے گناہوں' بداعمالیوں پر نظر ہو، اللہ جل شانہ کی سخت گرفت کو جو جانتا ہو، اپنی بے ہمتی، بے بضاعتی کا جسے علم ہو وہ کیوں کر ہنسے گا، کس منہ سے ہنسے گا؟ وہ ذات جس کے لیے قرآن کریم میں اللہ جل شانہ نے یہ فرمایا ہے:

لِيَغْفِرَ لَکَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ (الفتح: ۲)

''تاکہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (سب) اگلی پچھلی خطائیں معاف کردے''۔

جب ان کی یہ حالت تھی تو پھر امت کی کیا حالت ہونا چاہیے؟ امت کو کیسے رہنا چاہیے؟ خود سوچ لیجیے۔ اللہ جل شانہ نے زیادہ ہنسنے سے منع فرمایا ہے:

فَلْيَضْحَكُواْ قَلِيلاً وَلْيَبْكُواْ كَثِيراً (التوبة: ۸۲)

''سو تھوڑے دن ہنس لیں اور پھر (آخرت میں) بہت دن روتے رہیں''۔

روایات میں آتا ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچو اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل مردہ کر دیتا ہے۔ امت کی تعلیم اور اللہ جل شانہ کی عظمت کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکرایا دیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جیسی رفیقۂ حیات، شب وروز کی مونس وغم گسار کے سامنے جب یہ حال تھا تو اوروں کے سامنے کیا حال ہوگا؟

مسکرا کر ملنا:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں جب سے اسلام لایا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی نہ روکا اور جب بھی مجھے دیکھا مسکرا دیے''۔(متفق علیہ)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بہت خیال رکھتے تھے، جب بھی حاضر ہوا مجھے داخلے کی اجازت مل گئی یا میں نے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو چیز مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی، یا میں نے اسلام لانے کے بعد کوئی ایسی حرکت نہیں کی جو ناپسندیدہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھے اس سے باز رہنے کا حکم دینا پڑے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق میں سے یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر استقبال فرماتے تھے جس سے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دل جوئی بھی مقصود تھی اور یہ بھی کہ امت مسلمہ اپنے اندر ان اوصاف کو پیدا کرے۔

انوکھی بات پر مسکرانا:

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ فجر کی نماز پڑھتے تھے، طلوع شمس تک وہاں سے نہیں اٹھتے تھے، پھر جب سورج نکل آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز اشراق کے لیے) کھڑے ہو جاتے۔ اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین گفتگو کیا کرتے تھے اور زمانۂ جاہلیت کی باتیں چھڑ جاتی تھیں اور یہ حضرات ہنستے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکرا دیا کرتے تھے''۔ (صحیح مسلم)

نماز فجر پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ بیٹھے رہتے تھے تاکہ اشراق کے وقت نوافل پڑھ سکیں۔ اس دوران میں ضرورت مند اپنی ضروریات حل کراتے یا کوئی علمی بحث چھڑ جاتی یا زمانہ جاہلیت کی کسی بات کو یاد کر کے اس پر تعجب کرتے کہ ہم اس وقت کیا کرتے تھے، اللہ جل شانہ نے ہم پر کتنا عظیم احسان فرمایا ہے ہمیں کیا سے کیا بنا دیا، یا پُرحکمت ایسے اشعار پڑھتے پڑھاتے، سنتے سناتے جو توحید باری تعالیٰ، رسالت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ترغیب وترہیب یا علم سے متعلق ہوں۔ پُرحقیقت اور دنیا کی بے ثباتی بیان کرنے والے ہوں۔ قابل تعجب بات پر اور حضرات ہنس دیتے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکرا دیا کرتے تھے۔

مسکراہٹ:

حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا''۔(ترمذی)

انسان کو عبوساً قمطریراً نہیں بننا چاہیے، ناک بھوں چڑھانا، پیشانی پر بل ڈالے رہنا اچھی بات نہیں۔ مسلمان کو مسلمان کے سامنے خندہ پیشانی سے جانا چاہیے۔ حدیث میں آتا ہے تم اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو اس پر بھی صدقہ کا اجر ملتا ہے۔ اس بات کی تعلیم دینے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، رحمت، شفقت، امت سے پیار، مسلمانوں سے مودت وتعلق ہی تھا جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کا ہر ہر فرد بڑا محبوب تھا اس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر ملا کرتے تھے۔

19 فروری: صوبہ کنڑ............ضلع نورگل............بارودی سرنگ دھماکہ............افغان فوجی ٹینک تباہ............3 افغان فوجی ہلاک............متعدد زخمی ہو

ہنسنا منافی ایمان نہیں:

حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہنسا کرتے تھے؟ فرمایا: جی ہاں! اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے زیادہ عظیم تھا۔ حضرت بلال بن سعد نے فرمایا: میں نے ان حضرات کو نشانہ بازی کے دونوں نشانوں کے درمیان دوڑتے ایک دوسرے سے ہنسی مذاق کرتے دیکھا ہے لیکن جب رات ہوجاتی تو وہ عبادت گذار اور راہب بن جایا کرتے تھے۔ (رواہ البغوی فی شرح السنتہ)

یعنی وہ حضرات ہنستے تو تھے لیکن اس طرح نہ ہنستے تھے جس طرح غافل ہنستے ہیں جس سے ان کے دل مردہ ہوجاتے اور نورِ ایمان ختم ہوجاتا ہے۔ بلکہ اس حالت میں بھی آدابِ شرع کا دامن نہ چھوڑتے تھے، ایمان کامل سے متصف تھے، خوفِ خدا دل میں رچا بسا تھا یا یہ بتلانا ہے کہ ہنسنا ایمان کے منافی نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں ایمان اگرچہ راسخ تھا لیکن پھر بھی ہنستے بھی تھے جس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور ہنسی میں کوئی منافات نہیں ہے۔

یہ حضرات دنیوی کام بھی کرتے تھے۔ جسم و نفس کو راحت پہنچانے کا فریضہ بھی ادا کرتے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ جل شانہ کے حقوق سے بھی غافل نہ تھے۔ چنانچہ دن میں شہسوار، مجاہد، غازی، تاجر، کاشت کار اور داعی و مبلغ ہیں لیکن رات آئی اور دنیا سے تعلق ختم......اب خالقِ کائنات سے رابطہ قائم، اس کی عبادت، اس کے لیے تلاوت، اس سے شرفِ ہم کلامی، اس سے راز و نیاز، اس کے لیے قیام اور رکوع و سجود، اب خالق ہے اور اس کا بندہ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا سے یکسو ہوکر صرف عبادتِ خداوندی کے لیے وقف ہیں۔ یہاں رہبانیت سے وہ رہبانیت مراد نہیں جو ممنوع ہے جیسے عیسائیوں وغیرہ میں ہوتی تھی کہ اپنے آپ کو خصی کرلینا، ٹاٹ پہننا، زنجیروں میں جکڑنا، گوشت پھل وغیرہ چھوڑ دینا۔ اس لیے کہ اسلام حلال چیزوں کو حرام قرار دینے سے منع کرتا ہے۔ وہ یہ حکم دیتا ہے کہ اللہ جل شانہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھایا جائے، ان کا شکر ادا کیا جائے اور عبادت کے وقت دنیا سے منقطع ہوکر صرف خالق و مالک سے رابطہ قائم کیا جائے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان:

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور صالحینِ امت نے اپنے عمل سے یہ ثابت کردکھایا کہ وہ دنیاوی حقوق بھی ادا کرتے ہیں اور اخروی بھی۔ وہ کسی کی حق تلفی نہیں کرتے، وہ افراط و تفریط میں مبتلا نہیں ہوتے بلکہ مسلمان خالق و مالک اور ساتھیوں، رفقا، بیوی بچوں، محلّہ والوں سب کے حقوق جانتا پہچانتا ہے اور ان کو مکمل طور سے ادا کرتا ہے۔ یہ حضرات وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے:

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ (النور: ۳۷)

''ایسے لوگ جنہیں نہ تجارت غفلت میں ڈال دیتی ہے نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور نماز پڑھنے سے اور زکوۃ دینے سے، وہ ڈرتے رہتے ہیں ایسے دن سے جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی''۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفاً وَطَمَعاً وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (السجدہ: ۱۶)

''ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ رہتے ہیں، اپنے پروردگار کو وہ پکارتے رہتے ہیں خوف سے اور امید سے اور جو کچھ ہم نے دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں''۔

كَانُوا قَلِيلاً مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ○ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ (الذاریات: ۱۷، ۱۸)

''رات کو بہت کم سوتے تھے اور اخیر شب میں استغفار کیا کرتے تھے''۔

بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ ظاہری طور سے اگرچہ ہنستے ہوئے ہوں، باطنی طور سے روتے ہوتے تھے اس لیے کہ وہ شکل و صورت کے اعتبار سے فرشی دنیاوی لوگ تھے لیکن روح و باطن کے لحاظ سے عرشی تھے۔ جسم کے لحاظ سے مخلوق کے ساتھ تھے، دل کے لحاظ سے خالق کے ساتھ تھے۔ ظاہری طور پر قریب و بعید کے ساتھ تھے لیکن باطنی طور سے مخلوق سے بہت دور ذاتِ ربانی سے قرب میں اپنی مثال آپ تھے۔ موٹا کپڑا پہننے کے باوجود بادشاہ تھے اور فقر و فاقہ کے باوجود دنیا میں بے رغبتی کے ساتھ مال داروں کے طرح مستغنی بن کر رہتے تھے......رضی اللہ عنهم و أرضاهم۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

''ہم مجاہدین کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے جہادی امور کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ علم دین کے حصول، مطالعے، دعوت الی اللہ، مسنون اذکار اور دعاؤں کا اہتمام کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح ہم جسمانی ورزش، اسلحہ سیکھنے اور اس کے لیے اپنے وقت کا کچھ حصہ مخصوص کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ ہم انہیں اس بات کی بھی تلقین کرتے ہیں کہ اپنا لباس اور ظاہر شریعت موافق رکھیں اور لوگوں کے درمیان نیک، عبادت گزار، اصلاح کے لیے کوشاں اور نیکی اور بھلائی کی طرف دعوت دینے والے مسلمان بھائی بن کر رہیں''۔
(امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ)

20 فروری: صوبہ پروان......ضلع غوربند......مجاہدین کا ایک آرمی پوسٹ پر شب خون......7 افغان فوجی ہلاک

تحریک طالبان پاکستان اسلامی نظام کو نافذ کر کے رہے گی، ان شاءاللہ

احسان اللہ احسان حفظہ اللہ، مرکزی ترجمان تحریک طالبان پاکستان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ......بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا......صدق اللہ العظیم۔

شاعر مشرق علامہ اقبال فرماتے ہیں:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت بدلنے کا

اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والے ملک پاکستان پر جمہوریت کے نام پر ایک غیر اسلامی اور ایک غیر عوامی ظلم وستم، جبر وسربریت، کرپشن، لوٹ کھسوٹ پر مبنی دورِ حکومت سے عوام الناس کی جان چھوٹی، الحمدللہ۔ سچائی تو یہ ہے کہ گزشتہ دورِ حکومت بھی پرویزی آمریت کا دوسرا اسٹیشن تھا۔ جس میں عوامی استحصال کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ چونسٹھ سال کا تجربہ یہ ہے کہ پاکستان پر مسلط نظامِ شریعت، عقل اور فطرت سے قطعی متصادم ہے۔ لہٰذا الیکشن اور سلیکشن سب عوام کو بے وقوف بنانے والے ٹوپی ڈرامے ہیں۔ عوام چہرے بدلنے میں دلچسپی لینے کی بجائے نظام بدلنے کی جدوجہد کا حصہ بنے۔ موجودہ جمہوریت کے اسلام دشمن نظام کو مسترد کر کے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوششوں کا حصہ بنے۔ جو حقیقی انصاف، مضبوط امن اور بہترین تہذیب وتمدن کو جنم دیتا ہے۔

تحریک طالبان، اہلِ پاکستان سے مضبوط ایمانی رشتے کی بنیاد پر ہی اہلِ اسلام اور اہلِ پاکستان کے حقوق کی خاطر برسرِ پیکار ہیں۔ چند وڈیروں، لٹیروں، جاگیرداروں، سرمایہ داروں، سیاسی خانوادوں اور جرنیلوں کے ہاتھوں سے ملک کی باگ دوڑ دیانت دار، امین، غیرت مند اہلِ ایمان کے ہاتھ میں دینے کے خواہش مند ہیں۔ اہلِ پاکستان جانتے ہیں کہ برطانوی سامراج سے نجات کے باوجود ابھی تک قوم کو فکری وذہنی، تعلیمی، تہذیبی غلامی سے نجات حاصل نہیں ہو پائی۔ اس کی بنیادی وجہ برطانوی استعمار اور امریکی اغیار کے غلام پاکستانی سیاست دان اور جرنیل ہیں۔ اب بھی وقت ہے کہ اہلِ عرب کی طرح اہلِ عجم اٹھ کھڑے ہوں۔ ظلم وجبر کی غلامی سے آزادی کے سفر کے حصول کے لیے لیبیا اور شام کی عوام کی طرح قوت اور طاقت سے ظلم کی کلائی کو مروڑ دیں۔ آج سیاست دان ان ۵ پانچ سال مکمل ہونے پر خوشی کے شادیانے بجا رہے ہیں لیکن ہمیں بتایا جائے کہ ان ۵ پانچ سالوں میں عوام کی فلاح وبہبود اور ترقی وامن کے لیے کون سا کارنامہ سرانجام دیا گیا؟ کیا یہ سچ نہیں کہ گذشتہ دورِ حکومت ایک عذاب سے کم نہ تھا۔ روٹی کے چند ٹکڑے غریب عوام کے منہ سے چھین لیے گئے۔ بجلی سے محروم عوام کو بجلی کے بھاری بھرکم بلوں کے ذریعے غربت کے کنویں کی طرف دھکیلا جاتا رہا۔ پٹرول اور ڈیزل بم بن کر عوام پر گرائے جاتے رہے، جو امریکہ اور نیٹو کو ۳۵ روپے لٹر بیچا جاتا رہا، وہی ہماری عوام کے لیے ۱۱۰ روپے لیٹر بن کر خون چوستا رہا۔ صنعت تباہ کر دی گئی جس سے ملکی معیشت پر کاری وار ہوا اور غریب کے گھر کا جلنے والا چولہا بھی بجھ گیا۔ عدل وانصاف اہلِ پاکستان کے لیے ایک خواب ہی رہا۔ مظلوم سلاخوں کے پیچھے جب کہ ظالم دندناتے پھر رہے ہیں۔ لاپتہ افراد کے ورثا کراچی تا خیبر آج بھی اپنے پیاروں کے غم میں قیامت جھیل رہے ہیں۔ ڈرون حملوں کی درپردہ اجازت دے کر اپنے ہی ملک کی عوام پر آگ برسائی جاتی رہی۔ جس کے عوض حکمرانوں نے اپنی تجوریوں کو ڈالروں سے بھر دیا۔ امریکی جنگ کو اس ملک پر مسلط رکھا گیا، جس سے ہزاروں افراد جان سے گئے۔ سیکڑوں مکانات، مساجد اور مدارس منہدم ہو گئے۔ قبائل کی نسل کشی جاری رکھی گئی۔ تمام اہلِ دین کے خلاف غیر اعلانیہ جنگ ملک بھر میں جاری رہی۔ کوئٹہ، کراچی، پشاور ان ظالم حکمرانوں کی وجہ سے آگ وخون میں ڈوب گئے۔ ان تمام وجوہات کی بنا پر یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک ظالمانہ دورِ حکومت کا خاتمہ ہوا۔ مگر ایک اور تاریک طوفان پاکستان کی طرف لپک رہا ہے۔ اگر اس نظام کو مسترد نہ کیا گیا تو جبر کی سیاہ رات مزید طویل ہو جائے گی۔

تحریک طالبان عوام الناس کو اس نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی دعوت دیتی ہے۔ ہمارے مذاکراتی عمل پر سٹیک ہولڈرز کی طرف سے غیر سنجیدہ ردعمل نے ثابت کر دیا کہ ملک کو آگ اور خون میں کون دھکیل رہا ہے۔ بدامنی کا اصل سبب کون ہے۔ سیاست دان اور فوج میں بھی واضح خلیج نظر آئی۔ عوام الناس نے دیکھ لیا کہ امریکی حکم کی بجا آوری میں فوج اس جنگ کو ڈالروں کی خاطر جاری رکھنا چاہتی ہے۔ یقیناً جس کا ردعمل ملک وملت کے لیے خوشگوار نہیں ہوگا۔ جرنیل اور سیاست دان ملک کو اپنے اپنے مفاد کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ ان تمام حالات کو دیکھتے ہوئے تحریک طالبان پاکستان نے اسلام اور قوم کے مفاد میں مذاکرات کی پیشکش کو عارضی طور پر مؤخر کر دیا ہے۔ تحریک طالبان پاکستان مسلمان عوام سے ہمدردانہ اپیل کرتی ہے کہ وہ اس سیکولر لادین جمہوری نظام کے تحت ہونے والے ہر عمل کا بائیکاٹ کرے۔ بالخصوص برائے نام حکمران جماعتوں یعنی متحدہ قومی موومنٹ، عوامی نیشنل پارٹی اور پیپلز پارٹی کے جلسے جلوسوں سے دور رہیں۔

ان شاءاللہ تحریک طالبان پاکستان آپ کے دلوں کی خواہش اور آواز یعنی اسلامی نظام کو نافذ کر کے ہی رہے گی۔ وما علینا الا البلاغ

21 فروری: صوبہ میدان وردک...........ضلع سید آباد...........مجاہدین اور نیٹو وافغان فوجیوں کے دستے کے درمیان شدید جھڑپ...........3 نیٹو اور افغان فوجی ہلاک......متعدد زخمی

امریکہ سے کہیں بھی مذاکرات نہیں ہو رہے!!!

امارت اسلامی افغانستان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ کا افغان اسلامک پریس کو مختصر انٹرویو

کرزئی کے حالیہ بیان کے بارے میں (جس میں کہا گیا تھا کہ طالبان روزانہ یورپ اور خلیجی ممالک میں امریکہ سے بات چیت کر رہے ہیں) افغان اسلامک پریس نے امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد حفظہ اللہ سے انٹرویو لیا، جو موضوع کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے قارئین کے لیے پیش خدمت ہے۔

السلام علیکم......افغان صدر کرزئی نے ۱۰ مارچ بروز سوموار' کابل میں خطاب کے دوران میں بعض سوالات کو اٹھایا، اس حوالے سے آپ افغان اسلامک پریس کے درج ذیل سوالات کے جواب دے کر اپنا موقف واضح فرمائیں:

سوال : کرزئی کا کہنا ہے کہ طالبان روزانہ خلیجی ممالک اور یورپ میں امریکہ سے بات چیت کر رہے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ اگر بات چیت ہوئی ہے تو اس میں کس قدر پیش رفت ہوئی ہے؟

جواب: یہ صرف افواہیں ہیں اور ایسی کسی بات چیت کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں...... یہ کرزئی کے پروپیگنڈے کا وہ حصہ ہے، جس سے وہ اپنے غلام چہرے اور کٹھ پتلی حکومت کی اصلیت کو چھپانا چاہتا ہے۔ مذاکرات کے بارے میں امارت اسلامیہ کا موقف پہلے ہی سے واضح ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں آئی ہے۔

سوال : اُس کا یہ بھی کہنا ہے کہ طالبان کے حالیہ حملوں کا مقصد یہ ہے کہ ۲۰۱۴ء کے بعد بھی غیر ملکی افواج ملک میں موجود رہیں، تو کیا آپ کا مقصد یہی ہے؟

جواب : اگر طالبان اور ان کے حملے نہ ہوتے، تو امریکی شکست اور شرمندگی و رسوائی کو گلے لگانے کی بجائے کرزئی کی طرح کے غلاموں کو ہمیشہ کے لیے ہم پر مسلط کر دیتے۔ لیکن آج امریکی گھبراہٹ میں مبتلا ہیں اور کرزئی بے چارہ بھی شش و پنج کا شکار ہے، یہ طالبان کی قربانی کی برکت ہے، طالبان کی فداکاریوں کے نتیجے میں ان شاء اللہ افغانستان کو مکمل آزادی بھی نصیب ہوگی اور یہاں شریعت اسلامی کا نفاذ بھی ہوگا۔ کرزئی اپنے اس طرح کے مکارانہ بیانات سے عوام کو ورغلانے کی کوشش میں مصروف ہے اور مجاہدین کے خلاف غیر سنجیدہ بیانات دیتا ہے، جو اس کے اور اس کے آقاؤں کی شکست کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مجاہدین نے گیارہ برس کے دوران میں کرزئی اور اس کے آقاؤں کو آرام و سکون سے رہنے کے قابل نہیں چھوڑا ہے، اسی لیے وہ ایسے غیر ذمہ دار بیانات دے رہا ہے۔

سوال : کرزئی نے یہ بھی کہا کہ طالبان اس طرح حملوں سے افغانوں کو قتل کر کے امریکیوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، اس بارے میں آپ کا تبصرہ کیا ہے؟

جواب: بیرونی استعمار کی خدمت کرنے والوں کو عوام خوب اچھی طرح سے پہچانتے ہیں۔ بیرونی غاصبوں کے اصلی خادم اور غلام وہ منحوس چہرے ہیں، جو گیارہ برس سے امریکی کاسہ لیسی میں مصروف ہیں اور انہوں نے اپنی روشِ غلامی سے ہماری مایہ ناز تاریخ کو بے غیرتی اور نامردی جیسے باعثِ عار دھبوں سے داغ دار کیا ہے۔

سوال : اگر امریکہ سے بات چیت جاری نہ ہو، تو آپ کو امید ہے، کہ بات چیت جاری رہے یا نہیں؟

جواب : اس بارے میں امارت اسلامیہ کا موقف واضح ہے، لیکن امریکی اب تک جنگی پالیسی پر تلے ہوئے ہیں، لہٰذا ہم بھی جہاد میں مصروف ہے اور اسی راستے پر استقامت سے ڈٹے ہوئے ہیں۔

سوال : کابل اور خوست کے حالیہ حملوں میں بیرونی افواج کی بجائے افغان فوجیوں کو نشانہ بنایا گیا، کیا یہ درست ہے اور اگر درست ہو، تو اس طرح کے حملوں سے مجاہدین کیا ہدف حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

جواب : کابل میں کٹھ پتلی افسر اور کابل انتظامیہ کے وزارت دفاع کے کارکنوں کو نشانہ بنایا گیا اور وہی ہدف تھے، ساتھ ہی امریکی وزیر دفاع کی وزارت دفاع میں منعقد ہونے والی کانفرنس بھی ہمارا ہدف تھی اور ہم اسے سبوتاژ کرنا چاہتے تھے کیونکہ یہ امریکی حکام ہی ہیں جو کٹھ پتلی انتظامیہ کے مزدوروں کو ابھارتے ہیں۔ ہم نے ان سے یہ بدلہ لیا ہے اور اپنے حملے سے انہیں سکھا دیا کہ یہاں آقا اور غلام دونوں ہمارے نشانے پر ہیں۔ خوست میں کی گئی عملیات کے بارے میں فی الوقت میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ اُس کے بارے میں تا حال ہمیں مقامی جہادی ذمہ داران کی تفصیلی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

سوال : کیا مجاہدین کرزئی حکومت سے بات چیت کے لیے آمادہ ہیں یا نہیں؟

جواب : جی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆

22 فروری: صوبہ ننگرہار............ضلع حصارک............بارودی سرنگ دھماکہ............5 پولیس اہل کار

پاکستانی فوج میں دین داری کی بجائے، دین بے زاری اور اسلام دشمنی کو پروان چڑھایا جاتا ہے

برادر عدنان رشید حفظہ اللہ

مشرف حملہ کیس میں پھانسی کی سزا پانے اور آٹھ سال قید و بند میں رہنے کے بعد بنوں جیل پر مجاہدین کے حملے میں بحفاظت نکلنے والے عدنان رشید بھائی کی مجلّہ نوائے افغان جہاد سے ہونے والی گفتگو مجاہدین کی نذر ہیں۔

سوال: فوج کے دو تین پہلو نمایاں ہیں ایک تو مالی کرپشن ہے اور فوج کا مخفی کردار ہے جس کے باوجود وہ پاکستان کی مقدس فوج اور دفاع کے لیے آرمی کے طور پر اپنا تعارف کرواتے ہیں ان کی اصل تصویر سامنے لانا ضروری ہے۔ اخلاقی کرپشن، مالی کرپشن اور پاکستان کے مسلمانوں کے ساتھ اس کی خیانت جیسے سنگین مسائل کو سامنے لانا ضروری ہے۔ اس سلسلے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

جواب: بالکل یہ آپ کی بات ٹھیک ہے، میں اس سلسلے میں فکری اور نظری باتوں کی بجائے عملی پہلو پیش کروں گا۔ جب میں فوج میں تھا اور اللہ پاک کے فضل سے میں نے کوشش کی کہ میں افغانستان میں مجاہدین کے پاس جاؤں تو میں نے فوج کو چھوڑا...... اس دوران میں فوج اور مجاہدین کے درمیان موازنے کے لیے گہرا مشاہدہ کیا۔ مجاہدین کے ساتھ مختلف معسکرات میں رہا۔ میں نے فوج کے مختلف اداروں میں خود تربیت لی تھی اس میں اور مجاہدین میں زمین آسمان کا فرق دیکھا۔

سوال: یہ امارت دور کی بات کر رہے ہیں یا اس کے بعد کی؟

جواب: امارت کے سقوط کے بعد...... میں نے معسکرات میں دیکھا کہ وہاں نماز کی سخت پابندی تھی جو مجاہد نماز نہیں پڑھتا تھا اس کو ترغیب دی جاتی تھی...... جب کہ فوج میں آپ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں کوئی سختی نہیں۔ اگر آپ نماز پڑھیں گے تو یہ وقت اگر پریڈ کا ہے یا کسی اور کام کا تو آپ سے کہا جائے گا کہ تم نماز کی تنخواہ نہیں لیتے ہوئے، ڈیوٹی کی تنخواہ لیتے ہو، تمہاری ڈیوٹی میں نماز نہیں ہے...... آپ کسی پوائنٹ پر کھڑے ہیں' نماز کا وقت ہو گیا اور آپ نے نماز شروع کر دی، اس دوران میں اگر چیکنگ والا آ گیا تو وہ رپورٹ بنا دے گا کہ ڈیوٹی میں نماز نہیں ہے اور کہے گا کہ اگر تم نے نماز پڑھنی ہی ہے تو ڈیوٹی کے بعد پڑھو...... میں نے دیکھا کہ فوجی رات کو پہرا دینے سے بھاگتے تھے جب کہ مجاہدین حضرات فضائل سن سن کر پہرے شوق سے کیا کرتے تھے اور کوئی غلطی کرنے پر کسی مجاہد کو تادیب کے طور پر کہا جاتا تھا کو تم رات کو پہرہ نہیں کرو گے تو وہ بے چارہ روتا تھا کہ میں فضیلت اور ثواب سے محروم ہو گیا۔

ایک کمینہ انسان اپنے آپ سے طاقت ور کو دیکھتا ہے تو اس کے سامنے بکری بن جاتا ہے اور جب وہ اپنے آپ سے کمزور کو دیکھتا ہے تو اس کے سامنے شیر بن جاتا ہے کمینہ پن اسے کہتے ہیں، شجاعت یا بہادر انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے سے طاقت ور سے بھی اگر وہ باطل پر ہو تو اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر حق بات کہے اور اپنے سے کمزور لوگ اگر اس پر زیادتی بھی کر دیں اس کا کوئی نقصان بھی کر دیں تو وہ معاف کر دے۔ فوج کے مزاج میں یہ ہے کہ معمولی سی بھی غلطی پر بھی سزا اور افسر سے گندی گالیاں سننے کو ملیں گی لیکن اگر عین اسی لمحے اس سے ایک سینئر آدمی آ گیا اور وہ پیچھے مڑ کر دیکھے تو صاحب کے سامنے بکری ہو جائے گا اور آپ پر شیر ہو گا...... یہ ہے ان کا کمینہ پن جو انہیں باقاعدہ ٹریننگ میں سکھایا جاتا ہے۔

وہاں کوئی فضائل سنا کر آپ سے ڈیوٹی نہیں لیں گے کوئی عقیدہ نظریہ نہیں ہے فوج کا۔ مجاہدین کی تو اس انداز میں تربیت کی جاتی ہے قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ سنا سنا کر کہ دیکھو اس جہاد کرنے کا کتنا فائدہ ہے، آپ کا رب آپ کو دیکھ رہا ہے، آپ خیانت کریں گے تو اللہ کے ہاں آپ کو اس کا جواب دینا ہو گا۔ جب کہ اس کے برعکس اُدھر 'پنیشمنٹ کلچر' کے تحت گالیاں سنا کر، بے عزت کر کے اور قدم قدم پر سزائیں دے دے کر کام لیا جاتا ہے۔ ڈبل ڈیوٹی لگا دو یہ کام چور ہے...... وہ اپنی بے عزتی کے خوف سے ڈیوٹی کر رہا ہوتا ہے۔ فوجی انتہائی بخیل اور انتہائی کنجوس لوگ ہوتے ہیں۔ ان کا یہی مشن ہے کہ زیادہ سے زیادہ پیسے کمائے جائیں، بچت کی جائے اور پھر اپنے گھر زیادہ پیسے لے کر جائیں اور دوسری بڑی فکر ان کو یہ لگی رہتی ہے کہ چھٹی کب ملے گی؟ یہی ان کی ڈیوٹی اور یہی ان کا نظریہ ہے۔ بنیادی طور پر یہ جنگ کرنے کے لیے نہیں بھرتی ہوتے بلکہ یہ صرف اپنے گھر چلانے کے لیے بھرتی ہوتے ہیں۔ یہی مجاہدین اور فوج میں یہ واضح عملی فرق ہے۔

دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ فوجی اخلاقی طور پر انتہائی گرے ہوئے ہوتے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ جہاں بھی فوجی چھاؤنی یا کیمپ ہو گا اس کے ساتھ ایک ایسا بازار ہو گا جہاں پر زنا کے لیے عورتیں دستیاب ہوتی ہیں۔ اکثر فوجیوں کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ وہاں پر جا کر منہ کالا کریں اور اگر وہ نہیں ملتی تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ فوج میں کوئی ایسا

23 فروری: صوبہ ہلمند............ضلع نوزاد............ریموٹ کنٹرول بم دھاکہ............ایک جارحین فوجی ٹینک مکمل تباہ............5 جارحین فوجی ہلاک

لڑکا جو کم عمر کا ہو آ جائے تو وہ اغلام بازی کریں اور اغلام بازی نہ ہو سکے تو طریقے طریقے سے اسے اپنے ساتھ رکھنے اور اس کو دیکھ دیکھ کر اپنی ہوس کی آگ بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔اس قسم کی حرکتیں نہ صرف ان میں عام ہوتی ہیں بلکہ ان کو عیب بھی نہیں سمجھا جاتا اور اس پر فخر کیا جاتا ہے مثلاً ڈانس کرنا، کامیڈی کرنا وغیرہ۔

بات عجیب سی ہے کہ ۲۰۰۱ء میں ہم چکوال گئے۔ان دنوں ہندوستان کے ساتھ جنگ کا ماحول تھا تو تمام فوجیوں نے ایک رات جنگل میں پروگرام کیا، کچھ گانے والیاں بلوائی گئی تھیں......کیا جہاد کے لیے نکلنے والے ایسی حرکتیں کرتے ہیں؟ خود ہمارے پاسنگ آؤٹ کے موقع پر کراچی میں بڑے بڑے فن کار آئے تھے......ساری رات ہم ناچتے رہے، ڈھول باجے بجتے رہے......تو یہ کلچر ہے وہاں کا۔

وہاں پہ گولڈن نائٹ مناتے ہیں۔وہاں حالت یہ ہے کہ اگر داڑھی رکھنی ہے تو اوپر سے اجازت لینی پڑے گی۔اجازت کے بغیر داڑھی نہیں رکھ سکتے اگر بغیر اجازت کے رکھی تو آپ کو اس کی سزا ملے گی آپ کو داڑھی بھی کٹوانا پڑے گی اور جب صاحب اجازت دے تو پھر رکھ سکتے ہیں۔اسی طرح کا ایک عجیب واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ میں کوئٹہ میں تھا ۱۷ اسکواڈ میں...... یہ ۲۰۰۳ء کی بات ہے میں کسی کام سے جہازوں میں ڈیوٹی کرنے کے بعد اپنے آفس گیا تو دیکھا ایک شخص بیٹھا ہوا ہے وہ ڈرائیور تھا، ایئرفورس کے یونی فارم میں بیٹھا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ایک فارم تھا میں نے اس سے کہا کہ یہ کیا چیز ہے؟ مجھے دکھاؤ! اس نے مجھے دکھایا اس پر ایک درخواست انگریزی میں تھی جس میں لکھا ہوا تھا کہ I Want to Change My Relegion converted to Christianity from islam so my document were please be amanted یعنی میرا مذہب تبدیل کر دیں اب میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا تم اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو رہے ہو آخر کیوں؟ تو مجھے کہنے لگا کہ میں نے بائبل پڑھی ہے اور مجھے زیادہ حق لگا ہے تو میں اپنا مذہب تبدیل کر رہا ہوں تو میں نے جو درخواست وصول کرنے والا انچارج تھا اس سے پوچھا کہ یہ کیا؟ تو وہ کہنے لگا کہ یہ کوئی جرم تو نہیں ہے ایئرفورس کے قانون میں تو ایسا کوئی جرم نہیں ہے وہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی اپنی زندگی ہے ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔یہ حالت ہے وہاں کہ عیسائی اور ہندو لڑائی میں مارا جائے تو شہید ہوگا، کوئی اسلام سے کھلم کھلا ارتداد اختیار کرے تو اس کے لیے کوئی سزا نہیں ہے۔

جب میں SIB میں جیل میں تھا تو پہرے والے سنتری سے میری لڑائی ہوگئی تو اس نے مجھے کہا پنجابی میں کہ '' ساڈھا میجر صاب سہانوں اپنے پیو تے گولی چلان دا آرڈر دے دیوے تے میں انوں نہیں چھڈاں گا تے تو کی چیز آں'' یہ تربیت اور سوچ ہوتی ہے ایک فوجی کی کہ ایک میجر کے کہنے پہ اپنے باپ کو گولی مار دے گا تو اس سے کیا توقع کر سکتے ہیں جو باپ کا بھی حیا نہ کرے۔

فوجیوں کی تہذیب ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اور داڑھی کاٹنے پر الاؤنس ملنا کہ داڑھی کاٹیں گے تو آپ کو پیسے ملیں گے شیونگ الاؤنس......اور اگر آپ مونچھیں بڑی بڑی رکھیں گے تو آپ کو الاؤنس ملے گا دیکھ لیں یہ عین شریعت کی مخالفت ہے۔انگریزوں نے یہ قانون بنایا ہے، جب کہ شریعت کا حکم ہے کہ اپنی داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو......اس حکم کی مخالفت کے لیے انہوں نے کیا کیا کہ داڑھی کاٹنے کے پیسے رکھ دیے اور مونچھیں بڑھانے کے پیسے رکھ دیے دو تین سو روپے۔اسی طرح پگڑی باندھنے پر فوج میں پابندی ہے پگڑی اگر صرف اور صرف باندھ سکتے ہیں تو بینڈ باجے والے باندھ سکتے ہیں یا میس میں جو ویٹر ہوتے ہیں وہ باندھ سکتے ہیں۔اب پگڑی عمامہ جو ایک سنت ہے تو وہ کس کا حق ہے کہ کون باندھے؟ ایک سنت کو ذلیل کرنے کے لیے بینڈ باجے والے پگڑی باندھیں گے اب کیا نسبت بنتی ہے کہ پگڑی باندھ کر بینڈ بجاؤ......گرمی ہو یا سردی پگڑی باندھ کر بجانا چاہیے......یہ کیا ہے؟ اسی طرح دعوتیں اور مختلف دنوں پر جو کھانے ہوتے ہیں وہ کھڑے ہو کر کھانا کھانا۔اب کھڑے ہو کر کھانا کھانا کیا ہے؟ یہ تو انگریزوں والا طریقہ ہے اور اسی طرح آپ کھانا کھانے کے دوران میس میں جائیں گے تو آپ سر پر ٹوپی نہیں رکھ سکتے آپ کو سر پر ٹوپی رکھنے کی اجازت نہیں ہے صرف جناح کیپ کی اجازت ہے۔

علما کی حالت یہ ہے کہ جب جمعہ کا بیان ہوتا ہے تو ہیڈکوارٹر سے وزارت مذہبی امور سے ایک فیکس آ جاتا ہے اس سے نہ ایک لفظ زیادہ اور نہ ایک لفظ کم بول سکتے ہیں۔جب ہندوستان کے ساتھ حالات خراب ہوئے تھے تو ان دنوں علما کو یہ حکم دے دیا کہ جہاد کے لیے لوگوں کو ابھارو تو انہوں نے قرآن و حدیث پڑھ پڑھ کر ہر جگہ لوگوں کو لیکچر دینا شروع کر دیے۔ان میں دو تین علما تھے وہ ہمارے ساتھ رابطے میں تھے ہمارے ساتھ خفیہ طور پر نظم میں تھے اب جب انہیں موقع ملا تو انہوں نے خوب دل کھول کر بیان کیا تو فوج نے بھی ان پر نظر رکھی ہوئی تھی پھر جب ہمارے خلاف آپریشن شروع ہوا تو انہیں گرفتار کر لیا گیا انہیں دو دو سال کی سزائیں دے دی گئی اور انہیں 'ڈس مس' کر دیا گیا، ذہنی ٹارچر کیا گیا فوج اپنے ملازم علما کو ایسا بنانا چاہتی ہے جیسے یہ مشین ہیں یا لیپ ٹاپ کہ بٹن دباؤ تو جہاد کا لیکچر شروع اور بٹن بند تو جہاد کا لیکچر بند۔اسی طرح وہاں پر پردے کو عیب سمجھا جاتا ہے خصوصاً افسران کی حالت تو اس سلسلے میں بہت ہی پتلی ہے۔افسروں میں تو کھلم کھلا شراب اور زنا کا چلن عام ہے۔(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

23 فروری: صوبہ قندوز............ضلع قندوز شہر............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک گاڑی تباہ............اس میں سوار 8 افغان فوجی اہل کار ہلاک

نفاذ شریعت کے ثمرات

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الحمدللہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولاعدوان الا علی الظالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین طیبین طاھرین۔اما بعد فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَOوَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ(العنکبوت: ۲،۳)

میرے بھائیو! قربانیوں کے بغیر تقرب الی اللہ نصیب نہیں ہوتا......انبیائے کرام علیہم السلام پر کتنی تکالیف اور مصائب آئے ہیں......صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر، ائمہ مجتہدین پر، محدثین پر، مفسرین پر...... یہ تمام راستہ تکالیف سے معمور ہے......لیکن **العطایا علی ظھور البلایا**......مشقتوں کے بعد راحتیں نصیب ہوتی ہیں......

أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا ......کیا لوگوں کا یہ خیال ہے کہ ہم صرف امنا کہنے سے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے سے امتحان میں کامیاب ہوجائیں گے؟......حالانکہ اُن کو آزمایا نہیں گیا اور اُنہوں نے امتحان میں کامیابی حاصل نہیں کی......ایسا نہیں ہوسکتا......امتحانات دینے پڑیں گے......**وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ** ......ہم نے امم سابقہ کے امتحانات بھی لیے......انبیائے کرام نے اُن کو سیدھا راستہ بتایا......تو جنہوں نے پیغمبروں کی تابع داری کی، وہ کامیاب رہے......وہ جو ناکام ہوگئے وہ غرق ہوگئے......**فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ**...... اللہ نے جدا کیا کہ یہ لوگ راست باز اور سچے ہیں اور یہ جھوٹے ہیں......

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین امت محمد یہ علی صاحبہا السلام میں سب سے زیادہ راست گو اور سب سے زیادہ اصدق الصادقین تھے......اُنہوں نے جب کلمہ پڑھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا......تو اس کلمے کے تمام مقتضیات اور مطالبات کو اُنہوں نے پورا کیا......پھر اُس کے بعد تابعین کا دور آتا ہے، تبع تابعین کا دور آتا ہے اور یہ سلسلہ اسی طرح چلا آتا رہا......پھر علمائے ہند بھی اسی راستے پر گامزن رہے اور اُنہوں نے کتنی قربانیاں دی ہیں......تاریخ ہندوستان میں لکھا ہے کہ میرٹھ سے دہلی تک، سڑک کے دونوں طرف درختوں کے ساتھ علما کو لٹکایا گیا......ایک انگریز لکھتا ہے کہ میں ایک جیل خانے میں گیا تو وہاں سڑے ہوئے گوشت کی بدبو آرہی تھی......میں نے دیکھا کہ ایک کمرے میں علما کو انگاروں پر لٹایا گیا تھا......جن کے گوشت جل گئے تھے لیکن بے چارے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے تھے......اور اُن کی سانس نہیں نکل رہی تھی تو مجھے رحم آیا، پستول کو بھر بھر کے میں ایک ایک کو پیشانی پر مارتا گیا......علما نے اتنی بڑی قربانیاں دی ہیں......

ان علما نے قربانیاں دی تھیں اسلام کی خاطر، دین کی خاطر......اس خطے میں اسلام کے غلبے کی خاطر......ان علما کی قربانیوں کے پیچھے یہی راز کارفرما تھا کہ یہاں اسلامی مملکت وجود میں آئے......اسلام واحد حل ہے تمام پریشانیوں کا، تمام مشکلات کو دور کرنے کا!......اسلامی نظام ہوگا تو نہ قتل ہوگا، نہ چوری ہوگی، نہ رشوت ہوگی، نہ کوئی اور فساد ہوگا......اور اُس کا نمونہ تم لوگوں نے افغانستان میں دیکھ لیا......افغانستان میں پانچ سال حکومت طالبان کے ہاتھ میں تھی......وہ بالکل خلافت راشدہ کا نمونہ تھی......وہاں ملک بھر کے اور کراچی کے علما تشریف لے گئے تھے......

قندھار میں، زابل میں، غزنی میں بالکل خلافت راشدہ کا نمونہ موجود تھا......اس پانچ سالہ دور طالبان میں دس یا گیارہ چوروں کے سوا کسی اور کے ہاتھ نہیں کاٹے گئے......چور پر جب چوری ثابت ہوتی تو اُس کے ہاتھ کو سر عام کاٹ دیا جاتا تھا......مجال کیا ہے کہ چور، چوری کے بارے میں کچھ سازش کرے......جو اپنے باپ دادا کے زمانے سے بھی چوری کرتا آیا ہو، سب سے پہلے وہ فیصلہ کرتا تھا اور اپنے ہاتھ سے کہتا تھا'' میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو یا تجھے زابل اور قندھار کے چوک میں لٹکایا جائے؟''......جدی پشتی چوروں نے چوری چھوڑ دی......قاتلوں نے قتل چھوڑ دیے......اور کابل کی عورت کو کون پردے میں لاسکتا ہے؟......طالبان نے کابل کی اُن بے حیا عورتوں کو ڈنڈے کے ذریعے سے گھروں میں پابند کیا کہ تم مسلمان عورتیں ہو، تمہارے لیے حکم ہے **وقرن فی بیوتکن** ......مجال کیا ہے کہ کوئی عورت بغیر برقع کے گھر سے نکلے......اذان ہوتی تو دکانیں کھلی کی کھلی رہ جاتیں......اور لوگ سب نماز کے لیے چلے جاتے تھے......

خدا کی قسم! خلافت راشدہ کا ایک عظیم منظر ہم نے خود دیکھا ہے......مجال کیا ہے کہ آپ کے سر پر سونے کا صندوق ہو اور راستے میں آپ جائیں اور کوئی آپ سے پوچھے......ہم غزنی میں تھے......حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہم لے گئے تھے......وہاں بازار میں کئی لوگ جمع تھے......مفتی صاحب نے کہا'' دیکھو تمہاری امت کیوں یہاں جمع ہے''......وہ پٹھانوں کو کہتے کہ'' یہ آپ کی امت ہے''......میں گیا تو کئی لوگ جمع تھے......پوچھا کہ بھائی کیا وجہ ہے؟......ایک خربوزے والے نے خربوزے

23 فروری: صوبہ فراہ............ضلع بالا بلوک............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ............3 افغان فوجی ہلاک............3 شدید زخمی

دکان کے اندر نہیں رکھے تھے کہ اسلامی امارت قائم ہے کوئی اِنہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ......وہ خود نماز پڑھنے چلا گیا......واپس آیا تو ایک سب سے بڑا خربوزہ غائب تھا اور اُن کی جگہ اُس کے چھلکے پڑے ہوئے تھے......اب وہ فارسی میں دہائی دے رہا تھا کہ میں غریب آدمی ہوں اور طالبان کی حکومت میں میرے ساتھ یہ ہوگیا......طالبان پاس ہی موجود تھے، اُنہوں نے اُسے کہا کہ آپ فکر نہ کریں ہم آپ کے نقصان کا ازالہ کردیتے ہیں...... وہ چھلکے جمع کرنے لگا، ایک بڑے چھلکے کے نیچے خربوزے کی قیمت سے زیادہ رقم پڑی ہوئی تھی...... یہ ہے اسلامی نظام!!!

چہار آسیاب میں مَیں جہاد میں شریک تھا......حقانی صاحب کے مدرسے میں تھا کہ کمانڈر نے کہا کہ سب طلبہ کو لے آؤ......ہم نے گیارہ فلائنگ کوچیں بھریں اور چہار آسیاب پہنچ گئے......وہاں کمانڈر عبدالرحمٰن نے کہا کہ یہاں دو بدخشانی طلبہ شہید ہوئے ہیں، اُنہیں ہیلی کاپٹر میں لایا جارہا ہے آپ بھی ہمارے ساتھ جنازے میں جائیں......تو لوگر کے پاس ایک علاقہ ہے وہاں ہم گئے...... جنازہ پڑھ کر لوگر واپس آرہے تھے کہ ایک طالب علم اشارہ کیا......ہم نے گاڑی کھڑی کردی......اُس نے کہا کہ قندھار سے کلاشنکوفوں کی کھیپ آئی ہے ہیلی کاپٹروں میں......ہم نے دو گاڑیاں تو کلاشنکوفوں سے بھر دی ہیں لیکن بہت سی کلاشنکوفیں ابھی تک باقی ہیں......آپ کی گاڑی خالی ہے اس میں وہ رکھ لیں اور لوگر پہنچا دیں......عبدالرحمٰن نے کہا کہ رکھ دو......

اسّی پچاسی کلاشنکوفیں، لکڑیوں کی طرح گاڑی میں پیچھے رکھ دیں......میں نے کہا بھائی نماز کا وقت ہے، اُس نے کہا آگے نماز پڑھیں گے......گاڑی کو سڑک کے کنارے کھڑے کیا، وہاں سے مسجد کافی دور تھی......میں نے کہا کہ ایک طالب علم کو یہاں گاڑی کے قریب کھڑا کردو کہ حفاظت کرے......عبدالرحمٰن نے کہا کہ طالب علم کے کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں ہے......خدا کی قسم! کلاشنکوفوں سے بھری ہوئی گاڑی ہم نے سڑک کے کنارے چھوڑ دی...... گئے اور نماز پڑھی، لوگوں نے چائے وغیرہ لا کر پیش کی......آدھ گھنٹے کے بعد ہم آئے......عبدالرحمٰن نے کہا کہ مولانا اگر میں کہوں کہ راستے سے گزرنے والوں نے ہماری گاڑی کی طرف نگاہ بھی نہیں اٹھائی ہوگی تو یہ مبالغہ نہیں......لوگ اس خوف کی وجہ سے کہ کوئی طالب علم چُپکے سے بیٹھا ہوا ہوگا اور ہماری نگاہوں کا امتحان لے رہا ہوگا، اس وجہ سے وہ ہماری گاڑی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے......میں نے کہا کہ اگر یہ گاڑی پشاور میں لکڑیوں کی بھری ہوئی کھڑی ہوجاتی تو کوئی بھی اسے نہ چھوڑتا......کوئی کہتا گینتی کا دستہ بنتا ہے، کوئی کہتا بیلچے کا دستہ بنتا ہے اور گاڑی کو اُڑا لے جاتے......

تو میرے بھائیو! یہ ہے اسلامی حکومت! کہ قیمتی اسلحے سے بھری ہوئی گاڑی کو کوئی آنکھ اٹھا کر دیکھ نہیں سکتا......اگر ہمارے ملک میں یہی قرآنی نظام آئے اور چند چوروں کے ہاتھ کراچی میں، لاہور میں، اسلام آباد میں لٹکائے جائیں تو کوئی چوری نہیں کرے گا......کوئی قتل نہیں کرے گا......کسی عورت کی جرات نہیں ہوگی کہ وہ اپنے گھر سے بغیر برقع کے نکلے......عورتیں بازاروں میں گھومتی ہیں......بازاروں میں زنا کا بازار گرم ہے......اسی لیے ہم پر یہ لعنتیں نازل ہوتی ہیں......

العينان تزنيان وزناهما النظر...... بعض کہتے ہیں بھائی نظر سے کیا ہوتا ہے؟......نظر تو تمام تر فساد کی جڑ ہے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ نگاہ **سهم من سهام ابليس**......کتنا بڑا ظلم ہے کہ ایک زیورات بیچنے والا' عورت کے ذریعے سے اپنے زیورات کا اشتہار کرتا ہے...... ایک حسین جمیل عورت کا فوٹو، اُس کے گلے میں ہار ہے...... یہ کمائی حرام ہے! کہ آپ ایک عورت کا فوٹو جگہ جگہ لگا کر اپنے زیورات کو بیچ رہے ہیں......صابن والے نے، کپڑے والے نے، جوتے والے نے...... ہر ایک نے عورت کو اتنا ذلیل کیا ہے کہ جگہ جگہ بورڈ لگائے گئے ہیں......اس کی وجہ سے لعنتیں نازل نہیں ہوں گی؟......

ہم اس ملک کو برباد کرنا نہیں چاہتے......ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان صحیح معنوں میں پاکستان بنے اور اسلام کا ایک عظیم قلعہ بنے......اور اس کا واحد طریقہ یہی ہے کہ اس ملک میں شریعت اسلامی کو نافذ کیا جائے......اسلامی نظام تو ہمارے پاس موجود ہے...... یہ اسمبلیوں پر اربوں روپیہ خرچ ہوتا ہے لیکن ابھی تک انہوں نے کوئی فلاح و بہبود کا قانون نہیں بنایا......کہاں انسانی قانون اور کہاں ربانی قانون......اللہ تعالیٰ نے تمام قوانین کو قرآن مجید میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی احادیث میں جمع کیا ہے...... لہٰذا اس ملک کو بلا تاخیر اسلامی نظام سے منور و معطر کرنا ناگزیر ہے......

ان شاء اللہ ہمارے شہدا کا خون بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگا اور ان شاء اللہ اس ملک میں اسلامی نظام ضرور نافذ ہوکر رہے گا......افغانستان میں تو بہت جلد اسلام دوبارہ

قندھار میں، زابل میں، غزنی میں بالکل خلافت راشدہ کا نمونہ موجود تھا...... اس پانچ سالہ دور طالبان میں دس یا گیارہ چوروں کے سوا کسی اور کے ہاتھ نہیں کاٹے گئے...... چور پر جب چوری ثابت ہوتی تو اُس کے ہاتھ کو سر عام کاٹ دیا جاتا تھا......مجال کیا ہے کہ چور' چوری کے بارے میں کچھ سازش کرے......جو اپنے باپ دادا کے زمانے سے بھی چوری کرتا آیا ہو، سب سے پہلے وہ فیصلہ کرتا تھا اور اپنے ہاتھ سے کہتا تھا "میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو یا تجھے زابل اور قندھار کے چوک میں لٹکایا جائے؟"......جدی پشتی چوروں نے چوری چھوڑ دی......قاتلوں نے قتل چھوڑ دیا دیے......

24 جنوری: صوبہ ننگر ہار............انٹیلی جنس مرکز پر فدائی حملے میں 14 افغان جاسوس ہلاک............درجنوں زخمی

آنے والا ہے......وہاں اسلام کے جھنڈے لہرائے جارہے ہیں اور جگہ جگہ امریکیوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا ہے......میں تو دعائیں کرتا ہوں کہ مولا! کوئی ایک امریکی بھی افغانستان اور عراق سے زندہ نہ جانے پائے...... یہ زمینیں اُن کے لیے مقبرے بن جائیں......

میں ہمیشہ درس بخاری کے بعد دعائیں کرتا ہوں کہ مولا! امریکہ کے تمام سازوسامان، تمام جہاز اور ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کو مجاہدین کے لیے غنیمت بنا......اللہ تعالیٰ بہت جلد ہمیں اپنی آنکھوں سے امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ اور اپنے تمام قائدین کے ساتھ ملاقات کی نعمتیں نصیب فرمائے......ہم تو دعائیں کررہے تھے کہ مولا! شیخ اسامہ کو زندگی عطا فرما، کہ وہ بھی اپنی آنکھوں سے اپنی قربانیوں کا ثمرہ دیکھیں......لیکن **منهم من قضىٰ نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا......**

ہم جب گئے تھے، کراچی کے علما بھی تھے، مولانا سلیم اللہ صاحب، مولانا تقی عثمانی صاحب، مفتی نظام الدین صاحبؒ، تو جب انہوں نے امیر المومنین کی باتیں سنیں......سب لوگ رو رہے تھے......کہ یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے کے لوگ ہیں......امیر المومنین فرمانے لگے......کہ میں تو تمام رات دعائیں مانگتا ہوں کہ مولا! اسامہ کے لیے آپ نے جو موت کا وقت مقرر کیا ہے......آپ تو قادرِ مطلق ہیں، اُس کو موخر فرمادیں......اگر یہ اپنے مقررہ وقت پر بھی وفات پائیں تو لوگ یہی کہیں گے کہ طالبان نے اُن کو شہید کردیا......میں تو دعائیں کرتا ہوں کہ جب تک تمام افغانستان میں اسلام کے جھنڈے لہرائے نہیں جاتے، مولا! اس کو زندہ رکھ! لیکن الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے اُس عظیم شخصیت کی شہادت کو قبول کیا ہے......اُس نے مدینہ منورہ کی نورانی زندگی کو چھوڑ کر جہاد کے فضائل حاصل کرنے کے لیے سب کچھ قربان کردیا تھا......اسی لیے میں دعا کرتا ہوں کہ جو زندہ ہیں، جہاد کے بڑے بڑے قائدین اور امرا......مولا! ان کو ان کی قربانیوں کے ثمرات آنکھوں سے دیکھنا نصیب فرما......آمین

☆☆☆☆☆

بقیہ: گناہوں سے ہجرت

ہم اور آپ یہاں موجود ہیں......ہم یہاں رہتے ہوئے ہجرت باطنہ کی فضیلت حاصل کرسکتے ہیں......اور ہجرت باطنہ کی فضیلت جبھی حاصل ہوگی جب گناہ چھوڑ دیں گے......ہم نے عرض کیا تھا کہ آپ گناہ چھوڑ دیں اور دوامِ ذکر کا اہتمام کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ولایتِ خاصہ آپ کو حاصل ہے......اور آپ اللہ کے ولی قرار پائیں گے، چاہے آپ سے کشف کا ظہور ہو یا نہ ہو......اور یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، ہمارے ہاں جو دینی مدارس کا ماحول ہے، آدمی میں اگر طلب ہو اور وہ تھوڑی سی کوشش کرے تو اُس کو یہ ولایت خاصہ حاصل ہوسکتی ہے لیکن یہ ذہن میں رہے کہ ہر طرح کے گناہ چھوڑنے پڑیں گے......خواہ وہ معاشرت سے تعلق رکھتے ہوں یا وہ اخلاق سے تعلق رکھتے ہوں یا وہ معاملات اور عبادات سے تعلق رکھتے ہوں......اُن کو چھوڑنے کا اہتمام کر لیجیے اور دوامِ ذکر کا اہتمام کیجیے......اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے، آمین۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: اسلامی جہاد کا ناقابل تسخیر سامان......صبر، تقویٰ اور نماز

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَى عَلَى بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ بِمَا صَبَرُواْ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُواْ يَعْرِشُونَ (الاعراف: ۱۳۷)

''اور تیرے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہوگیا اور ہم نے فرعون کو اور اس کی قوم کے ساختہ پرداختہ کارخانوں کو اور جو وہ اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے سب کو درہم برہم کردیا''۔

مَن يَتَّقِ وَيِصْبِرْ فَإِنَّ اللّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ (یوسف: ۹۰)

اس لیے کہ جو شخص صبر اور تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔

ان دس آیات میں انسان کے تمام اہم مقاصد، خصوصاً جہاد اور دشمنوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید اور نصرت و امداد حاصل کرنے کا نسخہ بتایا گیا ہے۔ اس نسخہ کے دو تین اجزا آپ کو ان سب آیات میں مشترک نظر آئیں گے۔ صبر، تقویٰ، نماز۔

ان آیات میں یہ بھی بتلا دیا گیا ہے کہ ابتدائے آفرینش عالم سے اللہ تعالیٰ کا یہی دستور رہا ہے کہ اس کی تائید و نصرت ان ہی لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو ایمان کے ساتھ نماز اور صبر و تقویٰ کے پابند ہوں۔ نماز کے مفہوم و اہمیت سے تو ہر مسلمان واقف ہے، صبر کا لفظ عربی زبان میں ہماری زبان کے عرفی معنی سے بہت عام معنی رکھتا ہے۔ عربی زبان میں صبر کے عام معنی نفس کو روکنے کے ہیں اور قرآن کی اصطلاح میں نفس کو اس کی بری خواہشات سے روکنے اور قابو میں رکھ کر ثابت قدم رہنے کے ہیں۔ تقویٰ کا ترجمہ پرہیزگاری کیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اطاعت وفرماں برداری کا نام تقویٰ ہے۔

اسلامی تاریخ کے قرنِ اول میں جو چیز مسلمانوں کا شعار اور طرہ امتیاز تھیں وہ یہی نماز اور صبر و تقویٰ ہیں۔ اسی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر میدان میں فتح مبین اور کامیابی عطا فرمائی۔ آج بھی اگر ہم ان اصولوں پر کاربند ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی امداد ہم سے کچھ دور نہیں۔

24 جنوری: صوبہ ننگرہار.........صدر مقام جلال آباد.........ایک اور شہیدی جوان کا ایک بڑے پولیس اسٹیشن پر فدائی حملہ.........20 پولیس اہلکار ہلاک.........درجنوں زخمی

(قسط اول)

اپنے دین پر فخر کیجیے

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على رسوله الكريم وعلى آله واصحابه وذريته اجمعين ،اما بعد

عزیز بھائیو! آج کی گفتگو میں تاریخ کی کتابوں میں مذکور ایک چھوٹے سے واقعے پر کچھ بات کرنا اور اُس کی روشنی میں جو اسباق ہمارے لیے حاصل ہوتے ہیں اُن اسباق پر غور وفکر کرنا مطلوب ہے......واقعہ بہت چھوٹا سا ہے لیکن اُس کے اندر' بالخصوص اِس دور میں' جو نوجوان اسلام پر عمل کرنا چاہتے ہیں اُن کے لیے بہت سے اسباق پوشیدہ ہیں......جب بنو قریظہ کو شکست ہوتی ہے اور مسلمان فتح پاتے ہیں تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے ہیں' بعض روایات کے مطابق چار سو اور بعض کے مطابق سات سو یہودی ذبح کیے جاتے ہیں......جو لوگ ذبح کیے جاتے ہیں اُن میں سے یہود کا ایک سردار کعب بن یہوزا بھی ہوتا ہے......کعب بن یہوزا یہ کعب بن اشرف کے علاوہ ایک اور یہودی سردار کا نام ہے......چونکہ یہودیوں کو مختلف صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے، جن کے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ وہ اُنہیں قتل کریں......تو کعب بن یہوزا' حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حصے میں آتا ہے اور آپ اُس کو قتل کرتے ہیں......بعد میں حویصہ بن مسعود جو آپ کے بھائی ہیں اور عمر میں آپ سے بڑے ہیں، وہ ابھی مسلمان نہیں ہوتے، کفر پر قائم ہوتے ہیں......وہ آتے ہیں اور آکر بہت ملامت کرتے ہیں حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو......اور ملامت کرنے کا سبب یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کے اس خاندان پر کافی احسانات ہوتے ہیں، مالی احسانات ہوتے ہیں، اُن کی بہت سی ضرورتیں کعب بن یہوزا نے پوری کی ہوتی ہے......وہ آکر حضرت محیصہ سے کہتے ہیں''کیا تُو نے قتل کیا کعب بن یہوزا کو؟ ہوسکتا ہے کہ تُو اُس کا اتنا احسان مند ہو کہ تیری پیٹ میں جو چربی ہے وہ بھی اُس کے مال کی ہے''......یعنی اس حد تک اُس نے تجھے کھلایا پلایا اور تجھ پر خرچ کیا ہے......''تُو بڑا ہی نمک حرام ہے اے محیصہ!''......یہ بات سن کو حضرت محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں''مجھے اُس ذات نے کعب بن یہوزا کے قتل کا حکم دیا تھا جو اگر مجھے' تجھے قتل کرنے کا بھی حکم دیتی، اپنے سگے بھائی کو بھی قتل کرنے کا حکم دیتی تو میں وہ حکم بھی نافذ کر دیتا۔تو یہ بات سن کر وہ سکتے میں آجاتے ہیں اور گھر واپس لوٹتے ہیں اور پوری رات کروٹیں بدلتے رہتے ہیں اور رات بھر یہ بات دہراتے رہتے ہیں کہ **والله ان هذالدين**......اللہ کی قسم! دین ہو تو ایسا!......اور ایک روایت میں آتا ہے کہ کہتے ہیں......تعجب ہے اُس دین پہ، عجیب ہے وہ دین کہ جس نے تجھے اتنی قوت بخش دی، جس نے تجھ میں اتنا بڑا انقلاب برپا کر دیا......یہ کہہ کر پوری رات وہ بے قرار رہتے ہیں اور اس پر غور کرتے رہتے ہیں کہ میرے بھائی کے اندر اس دین نے کیسا انقلاب برپا کیا اور اگلی صبح آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہو کر اسلام قبول کر لیتے ہیں......

واقعہ بظاہر چھوٹا سا......سیرت ابن ہشام میں مذکور ہے......شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ کی کچھ تحریرات پڑھتے ہوئے نگاہ سے گزرا......یہ واقعہ تاریخ طبری میں بھی مذکور ہے......البدایہ النہایہ میں بھی مذکور ہے، تاریخ کی ان معروف کتب میں، اسی طرح سنن ابی داؤد میں بھی......لیکن تھوڑی دیر رک کر اس واقعے پر غور کرتے ہیں کہ اس میں ہمارے لیے کیا اسباق پوشیدہ ہیں؟

پہلا سبق تو وہ دوستی اور دشمنی کا، محبت اور نفرت کا معیار ہے جو اسلام نے مقرر کیا، جو ہوسکتا ہے کہ بہت سے خطبات اور تقاریر سے اور بہت سی کتابوں کے مطالعہ سے اُس طرح نہ سمجھ آئے جیسا کہ حضرت محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس عمل سے یا آپ کی اس بات سے سمجھ میں آجاتا ہے......کہ جب دین مختلف ہوتا ہے تو قریب ترین نسب کے رشتے بھی کٹ جاتے ہیں......اور ایک مسلمان کی دوستی، اُس کی محبت، اُس کے تعلق، اُس کی وفاداری کی بنیاد ایمان اور کفر پہ کھڑی ہوتی ہے......اصحاب ایمان کے ساتھ، ایمان والوں کے ساتھ، نیک متقی لوگوں کے ساتھ اُس کی محبت ہوتی ہے......اور جتنا کوئی اللہ کی نافرمانی میں آگے بڑھا ہوا ہوتا ہے، اگر وہ مسلمانوں میں سے ہو تو اُتنی اُس سے محبت کم ہوتی ہے......اور جب وہ نافرمانی بڑھتے بڑھتے کفر کے درجے تک پہنچ جائے تو پھر محبت کے سارے رشتے ختم ہو جاتے ہیں......چاہے وہ اپنا باپ ہو، چاہے وہ اپنا بیٹا ہو، چاہے وہ اپنا بھائی ہو......اور اسلام کی تاریخ نے بالخصوص صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے ایسی زندہ مثالیں اس کی چھوڑ دی ہیں کہ جن جیسی مثال دوبارہ پیش کرنا بھی شاید آسان نہیں ہے اور جن کے بعد کوئی شک وشبہ باقی نہیں بچتا کہ انسان نے وطنی رشتوں کو، قومی رشتوں کو، نسلی رشتوں کو، قرابت کے رشتوں کو......جب دین کے ساتھ یہ رشتے ٹکرائیں تو ان کو کیا مقام دیا ہے......جس طرح حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آتا ہے، جو عبداللہ بن ابی منافق کے بیٹے تھے......کہ وہ آتے ہیں اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں **ان امرتنی براسی ابی لاتیتک**......کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے باپ کا سر کاٹ کے لانے کا حکم دیں تو میں وہ بھی لا کر آپ صلی اللہ علیہ

24 جنوری: صوبہ کنڑ............ضلع ماراورا............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں............2 صلیبی فوجی............4 افغان فوجی ہلاک

وسلم کی خدمت میں پیش کردوں گا......اور جس طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ "میں کبھی بھی زندگی بھر کسی کے قتل کا اتنا حریص نہیں رہا جتنا میں عتبہ بن ابی وقاص کے یعنی اپنے بھائی کے قتل کا حریص رہا ہوں"۔تاکہ یہ ثابت کروں کہ میں ایمان کے اوپر کسی اور چیز کو ترجیح نہیں دیتا......اور کافر خواہ سگا بھائی بھی ہو اُس کو قتل کرکے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب پاؤں...... یہ وہ زندہ مثالیں ہیں جو ہماری تاریخ میں ملتی ہیں اور ہمارے اوپر یہ بات واضح کرتی ہیں کہ سگا بھائی بھی ہو ہمارا، اگر دین مختلف ہوجائے گا، ایمان سے پھر جائے گا، کفر کی صف میں کھڑا ہوگا، اللہ کی اور اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات کے ماننے سے انکار کرے گا تو وہ کافر ہے، اللہ سے باغی ہے، اپنے رب سے باغی ہے اور ہمارا دشمن ہے......

اور ایک امریکہ میں، آسٹریلیا میں، یورپ میں بیٹھا ہوا وہ شخص......کہ جس کی نہ زبان ہم سے ملتی ہے، نہ شکل ہم سے ملتی ہے، نہ نسل ہم سے ملتی ہے، نہ وطن ہم سے ملتا ہے، کچھ بھی نہیں ملتا......لیکن ایمان ایک ایسی چیز ہے کہ جب کلمہ اُس نے قبول کرلیا تو وہ اپنے سگے بھائیوں کی طرح عزیز ہے، اُس کا دفاع کرنا، اُس کی حفاظت کرنا اور اُس کو وہ سارے حقوق دینا جو ایک مسلمان کو دیے جاتے ہیں؛ جو میرے پڑوس میں میرے وطن کا مسلمان ہو یا میری قوم کا مسلمان ہو، وہ اُس کے ہمارے اوپر واجب ہوجاتے ہیں...... یہ وہ پہلا سبق ہے جو اس واقعہ سے ملتا ہے یعنی اسلام میں دوستی اور دشمنی کا یہ معیار......جو اگر درست ہو تو امت ان مصائب میں مبتلا ہی نہ ہو، جس کے اندر وہ آج مبتلا ہے......اور ان مصیبتوں کا آغاز سقوطِ غرناطہ سے لے کر آج تک جہاں بھی ہم دیکھتے ہیں یہی سے ہوتا ہے کہ جب مسلمان؛ مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کا ساتھ دیتے ہیں اور آپس کی وحدت کو چھوڑ کر کفار کے ساتھ جا ملتے ہیں...... پورا یورپ جو مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلا وہ اسی طرح نکلا کہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ہیں اور اُنہوں نے کافروں سے اتحاد کرکے ایک دوسرے کے خلاف لڑنے میں مصروف رہیں......اُسی کے نتیجے میں یہ سارا زوال مسلط ہوا......حتیٰ کہ خلافتِ عثمانیہ کے گرنے کا بھی جو پورا منظر ہے، جنگ عظیم اول میں، وہ یہی نظر آتا ہے کہ کافروں کی آپس میں جنگ کے اندر مداخلت اور اُس کے اندر اپنے آپ کو گھسایا اور ایک کافر کے ساتھ مل کر دوسرے کافر کے خلاف قتال کیا اور پوری خلافت ایک لایعنی جنگ میں اپنے آپ کو گھُسا کر تباہ کروائی......مسلمان آج بھی اگر اس بنیاد کو درست کرلیں تو امت کے بہت سے امراض اور بہت سے مسائل اور بہت سی وہ ذلتیں جس میں وہ مبتلا ہیں؛ اُس کا علاج ہوجاتا ہے......

اس واقعہ میں جو دوسرا سبق ملتا ہے وہ یہ کہ اپنے دین کی صداقت وحقانیت پر ایمان اور اُس پر عمل کرنے میں کسی قسم کی ملامت کا خوف نہ کرنا...... یہ جو دین پہ فخر کا جذبہ ہے، یہ دین کے اوپر اعتماد کا جو جذبہ ہے......اور اُس کو نافذ کرتے ہوئے، اُس کی تطبیق کرتے ہوئے، اُس پر عمل کرتے ہوئے......کوئی ادنیٰ خیال بھی خاطر میں نہ لانا کہ 'لوگ کیا کہیں گے'، دنیا کیا سوچے گی...... یہ سبق ہے جو اس واقعہ سے ملتا ہے......اگر آج اکیسویں صدی میں بسنے والا کوئی مسلمان ہوتا تو وہ اپنے بھائی سے بات کرنے سے پہلے ضرور سوچتا کہ "بھئی اس کے ذہن پر کیا اثرات ہوں گے، پھر اس سے یہ کیا نتیجہ نکالے گا، پھر اس سے اس پر کیا تاثیر ہوگی"......اور وہ بات کو گول مول کرکے پیش کرنے کی کوشش کرتا......لیکن آپؓ نے دھڑلے سے وہ بات جس کو آپؓ حق سمجھتے تھے، رکھ دی سامنے......اور اُس کا اثر یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کی توقع سے بڑھ کر اُن کو انعام دیا......کہ اُن کا بھائی ایمان میں داخل ہوگیا......

اور یہ محض ایک واقعہ ہی نہیں ہے تاریخِ اسلامی میں کہ صرف ایک دفعہ ایسا ہوا......ہماری تاریخ بھری ہوئی ہے ایسے واقعات سے جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے عمل سے کرکے دکھایا......کہ اُنہوں نے دین کے احکامات کو تھامے سے تھامے رکھا......چاہے باتیں بنانے والوں نے کتنی باتیں بنائیں، چاہے معاشرہ کتنا ہی مخالف سمت میں چلا گیا، چاہے لوگوں کی نگاہ میں وہ کتنی ہی معیوب، لوگوں کی ناقص عقلوں میں وہ کتنی ہی معیوب چیز کیوں نہ ہو لیکن آپ نے اُس پر عمل کیا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُس میں جو برکت ڈالی، اُس حق اور صدق پر عمل کرنے سے......وہ کسی اور چیز میں نہیں نکلی۔

مثلاً مشہور واقعہ ہے، نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا جانا......وہاں مسلمانوں کا پہلا گروہ جب پہنچتا ہے، وہاں جاکر پناہ لیتا ہے تو پیچھے پیچھے مشرکین کا گروہ بھی آتا ہے اور آکر نجاشی کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا ہے......اگلے دن نجاشی کے دربار میں جب طلبی ہوتی ہے تو حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہیں اور دین کی بنیادی دعوت پیش کرتے ہیں......نجاشی کو اُس میں کوئی قابل اعتراض چیز نہیں نظر آتی......جس میں آپؓ سب بیان کرتے ہیں کہ ہم بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھایا کرتے تھے، حلال حرام کی تمیز نہیں تھی...... یہ سارا کچھ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر ہم سے چھڑوایا اور ہمیں مہذب انسان بنایا...... جب یہ حربہ ناکام ہوجاتا ہے تو مشرکین دوبارہ جاتے ہیں اُس کے دربار میں......نجاشی عیسائی مذہب پر ہوتا ہے......مشرکین جاکر کہتے ہیں کہ ان کو بلا کر پوچھئے کہ اِن کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ کیا ہے؟......اور وہ اپنی طرف سے بہت بڑی چال چلتے ہیں اور واقعی بڑی چال ہوتی ہے......حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نصاریٰ خدا کہہ رہے تھے یا خدا کا بیٹا کہہ رہے تھے......اُن کو جاکر اگر مسلمان اپنا درست عقیدہ بتاتے تو اس کا پورا پورا خطرہ تھا کہ وہاں سے نکال دیے جاتے......جب یہ خبر حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور باقی مسلمانوں تک پہنچتی ہے کہ دربار میں پھر طلب کیا گیا ہے اور اس دفعہ سوال یہ ہے...... بہت تشویش بھی ہوتی ہے کہ اس کا کیا کیا جائے لیکن آپس میں مشورہ کے بعد یہی طے ہوتا

24 جنوری: صوبہ قندہار............ضلع میوند............مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ............10 افغان فوجی ہلاک............متعدد زخمی

ہے کہ قرآن کی جو تعلیم ہے اُس کو اُسی طرح بیان کر دیا جائے......وہ جاتے ہیں اور جا کر سورہ مریم کی آیات وہاں جا کر تلاوت کرتے ہیں، جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کی نفی کی جاتی ہے، اُن کے خدا کے بیٹے ہونے کی نفی کی جاتی ہے، اُن کو اللہ کا بندہ اور اللہ کا مقرب رسول قرار دیا جاتا ہے......اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس میں اتنی تاثیر ڈالتے ہیں کہ وہ سن کر نجاشی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں......اور وہ اپنے پورے دربار کی مخالفت کرتے ہوئے زمین سے تنکا اٹھاتا ہے اور اٹھا کر کہتا ہے کہ ''اللہ کی قسم! عیسیٰ علیہ السلام اس سے اتنا بھی زیادہ نہیں تھے''...... یہ ایک اور مثال ہے اس بات کی کہ دین جیسا ہے اُس کو ویسا ہی لیا جائے، اُس پر اُسی طرح عمل کیا جائے اور اُس پہ یہ اعتماد رکھا جائے، یہ فخر رکھا جائے کہ ہم اللہ کے حکم کے اوپر عمل کر رہے ہیں......تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ دنیا اور آخرت کے اندر سرخروئیاں عطا فرماتے ہیں......

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ معروف واقعہ ہے......فتح بیت المقدس کے موقع پر......نصاریٰ کی کتابوں میں جہاں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیاں موجود ہوتی ہیں، وہاں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نشانیاں بھی موجود ہوتی ہیں......اور یہ نشانی بھی موجود ہوتی ہے کہ بیت المقدس نے کس کے ہاتھ فتح ہونا ہے......مسلمان طویل محاصرہ ڈال کر بیٹھے ہوتے ہیں، نہیں فتح ہو رہا ہوتا......بالآخر عیسائیوں کے بڑے، جو پادری ہوتے ہیں، اندر سے پیغام بھیجتے ہیں کہ ہم ہتھیار ڈالنے پر تیار ہوں گے، چابی اس شہر کی حوالہ کریں گے بشرطیکہ تم میں سے جو شخص آگے بڑھے اور آگے آ کر چابی وصول کرے اُس کے اندر وہ نشانیاں پائی جاتی ہوں جو ہماری کتابوں میں مذکور ہیں......غالباً حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ جب جاتے ہیں تو نصاریٰ اپنی کتابیں نکال کر وہ نشانیاں دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں......تو کہتے ہیں کہ بعض نشانیاں موجود ہیں اور بعض نہیں موجود، تم وہ شخص نہیں ہو اور واپس کر دیتے ہیں......اس کے بعد مسلمان پوچھتے ہیں کہ وہ کیا نشانیاں ہیں؟ وہ جو بعض نشانیاں بتاتے ہیں تو محسوس یہ ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پائی جاتی ہیں......خلیفہ کو پیغام بھیجا جاتا ہے کہ بیت المقدس کی فتح اس چیز سے مشروط ہے کہ آپ خود تشریف لائیے......

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود تشریف لاتے ہیں تو وہاں موجود صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین یہ بات کہتے ہیں کہ آپ نے اگلے دن جانا ہے تو لباس بدل کر جائیں، اچھا لباس پہن کر جائیں، پورے شہر نے موجود ہونا ہے، اُن کے بڑے بڑے پادریوں نے......تو یہ پیوندوں والا لباس پہن کر اور اس قسم کی سواری کے ساتھ وہاں نہ جائیں...... ایک اچھا سا گھوڑا لا کر دیا جاتا ہے اور بہترین لباس لا کر دیا جاتا ہے لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو جاتا ہے اور آپ یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں ''ہم وہ قوم ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے عزت عطا کی ہے......**نحن قوم اعزنا اللہ بالاسلام** ......اگر ہم نے عزت کسی اور چیز میں تلاش کی تو ذلیل ہو جائیں گے''......اور اُسی لباس میں اُسی سواری پر سوار ہو کر آپؓ شہر میں داخل ہوتے ہیں......آپؓ کے کپڑوں پر موجود پیوندوں کی جو تعداد ہے وہ تعداد تک گنتے ہیں عیسائی پادری اور کہتے ہیں یہ وہی تعداد ہے، یہ وہی شکل وصورت ہے اور یہی وہ پورا حلیہ ہے جس کے اندر اس شخص کو آنا چاہیے تھا جس کے ہاتھ پر بیت المقدس کو فتح ہونا ہے......اور وہ چابیاں حوالے کر دیتے ہیں......

یہ بات ذہن میں رکھنے کی ہے کہ اس دین پر فخر کرنا سیکھیں......ہماری آدھی بیماریوں کی جڑ یہ ہے......اس امت کے تنزل کی آدھی جڑ یہ ہے کہ اپنے دین پر اعتماد اٹھ گیا......اور بہت محنت سے وہ اعتماد اٹھایا گیا......اس میں بہت بڑا ہاتھ اس غلامی کے دور کا ہے......غلامی کے اثرات نسلوں تک رہتے ہیں باقی......ایٹم بم کے اثرات جس طرح ایک دفعہ ایٹم بم گر جائے تو وہ جینز میں منتقل ہوتے ہیں اثرات......اگلی نسلوں اور اُس سے اگلی نسلوں تک اُس کے اثرات جاتے ہیں...... یہ غلامی اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے چیز ہے امتوں کے حق میں......جب کوئی غلام بن جائے تو پھر اُس کی نفسیات کے اندر، اُس کی اولادوں کی نفسیات کے اندر وہ غلامی رچ بس جاتی ہے......تو دین پر سے اعتماد ہماری نسلوں سے اٹھایا گیا......دوسو سال کی جو انگریز کی، فرنگی کی غلامی اس خطے میں رہی اور جو باقی خطوں میں کہیں فرانس کی، کہیں اٹلی کی، کہیں پرتگال کی اور کہیں سپین کی غلامی رہی......تو اس غلامی کے نتیجے میں دین پر سے اعتماد اٹھا اور کافروں کے طور طریقے اختیار کرنے کو فخر کا معیار جانا جانے لگا......

ہم نے جس واقعہ سے بات شروع کی محیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل عملی مثال ہمارے سامنے رکھتا ہے کہ دین کے احکامات پر عمل کرنے میں کیسی مضبوطی درکار ہے اور کیسے اعتماد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نافذ کیا جانا چاہیے......آج ہمارے معاشرے کا حال اس کے بالکل برعکس ہو چکا ہے......اور صورت حال ایسی جگہ پر پہنچ چکی ہے کہ فسق وفجور میں مبتلا اور انگریز کے رنگ میں رنگے ہوئے لوگ جو ہیں، وہ فخر اور اعتماد کے ساتھ اپنے آپ کو اور اپنی تہذیب کو یا اپنی بدتہذیبی کو معاشرے میں پیش کرتے ہیں......اور دین پر عمل کرنے والے، دین کو سینے سے لگانے والے وہ گھگھیائے گھگھیائے اور شرمائے شرمائے دین پر عمل کر رہے ہوتے ہیں......اور اس سے شاید ہی کوئی مستثنیٰ ہو......یعنی بہت ہی تھوڑے لوگ ایسے ملتے ہیں کہ جو اپنے آپ کو اس مرعوبیت کے مرض سے نکال پاتے ہوں......اور دین پر فخر کرنے کا جذبہ اُن کے اندر موجود ہو......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

25 فروری: صوبہ بادغیس......ضلع سنگ آتش......مجاہدین اور افغان سیکورٹی فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں......15 پولیس اہلکار اور افغان فوجی ہلاک......20 سے زائد زخمی

(آخری قسط)

کفار کی ترقی کا فتنہ

حضرت مولانا عبدالستار صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کفر کی معاشی اور صنعتی ترقی اور ان کو زندگی میں حاصل سہولیات کو دیکھ کر بعض کمزور ایمان والے مسلمان اس ترقی اور سہولیات بھری زندگی سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ وہ اُنہیں خوش قسمت اور کامیاب سمجھنے لگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الزخرف میں اس فتنے کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ ''اگر اندیشہ نہ ہوتا کہ کفار کی ترقی دیکھ کر سارے کے سارے مسلمان کافر بن جائیں گے تو میں ان (کفار) کے گھروں کی چھتوں، سیڑھیوں اور سواریوں کو سونے کا بنا دیتا''۔

غیر ملکی مصنوعات کا استعمال:

کفر کی ترقی سے متاثر ہونے کی چوتھی علامت اس کی زندگی میں یہ ظاہر ہوتی ہے کہ غیر ملکی مصنوعات کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ اپنے ہاں کی بنی ہوئی چیز کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو...... پھر بھی یہ کہتا ہے Made in Japan ہونی چاہیے، امریکہ کی بنی ہوئی ہونی چاہیے حالانکہ یہاں کی چیز اچھی ہوگی، دیسی چیز اچھی ہوگی لیکن کہے گا کہ یہ تو لوکل چیز ہے، برادری والے آئیں گے تو کیا کہیں گے؟ لوگ جب دیکھنے کے لیے آئیں گے تو کیا کہیں گے؟ اس لیے سب چیزیں باہر کی ہونی چاہئیں، دبئی جائیں گے، شاپنگ وہاں سے کریں گے تا کہ پتہ چلے کہ اس نے وہاں سے مال لایا ہے۔ بیٹی کا جہیز بھی وہیں سے لایا ہے اور جاتے ہوئے بتا کے بھی جاتے ہیں کہ ہم ذرا شاپنگ کرنے دبئی جا رہے ہیں حالانکہ وہ چیز یہاں بھی مل رہی ہوگی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بدنصیبی ہمارے تاجروں کی بھی ہے کہ خیانت عام ہوگئی ہے، جھوٹ عام ہوگیا ہے، نقل عام ہوگئی ہے لیکن میرے عزیزو! پھر بھی بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو اصل اور اچھی ملتی ہیں لیکن مرعوبیت کی وجہ سے انہیں استعمال نہیں کیا جاتا۔

وہی لباس ہے جو آپ کے ملک سے بن کر جا رہا ہے، روئی آپ کے ملک سے جا رہی ہے لیکن یہ سب جانتے ہوئے بھی سر پر یہ دھن سوا ہے کہ بس کپڑا باہر کا لینا ہے، نام ہونا چاہیے کہ وہاں سے آیا ہے۔ اور بہت سارے تو ایسے ہیں کہ چیز یہاں سے لے کر جاتے ہیں اور وہاں سے مہر لگوا کر واپس یہیں لا کر بیچ دیتے ہیں۔ لینے والے خوش ہوتے ہیں کہ وہاں سے آئی ہے حالانکہ چیز یہیں کی ہوتی ہے صرف مہر باہر کی ہوتی ہے۔ وہ صرف اپنا ٹھپہ لگانے کے اربوں ڈالر وصول کرتے ہیں۔ دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمارا چاول استعمال ہوتا ہے لیکن اس چاول پر انڈیا کی مہر لگ جاتی ہے حالانکہ وہ یہاں سے جا رہا ہوتا ہے۔

کیسی بدنصیبی ہے؟ کیا مرعوبیت ہے؟ یہ مسلمان کو کیا ہوگیا ہے کہ غیروں سے اتنا متاثر ہوگیا ہے کہ الامان والحفیظ۔

تو میرے عزیزو! کفر کی ترقی بھی ایک مستقل فتنہ ہے اور اس کے نتیجے میں یہ ساری چیزیں زندگی میں پیش آتی ہیں۔ عموماً سبھی مسلمان اور خصوصاً وہ طبقہ جو بڑے اداروں میں پڑھتا ہے، جن کی تعلیم مغربی تہذیب کے پس منظر میں ہوتی ہے، ان کی نسلیں مغرب سے مرعوب ہوتی ہیں۔ انہیں پھر یہاں کی بات ہی اچھی نہیں لگتی، یہاں کا رہن سہن ہی اچھا نہیں لگتا، یہاں کی چیزیں ہی اچھی نہیں لگتیں۔ پھر انہیں یہاں کی ہر چیز میں خامیاں نظر آنے لگتی ہیں اور وہاں کی ہر چیز میں خوبیاں نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں۔

مرعوبیت کے فتنے کا علاج:

اللہ رب العزت نے اس مرعوبیت کے فتنے سے بچانے کے لیے قرآن کریم میں بیسیوں آیات بھیجی ہیں کہ دنیا کی یہ زرق برق ترقی، یہ بلند و بالا عمارتیں، اچھی سڑکیں، اچھی طبی سہولیات، اچھی اور اعلیٰ تعلیم، معاشی و اقتصادی ترقی، تہذیبی و ثقافتی ترقی یہ سب دنیاوی مزے ہیں، ان سے مرعوب اور متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ ارشاد خداوندی ہے:

لَاَ یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ الَّذِیْنَ کَفَرُوا فِیْ الْبِلَادِOمَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَأْوَاھُمْ جَھَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِھَادُ (اٰل عمران: ۱۹۶۔۱۹۷)

''آپ کو کافروں کی شہروں میں چہل پہل (شان وشوکت) دھوکے میں نہ ڈالے، یہ (دنیاوی فائدہ، دنیاوی ان وشوکت) تو تھوڑی سی ہے، پر تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے''

اس آیت میں پہلے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خطاب ہے، پھر اس ضمن میں مسلمانوں سے خطاب ہے کہ اے ایمان والو! تمہیں کافروں کی یہ ترقی دھوکے میں نہ ڈال دے، یہ بہت تھوڑا سا سامان ہے بہت عارضی ہے، فانی ہے، جلد ہی ختم ہو جائے گا۔

تو میرے عزیزو! دراصل عزت یہ نہیں ہے بلکہ اصل عزت تو ایمان کی دولت کی وجہ سے ملنے والی عزت ہے، اس عزت کا مقابلہ دنیا کی کوئی بھی عزت نہیں کرسکتی۔ آپ کے پاس اسلام اور ایمان کا جو سرمایہ ہے، جو دولت ہے، اس کے مقابلے میں دنیا کی ساری دولتیں رائی کے دانے کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔

25 فروری: صوبہ ہلمند ....ضلع مرجاہ میں........... بارودی سرنگ دھماکہ........... افغان فوجی قافلے میں شامل ایک گاڑی مکمل تباہ........... 4 فوجی ہلاک........... متعدد زخمی

ایمان کی دولت پر فخر کریں:

میرے عزیزو!اللہ نے ہمیں ایمان کی دولت دی ہے تو ہم اس کو عزت سمجھیں،اس پر فخر کریں۔ہم کافروں سے کیوں مرعوب ہوں،جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

أُولَـٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ (الاعراف:۱۷۹)

''وہ لوگ (تو) جانوروں کی مانند ہیں''۔

وہ تو جانور ہیں،جانوروں کی طرح کھانا،پینا اور بچے پیدا کرنا ان کا کام ہے۔انہیں زندگی کا مقصد ہی نہیں معلوم ہے کہ انہیں کیوں پیدا کیا گیا ہے اور مرنے کے بعد انہوں نے کہاں جانا ہے؟ یہ تو جانوروں سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔جانوروں میں بھی کچھ اچھے جانور ہوتے ہیں،یہ تو جانوروں میں سے بھی بدترین قسم کے جانور ہیں،بڑے ہی بے حیا ہیں اور ہم ہیں کہ ان سے متاثر ہیں۔

میرے عزیزو! کیا کوئی آدمی ناقص علم وعقل والے شخص کی پیروی کرتے ہوئے ترقی کرسکتا ہے؟نہیں کرسکتا۔درحقیقت کفر کی تعلیم میں،کفر کی زندگی میں کائنات کا پورا علم ہے ہی نہیں،ان کے پاس تو آدھا علم ہے اور آدھا علم بھی وہ جس کا تعلق صرف اس دنیا سے ہے،صرف زندگی گزارنے اور مرنے کی حد تک کا علم ہے،اخروی زندگی کا علم ان کے پاس نہیں ہے۔

مسلمانوں کے پاس علم کامل ہے:

مسلمانوں کے پاس علمِ کامل ہے یہاں (دنیا) کا بھی،وہاں (آخرت) کا بھی،مرنے سے پہلے بھی،مرنے کے بعد کا بھی۔

اس کائنات کا پورا علم یہ ہے کہ یہاں سے وہاں جانا ہے۔یہ سفر ہے،وہ منزل ہے۔یہاں (دنیا) کے لیے محنت کرنی ہے اور وہاں (آخرت) کے لیے بھی کوشش کرنی ہے۔کافروں کا تو علم ہی ناقص ہے،ان کی تو تہذیب ہی ناقص ہے،ان کا نظام ہی ناقص ہے،وہ تو زیادہ سے زیادہ تھوڑی سی زندگی کے بارے میں ہماری رہ نمائی کرسکتے ہیں۔ایسی ناقص تہذیب اور علم کے دائرہ میں رہ کر انسان اپنی زندگی کے فرائض اور ذمہ داریوں سے مکمل انصاف نہیں کرسکتا۔ہاں! جانور ضرور کرسکتا ہے،حیوان کرسکتا ہے اس لیے کہ حیوان اور جانور کو مرنے کے بعد کی زندگی نہیں گزارنی ہوتی،وہ تو مٹی کردیا جاتا ہے تو آدھے علم پر چل کر آدمی گڑھے میں گر جائے گا،برباد ہوگا۔

درحقیقت انسان نے آخرت میں بھی زندگی گزارنی ہے۔اپنے اپنے اعمال کے مطابق جنت میں یا جہنم میں زندگی گزارنی ہے۔اس لیے انسان تو تب ہی کامیاب ہوگا جب اس کے پاس یہاں کا بھی علم ہوگا اور وہاں کا بھی علم ہوگا۔اسی لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَعْلَمُونَ ظَاهِراً مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَافِلُونَ (الروم:۷)

''وہ صرف دنیاوی زندگی کی (ظاہری زرق برق) جانتے ہیں اور آخرت (کی تیاری) سے غافل ہیں''۔

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجاً مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (طٰہٰ:۱۳۱)

''اور آپ کبھی نگاہیں اٹھا کر بھی ان کو عطا کی گئی دنیاوی نعمتوں (شان و شوکت) کی طرف نہ دیکھئے گا''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور اٹھ کر بیٹھے تو اس چٹائی کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر پڑ گئے تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت دیکھی تو ان کی آنکھوں سے انسو آ گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ اے عمر! کیوں رو رہے ہو؟تمہیں کس چیز نے رُلا دیا؟

آپ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قیصر وکسریٰ اللہ کے دشمن ہیں اور ایسے مزے کی زندگی گزار رہے ہیں،آسائش اور آرام کا ہر سامان ان کے ہاں موجود ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی مخلوق میں سب سے اعلیٰ اور افضل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چٹائی پر سوتے ہیں جس کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وسلم جسم اطہر پر پڑ جاتے ہیں۔

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي حَيَوتِهِمُ الدُّنْيَا (مستدرک حاکم۔ج۴ص۱۰۴)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کی سہولت کا معاملہ جلدی کردیا ہے۔(ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا ہے،آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے)''۔

ارے میرے عزیزو! اگر ایمان سلامت ہے تو پھر جھونپڑی بھی اچھی ہے،روکھی سوکھی بھی اچھی ہے،ساگ اور دال سے بھی گزارا چل جائے گا اور اگر خدانخواستہ ایمان کا سرمایہ ہی نہ ہو تو پھر بھلے لاکھوں ہوں،اربوں ہو،چاہے ساری دنیا اس کے قدموں میں ہو،سر پر تاج شاہی ہی کیوں نہ ہو تب بھی اس سے بدترین اور بدنصیب انسان کوئی نہیں ہے۔اس لیے اللہ رب العزت نے فرمایا:

25 فروری: صوبہ ہرات.........ضلع ادبی.........مجاہدین کا بیک وقت تین چیک پوسٹوں پر حملہ.........تینوں چیک پوسٹیں تباہ.........10 افغان فوجی ہلاک.....متعدد زخمی

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِ مِن مَّالٍ وَبَنِينَ O نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَل لَّا يَشْعُرُونَ (المومنون: ۵۵،۵۶)

''کیا وہ لوگ (کافر) یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں مال واولاد کی صورت میں جونعمت (ترقی) دی ہے تو کیا ہم نے ان کے ساتھ بھلائی کی ہے؟ (نہیں ہرگز نہیں) ہم تو ان کے ساتھ جلدی جلدی اچھائیاں کررہے ہیں (درحقیقت انہیں ڈھیل دے رہے ہیں۔ ہماری پکڑ سخت ہے اور انہیں پتہ ہی نہیں ہے)''۔

جب انہوں نے ہمارے خلاف بغاوت اختیار کی تو ہم نے ان کے لیے ہر قسم کے دروازے کھول دیے۔ خوب کھا رہے ہیں، پی رہے ہیں، عیاشیاں کررہے ہیں۔ اور آخرت کا انہیں کوئی پتہ ہی نہیں ہے۔

کافر دو چیزوں سے محروم ہوتا ہے:

علما نے لکھا ہے کہ کافر دو چیزوں سے محروم ہوتا ہے۔ ایک تو اطمینانِ قلب سے محروم ہوتا ہے اور دوسرا برکت سے محروم ہوتا ہے۔

نافرمان اور کافر کے لیے اللہ تعالیٰ ہر قسم کی نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے۔ وہ دنیا میں خوب ترقی کرتا ہے، پیسہ، مال، گاڑی، کوٹھی سب کچھ اس کے پاس ہوتا ہے لیکن ان سب کے باوجود دو چیزیں پھر بھی اس کے پاس نہیں ہوتیں۔ ایک اطمینانِ قلب اور دوسرا برکت۔

یہ دونوں نعمتیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیتا ہے۔ فقیری کے اندر بھی دیتا ہے، امیری کے اندر بھی دیتا ہے، جھونپڑی کے اندر بھی دیتا ہے، روکھی سوکھی کے اندر بھی دیتا ہے اس لیے کہ یہ ایمان سے وابستہ ہیں۔ جتنا بڑھیا اور اعلیٰ ایمان ہوگا اتنا ہی اس کی زندگی میں سکون ہوگا، برکت ہوگی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أَلاَ بِذِكْرِ اللّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ (الرعد: ۲۸)

''(سنتا ہے، خبردار) اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی دل چین پاتے ہیں''۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُواْ وَاتَّقَواْ لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ (الاعراف: ۹۶)

''اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور پرہیز گاری کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی نعمتیں کھول دیتے (نعمتوں کی بارش کردیتے)''۔

میرے عزیزو! کفر کی ترقی بھی فتنے میں ڈال دیا کرتی ہے۔ اگر ایمان راسخ نہ ہو، ایمان کی قیمت کا پتہ نہ ہو، آخرت کی منزل نظروں سے اوجھل ہوجائے، مرنے کی فکر دل سے غائب ہوجائے تو پھر آدمی کافروں کی ترقی سے مرعوب ہوکر رال ٹپکانے لگتا ہے۔

عبرت انگیز واقعہ:

اس سلسلے میں ایک انتہائی عبرت انگیز واقعہ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک آدمی کا انتقال ہوگیا۔ لوگوں نے قبرستان لے جاکر دفنا دیا۔ چھ سات ماہ بعد کسی وجہ سے اس کی قبر کو کھولا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کا حال تو بہت برا ہے۔ اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ جی یہ تو بڑا نمازی تھا، حاجی بھی تھا۔ اس کا یہ حال کیوں ہوا؟ کیسے ہوگیا؟

اس کی بیوی نے بتایا کہ میں نے اپنے میاں کے اندر ایک غلطی یہ دیکھی تھی کہ وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے بعد جب غسل کرنے کی نوبت آتی تو یہ کہا کرتا تھا کہ عیسائیوں کا یہ طریقہ بہت اچھا ہے کہ ان کے ہاں وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے بعد غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔ جب بھی اسے غسل کی ضرورت ہوتی تو یہ اپنی زبان سے یہی جملہ کہا کرتا تھا۔ اب جیسا اس کے دل کا معاملہ تھا اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کردیا، عذاب میں مبتلا کردیا۔

اس لیے کافروں کے طریقے پسند کرنے اور ان کی چیزوں کو پسند کرنے میں ایمان کے لیے خطرہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ایمان کی اس ناقدری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ برائی پر کردے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نعمت اسلام اور ایمان کی صورت میں دی ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اس کی قدردانی کریں۔

دنیا کوئی چیز نہیں ہے...... ہاں اس کے لیے جائز حد تک کوشش ضرور کریں۔ اللہ پاک دے دیں تو اس کا شکر ادا کریں، نہ دیں تو کافروں کی ترقی سے کبھی بھی مرعوب نہ ہوں۔

آپ کے پاس ایمان کا انمول خزانہ ہے اس کے مقابلے میں کوئی خزانہ نہیں ہے، یہ سب سے قیمتی دولت ہے۔ اس لیے اس کی قدردانی کریں تاکہ اس فتنے سے محفوظ رہ سکیں۔

☆☆☆☆☆

''ہم پاکستانی قوم کے فرزند ہیں، یہ قوم ہم سے ہے اور ہم اس قوم سے۔ ہمیں غیروں کا آلہ کار کہنے والے یہ بتائیں کہ وزیرستان، سوات، مہمند، اورکزئی، درہ آدم خیل اور خیبر وغیرہ میں کون امریکی اشاروں پر آپریشن کرتا ہے؟ کس نے جامعہ حفصہ اور لال مسجد کو کفار کے اشاروں پر مسمار کیا؟ جب فوج امریکی اشاروں پر یہ سب کام کرتی ہے تو اسے ملکی مفاد کا نام دیا جاتا ہے......اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں اپنی جان، مال اور عزت کا دفاع کریں اور علمائے دین کے تحفظ میں اپنی جانوں کے نذرانے دیں تو یہ لوگ ہمیں غیروں کے آلہ کار کا نام دیتے ہیں......افسوس ہے ایسی عقلوں پر!!!''

امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ

25 فروری: صوبہ پکتیکا......... ضلع سروبی......... مجاہدین نے ایک فوجی ہیلی کاپٹر کو راکٹ حملے میں مار گرایا......... ہیلی کاپٹر میں سوار تمام صلیبی فوجی ہلاک

ذرائع ابلاغ......شہوات وشبہات کے ایمان کُش پھندے

عبادالرحمٰن خراسانی

فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ (الاعراف: ۱۱۴)

''تو جب (فرعون کے) جادوگروں نے اپنا فن پیش کیا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان پر دہشت طاری کر دی اور وہ لے کر آئے بہت بڑا جادو''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے درمیان جو خیر و شر کی کشمکش جاری تھی اس کا ذکر قرآن میں سب سے زیادہ آیا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر دور میں یہی کشمکش جاری رہتی ہے۔شیطان کی چالیں وہی رہتی ہیں ،صرف چہرے اور آلات بدل جاتے ہیں۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں فرعون نے عوام کو اپنا محکوم اور اپنے سے مرعوب رکھنے کے لیے جادوگر رکھے ہوئے تھے جو لوگوں کو نظروں کا دھوکہ دے کر ایک طرف لوگوں کو تفریح کا سامان کرتے تھے اور دوسری طرف فرعون کی طاقت سے بھی مرعوب رکھتے تھے۔

۱۸۹۷ء میں سوئٹزرلینڈ کے شہر باسل میں تین سو یہودی دانشوروں،مفکروں، فلسفیوں نے تھیوڈور ہرٹزل کی قیادت میں جمع ہو کر پوری دنیا پر دجال کی حکمرانی کا منصوبہ تیار کیا تھا۔یہ منصوبہ انیس پروٹوکولز کی صورت میں پوری دنیا کے سامنے عرصہ ہوا آچکا ہے۔اس میں جہاں اور چیزوں کو قبضے میں لینے پر زور دیا گیا تھا،وہیں میڈیا کے بارے میں یہ طے ہوا تھا:

''ہم میڈیا کے سرکش گھوڑے پر سوار ہو کر اس کی باگ کو اپنے قبضے میں رکھیں گے۔ہم اپنے دشمنوں کے قبضے میں کوئی ایسا موثر اور طاقت ور اخبار نہیں رہنے دیں گے کہ وہ اپنی رائے کو موثر ڈھنگ سے ظاہر کر سکیں،اور نہ ہم ان کو اس قابل چھوڑ دیں گے کہ ہماری نگاہوں سے گزرے بغیر کوئی خبر لوگوں تک پہنچ سکے۔ہم ایسا قانون بنائیں گے کہ کسی ناشر اور پریس والے کے لیے یہ ناممکن ہوگا کہ وہ پیشگی اجازت لیے بغیر کوئی چیز چھاپ سکے ہمارے قبضے میں ایسے اخبارات ورسائل ہوں گے جو مختلف گروہوں اور جماعتوں کی تائید وحمایت حاصل کریں گے۔خواہ یہ جماعتیں جمہوریت کی داعی ہوں یا انقلاب کی حامی۔حتیٰ کہ ہم ایسے اخبارات کی بھی سرپرستی کریں گے جو انتشار و بے راہ روی،جنسی و اخلاق انارکی، استبدادی حکومتوں اور مطلق العنان حکمرانوں کی مدافعت اور حمایت کریں گے،ہم ایسے اسلوب سے خبروں کو پیش کریں گے کہ قومیں اور حکومتیں ان کو قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ہم یہودی،ایسے دانشوروں،ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں کی حوصلہ افزائی کریں گے جو بدکردار ہوں اور خطرناک مجرمانہ ریکارڈ رکھتے ہوں گے۔ہم ذرائع ابلاغ کو خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعے کنٹرول کریں گے۔ ہم دنیا کو جس رنگ کی تصویر دکھانا چاہیں گے وہ پوری دنیا کو دیکھنا ہوگی''۔

(بحوالہ یہودی پروٹوکولز۔ترجمہ یحییٰ خان)

حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو ابلیس اور یہودی قوم اپنے اس مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو چکے ہیں اور انہوں نے پوری دنیا کے انسانوں کے عقل اور ذہن کو پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ ماؤف کر کے ان کو اُس سحر (جادو) میں جکڑ لیا ہے جو حق و باطل میں تمیز کرنے کے اس بنیادی عنصر کو ہی انسان کے اندر سے ختم کر دیتا ہے جو کہ اللہ رب العالمین نے ہر انسان کی فطرت میں رکھا ہے۔اس سے پہلے کہ ہم اس فتنے کے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیانک اثرات کا جائزہ لیں،یہ بات واضح ہے کہ معاشرے میں لوگ عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں:

اول: وہ لوگ جن کے شب وروز عیش ومستی میں ہی گزرتے ہیں اور ان کی زندگی بغیر کسی اصول واخلاق کے غفلت اور لاپرواہی میں ہی گزرتی ہے۔

دوم: دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو پہلے گروہ کے برعکس اپنے ذہن ہی کے اخذ کردہ سہی مگر کسی اصول واخلاق کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور صحیح وغلط میں تمیز کرنے کے اس کے اپنے کچھ نہ کچھ معیارات ہوتے ہیں۔

چنانچہ ابلیسی تحالف نے ان دونوں طبقوں کو اپنے سحر میں جکڑنے کے لیے اس محاذ پر دو ناموں سے ذیلی محاذ کھولے ہیں:

(۱) تفریح کے نام پر الشھوات (Entertainment)

(۲) خبروں کے نام پر الشبہات (News)

امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یخرب العلم الشهوات والشبهات

''دو چیزیں علم کو برباد کر دیتی ہیں ،ایک شہوات اور دوسری شبہات'' (الفوائد)۔

(۱) تفریح کے نام پر الشہوات (Entertainment)

انسانی معاشرہ جن بنیادوں پر قائم رہتا ہے اس میں حیاوعفت ایک بنیادی

26 فروری: صوبہ لوگر......ضلع برک برکی......ایک بہادر شہیدی مجاہد کا امریکی اور افغان فوجیوں پر شہیدی حملہ......13 افغان اور امریکی فوجی ہلاک......متعدد زخمی

رکن ہے اور جس قوم کے اندر سے یہ صفت اٹھ جاتی ہے وہ اپنی موت آپ مر جاتی ہے اور اس کے افراد بکریوں کے اس اندھے ریوڑ کی مانند ہو جاتے ہیں جس کو جو جہاں چاہے ہنکا کر لے جائے۔ چنانچہ پرنٹ میڈیا اور خاص طور پر الیکٹرانک میڈیا میں تفریح کے نام پر یہودیوں نے ٹیلی ویژن، ریڈیو، انٹرنیٹ اور موبائلز پر حیا سوز اور اخلاق باختہ مواد پر مشتمل جو تباہی و بربادی کا سامان مہیا کیا گیا ہے، اس نے پورے انسانی معاشرے کی بنیادیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ ہالی وڈ (Holy Wood)، لولی وڈ، بولی وڈ دراصل یہود کی وہ جادو کی چھڑیاں (Wood) ہیں جن کے ذریعے سے بے حیائی اور فحاشی کا نہ رکنے والا طوفان برپا کیا گیا۔ اسی طرح اگر کوئی کھلی آنکھ رکھتا ہے تو وہ ذرا ان میں بننے والی فلمیں، اشتہارات کا غور سے مشاہدہ کرے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ دجال اکبر اور اس کے لشکر کی صفات کو غور سے پڑھے تو اس پر یہ بات کھل جائے گی کہ کس طرح ابلیسی و دجالی نظریات کو لوگوں کے عقائد کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ

''ہر دین کا ایک اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیا ہے''۔

(موطا امام مالک: ج ۵ ص ۸۸ ۳ رقم الحدیث: ۱۴۰۶)

چنانچہ مغربی معاشرے جن کے ہاں پہلے ہی حیا و عفت کا جنازہ نکل چکا ہے اب امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سے بھی اس کی باقی ماندہ حیا و عفت کے آثار مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے جب حیا اٹھ جائے تو ایمان بھی اٹھ جاتا ہے۔

الحيا والايمان قرنا جميعا فاذا رفع احدهما رفع الآخر

''حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں، ان میں سے اگر ایک بھی اٹھ جائے تو دوسرا خود بخود اٹھ جاتا ہے''۔

(المستدرک علی الصحیحین: ج ۱ ص ۶۲ رقم الحدیث: ۵۷۔ کنز العمال ۵۷۵۶)

اور جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو معاشرے سے ہر خیر رخصت ہو جاتی ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

''جب تم میں حیا نہ رہے تو جو چاہو کرو''

(صحیح البخاری: ج ۱۱ ص ۲۰۲ رقم الحدیث: ۳۲۲۴)

سید قطب شہید رحمہ اللہ کے الفاظ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں:

''آج انسانیت ایک بڑے قحبہ خانے میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ آج کی صحافت، فلموں، فیشن ہاؤسوں، حسن کے مقابلوں، رقص گاہوں، شراب خانوں اور ریڈیو کو دیکھو۔ عریاں جسم کے لیے مجنونانہ بھوک، خواہشات کو بھڑکانے والے لباس واطوار اور ادب، فن اور ذرائع ابلاغ میں مریضانہ خیالات و اشارات کو دیکھو پھر اس اخلاقی پستی اور سماجی انارکی کو دیکھو جو ہر شخص، ہر خاندان، ہر نظام اور ہر انسانی جمعیت کے لیے تباہی و بربادی کا باعث ہے۔ ان سب چیزوں کو دیکھنے کے بعد بہ آسانی یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اس جاہلیت کے زیر سایہ انسانیت ایک خطرناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہے۔ نوع انسانی اپنی انسانیت کو کھا رہی ہے اور اس کی آدمیت تحلیل ہو کر فنا ہو رہی ہے۔ وہ حیوانیت اور حیوانیت کو بھڑکانے والی چیزوں کی طرف بری طرح لپک رہی ہے تاکہ ان کی پست دنیا میں شامل ہو جائے۔ نہیں، نہیں! حیوانات ان سے زیادہ نظیف، زیادہ شریف اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں، وہ ایک منظّم فطرت کے تحت زندگی گزارتے ہیں۔ اُن کی یہ فطرت نہ متغیر ہوتی ہے اور نہ اس میں سڑاند پیدا ہوتی ہے جیسی سڑاند انسانی خواہشات میں پیدا ہوتی ہے جب کہ انسان خدائی عقیدے کی رسی اور عقیدے کے نظام سے کٹ کر الگ ہو جائے اور اس جاہلیت کی طرف واپس چلا جائے جس سے اللہ نے اس کو نجات بخشی تھی۔

(تفسیر فی ظلال القرآن)

شاید ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سيكون نشوا من امتي يولدن في النعم ويغذون به همتهم الوان الطعام والوان الثياب يتشدقون بالقول اولئك شرار امتي

''میری امت میں کچھ لوگ ہوں گے جو نعمتوں میں پروان چڑھیں گے اور وہ کھاتے پیتے رہیں گے، ان کا مقصد زندگی میں رنگا رنگ کھانے اور طرح طرح کے لباس پہننا ہوگا۔ وہ سنوار سنوار کر باتیں کریں گے۔ وہ میری امت کے شریر ترین لوگ ہوں گے''۔

(کتاب الزھد لابن ابی عاصم: ج ۱ ص ۳۹۴۔ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۰)

(۲) خبروں کے نام پر الشبہات پیدا کرنا (News)

نیوز چینل کے نام پر جو ابلیسی جال پوری دنیا میں یہودیوں نے بچھایا ہے اس نے اچھے خاصے ذہین اور فہیم انسانوں کو مخبوط الحواس بنا دیا ہے۔ آج صحیح و غلط اور حق و باطل میں فرق کرنے کا معیار یہ نیوز چینل اور ان پر نشر کیے جانے والے Talk Shows بن گئے ہیں۔ جس کو یہ حق کہیں وہ کائنات کا سب سے بڑا حق ٹھہرتا ہے اور جس کو باطل کہیں اس سے بڑھ کر کوئی باطل نہیں ہوتا، جس کو یہ انسانیت (یعنی یہود) کا دشمن قرار دے کر دہشت گرد قرار دیں وہ اس سے بڑا کوئی دہشت گرد نہیں ہوتا، جس کو یہ فساد فی الارض کا موجب قرار دیں وہ سب سے بڑا فسادی ٹھہرتا ہے اور جس کو یہ اصلاح قرار دیں وہ کرنے

26 فروری: صوبہ قندہار..........افغان فوج میں موجود ایک مجاہد کی فائرنگ..........افغان فوجی کمانڈر (گل آغا) اور اس کے دو محافظوں کو فائرنگ کر کے ہلاک

والا سب سے بڑا مصلح ٹھرتا ہے۔ پھر وہی ہوتا ہے جیسا کہ انبیا کرام علیہم السلام کے ساتھ ہوا جب وہ فساد کو ختم کرنے اور زمین پر اصلاح کو قائم کرنے آتے تھے مگر وقت کے سردار اور ان کے جادوگر ان کو فسادی قرار دیتے تھے، جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوا تھا کہ فرعون جس نے انا ربکم الاعلیٰ (النازعات) ''میں سب سے بڑا رب ہوں'' کا دعویٰ کر رکھا تھا وہ اصلاح کرنے والا ٹھہرا اور موسیٰ علیہ السلام معاذ اللہ سب سے بڑے فسادی اور اس بنیاد پر قابل گردن زدنی ٹھہرے۔

وَقَالَ فِرۡعَوۡنُ ذَرُوۡنِیۡۤ اَقۡتُلۡ مُوۡسٰی وَلۡیَدۡعُ رَبَّہٗ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّبَدِّلَ دِیۡنَکُمۡ اَوۡ اَنۡ یُّظۡہِرَ فِی الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ (المومن: ۲۶)

''اور فرعون نے کہا کہ مجھے چھوڑو کہ میں موسیٰ (علیہ السلام) کو قتل کر ڈالوں اور اسے چاہیے کہ اپنے رب کو مدد کے لیے پکارے۔ مجھے تو ڈر ہے کہ یہ کہیں تمہارے نظام زندگی کو بدل ڈالے یا زمین پر کوئی فساد برپا کر دے''۔

خود ان فساد کرنے والوں کا یہ دعویٰ ہوتا ہے کہ:

قَالَ فِرۡعَوۡنُ مَاۤ اُرِیۡکُمۡ اِلَّا مَاۤ اَرٰی وَمَاۤ اَہۡدِیۡکُمۡ اِلَّا سَبِیۡلَ الرَّشَادِ (المومن: ۲۹)

''فرعون نے کہا کہ میں تو تمہیں وہ ہی راہ بتلا رہا ہوں جو خود دیکھ رہا ہوں اور میں تو تمہیں بھلائی کے راستہ ہی بتلا رہا ہوں''۔

اس کے علاوہ ان نیوز چینل پر چلنے والے Talk Shows اور ان پر ہونے والے تجزیوں اور مکالموں، چاہے وہ دینی معاملات میں ہی کیوں نہ ہوں، کے ذریعے کیا جانے والا سحر سر چڑھ کر بول رہا ہے جس کے اثرات سے دین دار اور بے دین کوئی محفوظ نہیں۔ تباہی پر بربادی یہ کہ علمائے سوء جو بظاہر ایک دوسرے کے مخالف ہی کیوں نہ ہوں، ان نیوز چینل پر آ کر مسلمانوں کے اندر ان چینلز کو معتبر بنانے کی ابلیس، دجال اکبر اور یہود کے لیے جو انہوں نے سب سے بڑی خدمت انجام دی ہے اس کے نتائج امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بڑے بھیانک طور پر سامنے آ رہے ہیں۔ عامۃ المسلمین کے اندر ان پر نشر ہونے والے بے ہنگم تجزیوں اور نامکمل مکالموں کو دیکھ کر دینی معاملات میں شک اور شبہ کی وہ بیماری پیدا ہو رہی ہے جس کی بنیاد پر وہ حق اور باطل کے اپنے طور پر فیصلے کر کے گمراہی کے وہ دروازے کھول رہے ہیں، جو ان کو بالآخر فتنہ دجال کا شکار کر دے گا۔ اب ذرا درج ذیل احادیث کے ایک ایک لفظ کو غور سے پڑھیے:

عن حذیفه رضی اللّٰه عنه قال ان اخوف ما اتخوف علیکم ان توثرو اماترون علیٰ تعلمون و ان تضلوا و انتم لاتشعرون

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں، میں جس چیز کا خوف سب سے زیادہ محسوس کرتا ہوں وہ یہ کہ تم اپنے علم کے مقابلے میں اس بات کو ترجیح دو گے جس کو تم دیکھ رہے ہو گے اور تم گمراہ ہو جاؤ گے اور تمہیں پتا بھی نہیں چلے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد: ۷ ص: ۵۰۳)

دجال بھی یہی کرے گا کہ لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال دے گا:

ثم یدعو بر جل فیما یرون فیامر به فیقتل،ثم یقطع اعضائه کل عضو علی حدة،فیفرق بینها حتی یراه الناس،ثم یجمع بینها ، ثم یضربه بعصاه فاذا هوقائم،فیقول:انا اللّٰه احیی و امیت،و ذلک سحر یسحر به اعین الناس

''پھر (وہ دجال) لوگوں کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک شخص کو بلا کر اس کو قتل کرنے کا حکم دے گا، پھر اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر علیحدہ کر دے گا یہاں تک کہ لوگ بھی اس کو دیکھ لیں گے، پھر اس کو جمع کر کے اس پر اپنی لاٹھی مارے گا تو وہ اچانک کھڑا ہو جائے گا پھر دجال کہے گا کہ میں ہی خدا ہوں، موت اور زندگی دیتا ہوں، یہ ایک جادو ہوگا جو لوگوں کی آنکھوں پر چھا جائے گا''۔

(الطبرانی کذافی النھایۃ: ص۱۴۹)

☆☆☆☆☆

''پاکستانی فوج نے اللہ کی رٹ کو چیلنج کیا ہے اور ان سے ہم اللہ کی رٹ کو ضرور منوائیں گے جتنا ظلم ناپاک فوج نے کیا ہے اتنا دنیا کی تاریخ میں بھی کوئی نہیں کر پائے گا، تاتاریوں کا ظلم انہوں نے بہت پیچھے چھوڑ دیا۔ یہ گھروں میں گھستے ہیں، عورتوں کی بے عزتی کرتے ہیں، اُن کو شہید کر کے اُن پر شراب انڈیلتے ہیں...... ان واقعات کی ہمارے پاس ویڈیوز موجود ہیں اور ان شواہد کو ہم بوقتِ ضرورت قوم کے سامنے لائیں گے ان شاءاللہ۔ اس فوج کی مثال بنو قریظہ کی ہے یہ لوگ مکہ کی طرف دیکھ کر بھی مسکراتے ہیں اور امریکہ کی طرف دیکھ کر بھی...... اور ان شاءاللہ ان کے لیے ایسے حالات آئیں گے کہ ان پر اللہ کی زمین تنگ ہو جائے گی اور اللہ ان کو ہمارے ہاتھ چڑھائے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو ہمارے ہاتھوں عذاب دے گا اور ہمارے ہی ہاتھوں اللہ ان کو رسوا کرے گا، ان شاءاللہ...... جب تک جہاد جاری رہے گا، یہ لوگ کتنے ہی بہانے کریں ان کو اللہ کی رٹ ضرور ماننی ہوگی...... فوج کو اللہ تعالیٰ کی رٹ ضرور ماننی ہوگی...... اس فوج نے اللہ کی رٹ کو چیلنج کیا ہے اور ان سے ہم اللہ کی رٹ کو ضرور منوائیں گے...... ہم خود بھی اللہ تعالیٰ کی رٹ مانیں گے اور ان سے بھی منوائیں گے اور ان شاءاللہ...... قرآن کے آگے ان سے سرِ تسلیم خم کروائیں گے''۔ (مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ)

27 فروری: صوبہ کابل...... کابل شہر...... افغان فوجیوں اور آفیسرز کی بس پر فدائی حملہ...... 17 افغان فوجی اور آفیسرز ہلاک

امیر کی اطاعت اور اس میں پوشیدہ حکمتیں

مولوی ابوبکر صدیق

اللہ تعالی کا لاکھ، لاکھ شکر ہے کہ اس نے امت مسلمہ کو طالبان کے ذریعے صدیوں بعد خلافت راشدہ کی طرز پر اسلامی حکومت اور شرعی امارت کی برکات نصیب کی تھیں۔ اور یہ ایک ایسی حکومت تھی کہ جسے دیکھنے کی خواہش سینوں میں دفن کیے ہزاروں علما وصلحا دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

شاید کہ اللہ تعالی عز وجل کو طالبان مجاہدین کے مزید تزکیہ اور مزید نکھار کے ساتھ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے علمِ جہاد بلند کرنا مقصود تھا کہ امریکہ جیسا شیطان، کفار و منافقین کی معیت میں امارت اسلامیہ افغانستان پر حملہ آور ہوا۔

نیک اور مخلص لوگوں کو آزمائشوں میں آزمانے اور راہ راست پر قائم رکھنے کی صدیوں سے چلی آنے والی اللہ تعالی کی سنت ایک مرتبہ پھر زندہ ہوئی اور چشمِ فلک نے شریعت کے متوالوں کو کندن بنتے دیکھا، ایسے ہی حالات کے بارے میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

الم○أَحَسِبَ النَّاسُ أَن يُتْرَكُوا أَن يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ○وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ (العنکبوت: ۱۔۳)

''الم۔ آیا یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ یہ چھوٹ جائیں گے اتنا کہہ کر کہ ہم یقین لائے اور ان کو جانچ نہ لیں گے، اور ہم نے جانچا ہے ان کو جو ان سے پہلے تھے، سو البتہ معلوم کرے گا اللہ جو لوگ سچے ہیں اور البتہ معلوم کرے گا جھوٹوں کو''۔

اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے کہ:

عن سعد بن بی وقاص قال قلت یا رسول الله،ا ی الناس ا شد بلا ءً؟قال الانبیاء ثم الامثل فالامثل یبتلی العبد علی حسب دینه فان کان فی دینه صلبا اشتد بلاء ه وان کان فی دینه رقة ابتلی علی حسب دینه فما یبرح البلاء بالعبد حتی یترکه یمشی علی الارض وما علیه من خطیئة۔(ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلاشبہ تمام انسانوں میں سے سب سے زیادہ آزمائشوں سے اللہ کے نبیوں کو سابقہ پیش آتا ہے، پھر جو لوگ (مقام و مرتبہ میں) ان سے قریب تر ہوتے ہیں، ان کو آزمایا جاتا ہے۔ ہر شخص کو اس کے دین کے ساتھ وابستگی کے مطابق ابتلا میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر اس کے دین میں مضبوطی ہو گی تو اس کی آزمائش بھی سخت ہو گی، اور اگر اس کے دین میں نرمی ہو گی تو اس کے دین کے مطابق اسے آزمائش میں ڈالا جائے گا۔ یہ آزمائش بندے سے دور نہیں ہو گی یہاں تک کہ وہ زمین میں چل رہا ہو گا اور اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا۔

ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب یہ تمام آزمائشیں ختم ہو جائیں گی اور کرہ ارض پر امارت اسلامیہ افغانستان ایک مرتبہ پھر مجاہدین اسلام کی قربانیوں کے صدقے خلافت علی منہاج النبوۃ کی عملی تصویر پیش کر رہی ہو گی۔

آج دشمن کے شکست وریخت کے اسباب اور موجودہ کامیابیوں اور مجاہدین اور افغان عوام کی دینی استقامت پر غور کیا جائے تو سوائے اس کے کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ کامیابیاں اور کامرانیاں اللہ پاک کی مجاہدین سے خصوصی محبت اور توجہ ہی کا نتیجہ ہیں، اللہ کا فرمان ہے:

ان اللہ یحب الذین یقاتلون فِی سبیلِهِ صفا کانهم بنیان مرصوص (سور الصف)

''اللہ محبت رکھتا ہے ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔

دوسرا اہم اور بنیادی سبب جو نظر آتا ہے وہ مجاہدین اور عامۃ الناس کے قلوب کا جناب عالی قدر امیر المومنین مدظلہ کی جانب متوجہ ہونا اور ان کی امارت کے زیر سایہ خوب اتحاد و اتفاق کا مظاہرہ کرنا ہے، اسی اطاعت امیر اور اتحاد و اتفاق کے نتیجے میں اللہ تعالی نے امیر المومنین نصرہ اللہ کے اقدامات و توجہات میں وہ برکت اور قوت رکھی ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کے دور میں ہمیں نظر آتی تھی، ان کے فرامین جہاں مومنین کی روحوں میں رچ بس جاتے ہیں وہیں کفار کے قلوب کو ہلا ڈالنے اور ان کے مکروہ عزائم کو متزلزل کر ڈالنے کا غیبی ہتھیار ہیں، امیر المومنین نصرہ اللہ تعالیٰ کی فراست کو دیکھتے ہوئے اس حدیث کا مفہوم بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے:

اتقوا فراسة المومن،فانه ینظر بنور الله(مجمع الزوائد، ومنبع

الفوائد، كتاب الزهد)

’’تم مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے‘‘۔

ہمیں جان لینا چاہیے کہ اطاعت امیر صرف عزت افزائی، عقیدت مندی یا محض سیاسی ضرورت کے تحت کسی کی سیادت قبول کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ ایک شرعی فریضہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے ہم پر لاگو کیا ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن اطاع الامير فقدا طاعني ومن عصى الامير فقد عصاني (بخاری)

’’جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی ، اس نے میری نافرمانی کی‘‘۔

اطاعت امیر کے فوائد و منافع پر نظر دوڑائی جائے تو اللہ کے بیش بہا انعامات و اکرامات سامنے آتے ہیں۔مثلاً امریکہ اور اس کے گماشتوں کی موجودہ واضح شکست کو ہی دیکھ لیجیے! یہ اتحاد و اتفاق اور اطاعت امیر ہی کا نتیجہ ہے۔

اطاعت و انقیاد کے نتیجے میں طالبان مجاہدین پر اللہ پاک کے تازہ انعامات میں سے ایک واضح انعام امیر المومنین کے حکم پر امارت اسلامیہ کے دشمنوں کی صفوں میں نفوذ کر جانے والی پالیسی پر عمل پیرا ہونا اور ان کی صفوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کرنا، ان میں بداعتمادی کی فضا پیدا کرنا اور ان کی افواج کے اندر سے ہی انھیں کاٹ ڈالنا اور خوف زدہ کر دینا ہے۔ امریکہ کا ملی افواج کی تربیت سے ہاتھ کھینچ لینا، ان پر عدمِ اعتماد کا اظہار اس کے واضح اور بیّن ثبوت ہیں۔

حالانکہ بظاہر ایسے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا، بے دریغ مال و دولت خرچ کرنے کے باوجود بھی بڑی بڑی حکومتوں کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے، اور بین الاقوامی حکومتیں ایسے اقدامات کو اس قدر پوشیدہ رکھتی ہیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی، جب کہ طالبان کے ہاں تو ڈنکے کی چوٹ پر صرف جنت کے عوض یہ سودا کیا جاتا ہے کہ افغانی مسلم فوجی اپنی غیرت اور اسلامی حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے دشمن کو چیر ڈالیں۔

عرض یہ کرنا ہے کہ امیر نے جب اللہ کی رضا کی خاطر ایک لائحہ عمل اختیار کیا اور مامورین نے اس کی خلوصِ دل سے اقتدا کی تو لامحالہ مومنین کی طرف اللہ تعالیٰ کی رحمتیں متوجہ ہوتی ہیں اور مغضوبین پر اس کی لعنتیں اور پھٹکار برستی ہے۔اور امیر کی اطاعت میں سراسر خیر ہی ہوتی ہے، اور اس کے احکام محض جنگی مکر نہیں ہوتے بلکہ اپنی اصل میں شرعی راہنمائی اور اسلاف کے طریقہ کار کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

اب اسی دشمن کی صفوں میں پھوٹ ڈالنے کی حکمت عملی کو ہی لے لیجیے، ہم میں سے شاید بعض لوگ یہ سمجھتے ہوں کہ دشمن کی صفوں میں موجود لوگوں کے ذریعے ہی دشمن پہ وار کرنا اور ان میں اپنے حامی پیدا کر کے ان کو شکست کی راہ ہموار کرنا صرف انتظامی حکم یا حربی مکر ہے۔مگر غور کیا جائے تو یہ امارت اسلامیہ کی کوئی خود ساختہ جنگی حکمت عملی نہیں بلکہ اس عمل کی ایک واضح تاریخ ہے، جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگیوں سے ثابت ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

لوٹ کھسوٹ پر قائم نظام میں عوام کی معاشی بدحالی کی ایک جھلک

نام اشیا	۲۰۰۸ءمیں قیمت	۲۰۱۳ءمیں قیمت
آٹا بیس کلو والا	۲۶۰روپے	۷۴۰روپے
چینی فی کلو	۲۲روپے	۵۵روپے
دال چنا فی کلو	۴۰روپے	۱۰۰روپے
چھوٹا گوشت فی کلو	۳۰۰روپے	۵۰۰روپے
بڑا گوشت فی کلو	۱۸۰روپے	۳۵۰روپے
دودھ فی کلو	۲۵روپے	۷۲روپے
چاول فی کلو	۶۵روپے	۱۲۰روپے
پٹرول فی لٹر	۵۶روپے	۱۰۶روپے
ڈیزل فی لٹر	۴۵روپے	۱۱۳روپے
سی این جی	۳۰روپے	۷۵روپے
سونا فی تولہ	۲۰ہزار روپے	۶۳ہزار روپے
یوریا کھاد کی بوری	۱۳سو روپے	۴۷سو روپے

صرف کراچی میں گزشتہ پانچ سالوں میں ایک سو ارب سے زائد کا بھتہ وصول کیا گیا جب کہ بھتہ اور تاوان ادا نہ کرنے والے ۱۵۰ تاجروں کو قتل کر دیا گیا.....چیئر مین نیب کے مطابق پاکستان میں روزانہ کی بنیاد پر بارہ ارب روپے کی کرپشن ہو رہی ہے.....جب کہ ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کے مطابق ۵ سال میں کرپشن کی مد میں خزانے کو اٹھارہ سو ارب روپے کا ’’ٹیکا‘‘ لگایا جا چکا ہے.....سٹیل مل، ریلوے، پی آئی اے، واپڈا کا دیوالیہ نکل چکا ہے.....صرف رینٹل پاور میں تئیس ارب روپے، سٹیل مل میں بیس ارب روپے، اوگرا میں بیاسی ارب روپے کی خورد برد کی گئی.....

27فروری: صوبہ قندہار.........ضلع میوند.........مجاہدین کا ایک افغان فوج کے پیدل دستے پر بارودی سرنگ سے حملہ.........2افغان فوجی ہلاک

ناموس رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تقدس اور بھنگیوں کی 'مظلومیت' کا ڈھنڈورا

مصعب ابراہیم

نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس ہر اُس فرد کے لیے اپنی عزت، جان و مال سے کروڑ ہا گنا بڑھ کر ہے جس کے دل میں رتی برابر ایمان بھی موجود ہو.....کفارِ عالم وقفے وقفے اور مختلف انداز و اطوار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر رکیک حملے کرتے ہیں.....محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کی توہین صرف صلیبی و صیہونی ممالک ہی میں نہیں کی جاتی بلکہ مختلف مسلم خطوں میں بھی مغرب کی پروردہ این جی اوز اور لادین و ملحد عناصر کی سرکردگی میں بہت سے بد بخت ایسی اہانت کا ارتکاب کرتے ہیں اور پھر وہی این جی اوز اور سیکولر قوتیں' مسلمانوں کے سینوں پر مونگ دلتے ہوئے پوری بے باکی اور ہٹ دھرمی سے ان گستاخوں کے لیے مغربی ممالک میں مستقل سکونت کا بندوبست کرتی ہیں......یہی معاملہ ملکِ پاکستان کے ساتھ بھی ہے...... ہر چند ماہ بعد کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ سامنے آتا ہے کہ جس میں کسی کافر کی طرف سے اسلام، شعائرِ اسلام اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک کی جاتی ہے......ایسا ہی ایک واقعہ لاہور کے علاقے بادامی باغ میں جوزف کالونی میں پیش آیا...... جہاں ایک شرابی نصرانی نے شراب کے نشے میں دُھت اپنی پلید زبان سے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ سلم کی ذاتِ مبارکہ پر تشنیع و تضحیک کے وار کیے۔جس کے نتیجے میں عام مسلمانوں نے شانتی نگر اور گوجرہ کی طرح یہاں بھی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کے دفاع میں بھرپور کردار ادا کیا......

لیکن دوسری طرف دین بے زار ذرائع ابلاغ،'سول سوسائٹی' کی حیا باختہ خواتین، تجزیہ نگار ومبصرین، قلم کار اور اینکر پرسنز، جدیدیت کی رو میں بہتی ہوئی ''اسلامی انقلابیوں'' کی جماعتیں، سرکاری مولوی اور علمائے سوء کی پوری نسل...... گستاخانِ رسول کے جرم عظیم پر منہ میں گھگھیاں ڈالے اعراض کا رویہ برتنے کے ساتھ ساتھ ''اقلیتوں'' کے حقوق کا علَم بلند کرکے میدان میں نکل آئی......گویا کہ کسی بھی بھنگی اور چوڑ چماڑ کے لیے ولایت جانے کا آسان نسخہ یہی ہے کہ وہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے اور متذکرہ بالا تمام عناصر اُس کو پوری ''برادری'' سمیت مظلوم ترین طبقہ منوانے کے لیے سرگرم ہوجائیں......نتیجہ میں گستاخ کو کسی یورپی ملک کی شہریت بھی مل جائے اور ہمارے ہاں کے ''انقلابی لیڈر''، آئی ایس آئی کے اشاروں پر اپنی ''جہادی صفوں'' کو مرتب کرنے والے، ''سوادِاعظم'' کی نمائندگی کے دعوے دار ڈالرڈ کار مقابر پرست اور ''علما'' کونسل کے 'ٹنوں وزنی' چیئر مین' نصاریٰ کی بغلوں میں بیٹھ کر اور اُن کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اُن سے ''اظہارِ یکجہتی'' کرتے 'شدت پسندی' اور 'انتہا پسندی' کو کوسنے دیتے نظر آتے ہیں......

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کی قدر واہمیت کا اندازہ لگانے کے لیے دل میں غیرت ایمانی کافی ہے لیکن کیا کیا جائے کہ دنیا کو اسلام کا ''سوفٹ امیج'' دکھانے کی دُھن میں مگن طبقات کے دل' دنیا اور اس کے مناصب پر اس قدر ریجھتے ہیں کہ وہ غیرت ایمانی جیسی عالی قدر کو بھی دل کے نہاں خانوں میں تھپکیاں دے دے کر سُلا دیتے ہیں......پھر اُنہیں نہ اس کی پرواہوتی ہے کہ آقائے نامدار علیہ السلام کے تقدس پر کوئی کافر کس طرح وار کررہا ہے، نہ اُنہیں ''اقلیتوں'' کے حقوق کی فکر میں گھلتے رہنے کے علاوہ اس کا غم ہوتا ہے کہ کائنات کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر اِنہی ''اقلیتوں'' کی چیرہ دستیاں آئے روز کس قدر بڑھتی چلی جارہی ہیں......اور وہ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کس طرح اول فول بکتے رہتے ہیں......حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالی کے نزدیک ایک مسلمان کا قتل پوری دنیا کے ختم ہوجانے سے بڑا (واقعہ) ہے''(ترمذی،سنن نسائی)۔

جب ایک مسلمان کی جان کی اس قدر اہمیت ہے تو وہ ہستی (صلی اللہ علیہ وسلم) جو تمام مسلمانوں کے لیے اُن کی جانوں سے بڑھ کر معتبر و مقدس ہے' اُس کی حرمت و ناموس اللہ تعالیٰ کے ہاں کس درجہ پر ہوگی......ایک صاحب نظر کے الفاظ میں ''کچھ لوگ ہیں جن کے لیے پارٹی ہی سب کچھ ہے، وہ توہینِ رسالت کے حوالے سے بھی سوچتے ہیں تو ''پارٹی لائن'' کے دائرے میں۔وہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ''توازن'' چاہتے ہیں۔حالانکہ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ''عدم توازن'' ہی توازن ہے''۔اسی لیے معاملہ یہ ہے کہ بجائے نصاریٰ کی زبانوں کو لگام ڈالنے اور اُنہیں اُن کی اصلیت کے مطابق رکھنے کے' اُن کی دسیسہ کاریوں اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور اُن کی گستاخیوں کو بالکلیہ نظر انداز کردیا جاتا ہے اور بھنگیوں کے محض چند سو گھروں کے غم کو دلوں کا روگ بنانے والے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اہانت کا ارتکاب کرنے والوں کے بارے میں چند کلمات تک کہنے کی اپنے اندر ہمت و جرات نہیں پاتے......جب لومۃ لائم سے بچنے کی تدبیریں ہونے لگیں اور دینِ حنیف کو' موم کی ناک'

کیم مارچ:صوبہ قندہار..........قندہار ایئر بیس پر فدائی مجاہد کا شہیدی حملہ..........8 صلیبی اور افغان فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

بنا کر ’’ماڈریٹ‘‘ صورت میں پیش کرنا ہی کامیابی گردانا جائے تو ایسی ہی ’بولہبیاں‘ وقوع پذیر ہوتی ہیں!

اقبال مرحوم نے قریباً ایک صدی قبل مسلمانانِ ہند کی غلامانہ حالتِ زار کو بیان کرتے ہوئے کہا تھا

؎ دل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی
دارو کوئی سوچ ان کی پریشاں نظری کا

لیکن بُرا ہو اس آزادی کا کہ جس کے ذریعے ظاہر تو آزاد ہوا لیکن ذہن اور باطن اُسی غلامی کے آزار میں مبتلا رہے......پھر ذہنی پسماندگی کی حد ملاحظہ ہو کہ یہ آزار اُن کے لیے باعث تکلیف نہیں بلکہ باعث فرحت وانبساط بنتا چلا گیا......اس غلامی نے اصطلاحات کو بھی بدل دیا اور دین کے تصور کو بھی نیا رنگ دیا......لبرل، سیکولر اور ترقی پسند عناصر نے‘ جو دراصل کل کے سُرخے اور آج کے ڈالرخور طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن حقیقتاً اُن کا اول تا آخر ہدف دینِ اسلام اور اس سے وابستہ ہر شعار اور حرمت ہے‘ عجیب وغریب اصطلاحات متعارف بھی کروائیں، اُنہیں چہار جانب سے منوایا بھی...... مقام صد افسوس ہے کہ ان اصطلاحات کو عین اُنہی معنوں میں جو کفر نے اُنہیں پہنائے‘ ہمارے ہاں کے ’’اسلام پسندوں‘‘ نے بھی قبول کیا اور رواج دیا......اب کوئی یہ پوچھے کہ بھلا ’’اقلیت‘‘ کیا ہوتی ہے؟ اور یہ ’’مسیحی برادری‘‘ کا مفہوم ومعنی کیا ہے؟ ’’ہمارے مسیحی بھائی‘‘ کہہ کر خود کو کس قبیلہ میں شامل کیا جاتا ہے؟ دین میں اقلیت واکثریت کی سرے سے بحث ہی موجود نہیں ہے......شریعت نے ہمیں صرف ’مسلم وکافر‘ کی اصطلاحات دی ہیں......دینی علوم وفنون کے پورے ذخیرۂ علمی پر نظر دوڑایئے......آپ کو کہیں ایک جگہ بھی ایسی اصطلاحات کا شائبہ تک محسوس نہیں ہوگا......محض اپنے آپ کو ’’جدید تقاضوں سے روشناس کروانے‘‘ اور کافروں کی نظر میں زیادہ سے زیادہ امن پسند اور polite نظر آنے کے لیے دین کا حلیہ بگاڑنے والوں کی نہ دنیا میں کوئی عزت ووقعت ہوتی ہے اور آخرت میں تو اُن کے کردار وعمل کا ایک ایک پرت اُس ہستی کے سامنے محاسبہ کے لیے پیش کیا جائے گا جس کے نازل کردہ دین میں کفار کی رضا جوئی کے لیے آج ’’جدت آمیزی‘‘ کے ٹانکے لگانے کی سعی کی جارہی ہے......

دین کے بارے میں ایسا تصور (sketch) دیا کہ جس میں کسی گستاخ سے گستاخ کافر اور اللہ کے بڑے سے بڑے باغی سے بھی وہی سلوک روا رکھنے پر زور دیا جاتا ہے کہ جو ’کوڑا پھینکنے والی بڑھیا‘ کے ساتھ روا رکھا گیا......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل ذمہ کے بارے میں دی گئی تعلیمات کو شدومد سے بیان کرنے کے بعد اہل کفر پر اُن کا انطباق کرنے والوں کو کعب بن اشرف اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھوں ایک ہی دن میں بنی قریظہ کے سات سو قتل ہو جانے والے کافروں کا انجام کیوں یاد نہیں رہتا؟ ’کعبہ کے پردوں میں قتل چھپا ہونے کے باوجود قتل کیے جانے والے ابن خطل اور حارث مقیس کیوں نظر سے اوجھل رہتے ہیں؟ نضر بن حارث اور عقبہ بن ابی معیط کی سرکوبی کیوں بھلادی جاتی ہے؟؟؟ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا قبیلہ عُرینہ کے افراد کے ساتھ کیے گئے سلوک کو کیوں نہیں بیان کیا جاتا؟

دین کی نت نئی تعبیرات کرنے اور شریعت کے خالص احکامات کو بیان کرنے کی بجائے اپنے دماغوں کی اختراعات اور زبانوں پر آنے والی ہر طرح کی واہی تباہی کو ’اسلام‘ بنا کر پیش کرنے والے اسلام کی روشن تاریخ میں سے اپنے ان اعمال کی کوئی ایک ہلکی اور کمزور سی دلیل بھی پیش کر سکتے ہیں؟؟؟ ہمارے سامنے تو قرآن مجید کا واضح حکم موجود ہے کہ

قَاتِلُواْ الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِيْنُونَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُواْ الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ(التوبۃ: ۲۹)

’’جو لوگ اہل کتاب میں سے اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو۔ یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں‘‘۔

بلاشبہ شریعت میں ہر ذمی کے جان، مال، عزت، آبرو کی حفاظت کو لازمی قرار دیا گیا ہے......لیکن اصل مسئلہ یہی ہے کہ کیا پاکستان میں بسنے والے نصاریٰ ’اہل ذمہ‘ میں شمار ہوتے ہیں؟ کرسمس کیک کاٹنے، اہل ایمان کو نصاریٰ سمیت تمام کفار سے رواداری و مساوات کا سبق پڑھانے، ’مذہبی ہم آہنگی‘ کے نام پر شریعت کے احکامات کو مسخ کرنے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت کو پامال کرنے کی جسارت کرنے والوں سے ہمدردی رکھنے، اُن کے حق میں بھانت بھانت کی بولیاں بولنے اور دور ونزدیک کی کوڑیاں لانے، اُن کے غموں میں ٹسوے بہانے اور ’امدادی پیکیجوں‘ کا اعلان کرنے والے...... ’’وسعتِ شکم‘‘ کے مرض میں مبتلا علمائے سوء ہوں، اپنی باگیں خفیہ ایجنسیوں کے ہاتھ میں دیے ہوئے ’’جہادی‘‘ یا ’’بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن‘ تم ہو‘‘ کے مصداق ’’سوادِ اعظم‘‘ کے نمائندے......کوئی اس سوال کا جواب دے سکتا ہے کہ پاکستان میں موجود کفار کیا باقاعدہ جزیہ ادا کرنے کے بعد اسلامی ریاست میں بطور دوسرے درجے کے شہری بن کر رہ رہے ہیں؟ کیا اُن کی معاشرے میں حالت واقعتاً قرآن کی پیش کردہ اصطلاح ’الصاغرون‘ ہی کی تفسیر ہے؟ ویسے تو یہ سوال کرنا ہی ایک مذاق معلوم ہوتا ہے...... کیونکہ پاکستان میں ’’اسلام کے قلعے‘‘ کی تختی لگا کر اسلام اور دینی احکامات کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اُسے کم

یکم مارچ: صوبہ نورستان..........مجاہدین کا ایک چیک پوسٹ پر حملہ..........درجنوں افغان فوجی ہلاک اور زخمی

سے کم الفاظ میں اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے صریح بغاوت کا نام ہی دیا جا سکتا ہے۔ یہاں غیر اللہ کی حاکمیت، سود، جوئے، قمار، زنا، بے حیائی، ظلم، قتل و غارت گری، کفار سے دوستی اور اہل ایمان سے بغض وعداوت جیسے اعمال وافعال کو آئینی وقانونی تحفظ حاصل ہے...... ایسے میں اگر ''اقلیتوں'' کے درد سے کسی کے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہے ہیں تو اس پر کفِ افسوس تو ملا جا سکتا ہے لیکن حیرت واستعجاب کا اظہار نہیں کیا جا سکتا!!!

اپنی سیاست چمکانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل ذمہ کی حفاظت کے متعلق ارشادات نقل کرنے والے تصویر کا دوسرا رخ بھی دیکھیں۔ حرصِ دنیا کی آلودگیوں میں لتھڑے ہوؤں میں سے کوئی بھی حبِّ رسول علیہ السلام، شریعت کے علم، دین کے نفاذ، خداخوفی اور تقویٰ میں امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کی دھول کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت کے دور میں اہل ایمان کے لیے مستقل نمونۂ عمل مقرر فرما دیا۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی معرکۃ الآرا تصنیف 'سیرت المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم' میں نصارائے شام کے ساتھ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا 'معاہدہ امن' تفسیر ابن کثیر (سورہ توبہ) اور 'اقتضاء الصراط المستقیم' کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا وہ فرمان کہ جو نصارائے شام کے عہد اور اقرار کے بعد بطور شرائط تمام قلم رو خلافت میں جاری کیا گیا اور جن شرائط پر نصارائے شام کو جان ومال اور اہل وعیال کا امن دیا گیا وہ یہ تھا:

''ہم نصارائے شام اپنی جانوں اور مالوں اور اہل وعیال اور اپنے اہل مذہب کے لیے امیر المومنین فاروق اعظم سے امان طلب کرتے ہیں اور اپنے نفسوں پر بطور شرط اور عہد امورِ ذیل کو لازم گردانتے ہیں (۱) کہ ہم مسلمانوں کی تعظیم وتوقیر کریں گے (۲) اور اگر مسلمان ہماری مجلسوں میں بیٹھنا چاہیں تو ہم اُن کے لیے مجلس چھوڑ دیں گے (۳) اور ہم کسی امر میں مسلمانوں کے ساتھ تشبہ اور مشابہت نہ کریں گے، نہ لباس میں نہ ٹوپی میں نہ عمامہ میں نہ جوتے میں نہ سر کی مانگ میں (۴) ہم ان جیسا کلام نہ کریں گے (۵) اور نہ مسلمانوں جیسا نام اور کنیت رکھیں گے (۶) اور نہ زین پر گھوڑے کی سواری کریں گے (۷) اور نہ تلوار لٹکائیں گے (۸) اور نہ کسی قسم کا ہتھیار بنائیں گے اور نہ اٹھائیں گے (۹) اور نہ اپنی مہروں پر عربی نقش کندہ کرائیں گے (۱۰) اور نہ شراب کا کاروبار کریں گے (۱۱) اور سر کے اگلے حصے کے بال کٹائیں گے (۱۲) اور ہم جہاں بھی رہیں گے اپنی ہی وضع پر رہیں گے (۱۳) اور اپنے گلوں میں زنار لٹکائیں گے (۱۴) اور اپنے گرجاؤں پر صلیب کو بلند نہ کریں گے (۱۵) اور مسلمانوں کے کسی راستہ اور بازار میں اپنی مذہبی کتاب شائع نہ کریں گے (۱۶) اور ہم اپنے گرجاؤں میں ناقوس نہایت آہستہ بجائیں گے (۱۷) اور ہم اپنے مُردوں کے ساتھ آوازیں بلند نہ کریں گے (۱۸) اور ہم اپنے مُردوں کے ساتھ آگ نہیں لے جائیں گے''......

عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور نصاریٰ شام کے مابین جو شرائط امن طے پائی وہ تحریر میں نے لکھی (جس میں علاوہ شرائط مذکورہ کے یہ شرائط بھی تھیں)

''(۱۹) اور ہم اپنی آبادی میں کوئی نیا گرجا نہیں بنائیں گے (۲۰) اور جو گرجا خراب ہوجائے گا اس کی تجدید نہیں کریں گے (۲۱) اور جو خطۂ زمین مسلمانوں کے لیے ہوگا ہم اس کو آباد نہیں کریں گے (۲۲) اور کسی مسلمان کو دن ہو یا رات کسی وقت بھی اپنے گرجا میں اترنے سے نہیں روکیں گے (۲۳) اور اپنے گرجاؤں کے دروازے مسافروں اور گزرنے والوں کے لیے کشادہ رکھیں گے (۲۴) اور تین دن تک مسلمان مہمان کی مہمانی کریں گے (۲۵) اور اپنے یا کسی اور کے مکان میں مسلمانوں کے جاسوس کو ٹھکانہ نہیں دیں گے (۲۶) اور مسلمانوں کے کسی غل وغش کو پوشیدہ نہیں رکھیں گے (۲۷) اور اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم نہیں دیں گے (۲۸) اور کسی شرک کی رسم اور ظاہر اور علانیہ طور پر نہ کریں گے (۲۹) اور نہ کسی کو شرک کی دعوت دیں گے (۳۰) اور نہ اپنے کسی رشتہ دار کو اسلام میں داخل ہونے سے روکیں گے''

عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ شرائط نامہ لکھ کر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ملاحظہ کے لیے لا کر سامنے رکھا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اس تحریر میں اتنا اضافہ اور کردو

''(۳۱) اور ہم کسی مسلمان کو ماریں گے نہیں یعنی تکلیف نہیں پہنچائیں گے ہم نے انہی شرائط پر اپنے لیے اور اپنے اہل مذہب کے لیے امان حاصل کیا ہے پس اگر ہم نے شرائط مذکورہ بالا میں سے کسی شرط کی خلاف ورزی کی تو ہمارا عہد اور امان ختم ہوجائے گا اور جو معاملہ اہل اسلام کے دشمنوں اور مخالفوں کے ساتھ ہے وہی ان کے لیے روا ہوجائے گا''......

ان شرائط کو دل کی آنکھوں سے پڑھیے اور پھر فیصلہ کیجیے کہ آج کی صورت حال میں ''اسلام کی صفائیاں'' پیش کرنے والے کل شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور' حوضِ کوثر پر اپنے لیے کیسی صفائی اور کیسا عذر تراشیں گے...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ کبریٰ کے حصول میں ''مذہبی ہم آہنگی'' اور ''اقلیتوں کے حقوق'' کی گردانیں بطور رکاوٹ کھڑی کر دی جائیں گی تو بھلا کس میں یارا ہوگا کہ ان رکاوٹوں کو ہٹا پائے؟

یکم مارچ: صوبہ بغلان......... ضلع دوشی.......... مجاہدین اور افغان کٹھ پتلیوں کے درمیان شدید جھڑپ.......... 6 افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

کراچی میں امریکی فوجی اور جاسوسی کمپاؤنڈ

عبیدالرحمٰن زبیر

امریکی قیادت میں صلیبی افواج بارہ سال تک افغانستان کی سرزمین میں سرپٹختی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ہر سطح اور ہر محاذ پر اُن کے لیے بے بسی اور نامرادی کو مقدر کردیا۔ ذات باری تعالیٰ نے اپنے اوپر کامل توکل کرنے والے مجاہدین کو بے سہارا نہیں چھوڑا اور جب دنیا بھر کے لشکر امڈ امڈ کر اُن پر حملہ آور ہو رہے تھے اور ہلاکت خیز اسلحے سے اُنہیں ''پتھر کے دور'' میں بھیج دینے کے لیے کارروائیاں ہو رہی تھی...... ایسے میں اللہ کے وہ بندے محض اُسی کے سہارے اور آسرے پر 'حسبنا اللہ ونعم الوکیل' کہتے ہوئے نمرودِ عصر کی بھڑکائی ہوئی آگ میں کودے پڑ رہے تھے اور آگ کے بظاہر مہیب وخوف ناک شعلے اور لپٹیں اُن کے لیے گل وگلزار بن رہی تھیں...... براہیمی اسوے کی پیروی کرنے والوں کے ایمان، استقامت، عزم اور قربانیوں کے سامنے نمرودِ وقت کے تمام لشکروں نے ہتھیار ڈال دیے اور اب اللہ کے دشمن ذلیل ورسوا ہو کر شکست کے داغ ماتھے پر سجائے گھروں کو واپس جا رہے ہیں......

لیکن ''ڈیورنڈ لائن'' کے اِس پار منظر بالکل مختلف ہے...... جہاں ایمان وایقان اور غیرت وحمیت ہے وہاں صلیبی لشکر لرزاں وترساں ہیں اور اس جانب کفر کی چاکری، اسلام سے غداری اور دین سے بے وفائی کی فطرتوں میں گندھی ہوئی فوجی وسیاسی جنتا نے اپنے لیے دنیا وآخرت کی رسوائیوں کا خوب سامان اکٹھا کیا ہے...... ایک طرف صلیبی لشکر میں افغانستان سے مجاہدین کے جوتے کھا کھا کر 'بھاگ مگر بھاگ' کی کیفیت ہے تو دوسری طرف نظامِ پاکستان کے لیے وہ لنگوٹی کس کر میدان میں آچکا ہے...... دُبکے پڑے رہنے اور ''طوفان آرہا ہو تو سر نیچے کر لینا چاہیے، کہیں سر ہی نہ اُڑ جائے'' کی نفسیات کے حامل نظام پر امریکی آقا پوری تیاری اور رعب داب سے مسلط ہیں...... پاکستانی نظام کی حفاظت میں ملک بھر میں پھیلا بلیک واٹر کا جال، سی آئی اے کے جابجا قائم اڈے، امریکی کفار کی بلا روک ٹوک پورے ملک میں 'گشت بازی'، امریکی سفارت خانے کی آڑ میں فوجی قلعے کی تعمیر، واشنگٹن پوسٹ کی رپورٹ کے مطابق ''سی آئی اے کا دنیا بھر میں سب سے بڑا اڈہ اسلام آباد میں واقع'' ہونا...... اور اب کراچی ایئر پورٹ سے متصل امریکہ کے خصوصی فوجی کمپاؤنڈ کی تعمیر سازی......

یہ سب عواقب ہیں اہلِ ایمان کے خلاف کفار کی صفِ اول کے اتحادی بننے کے...... کراچی کے جناح انٹرنیشنل ایئر پورٹ پر امریکی فوجی کمپاؤنڈ جسے امریکی فوج کے انجینئرنگ کور کے ''ٹیکنیکل کمانڈ اینڈ آپریشنز سنٹر'' کا نام دیا گیا ہے' کا 'اخباری مقصد' یہ بیان کیا گیا کہ ''یہ سنٹر پاکستان اور امریکہ کے مابین منشیات کی روک تھام کے لیے تعاون کے حوالے سے استعمال ہوگا''۔ یہ سنٹر ۷ ہزار مربع فٹ جگہ پر بنایا جائے گا، جو براہ راست امریکی کنٹرول میں ہوگا، مستزاد یہ کہ اس پر پاکستانی قوانین کا نفاذ نہیں ہوگا اور امریکی فوج یہاں سے اپنے آپریشن آپریٹ کرے گی۔ اس سنٹر کی تعمیر کے لیے ٹینڈرز اور دیگر تمام عمل امریکی فوج ہی کے ذریعے مکمل کیا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں امریکی آقاؤں نے اپنے غلام نظامِ پاکستان کے سیکورٹی اداروں، وزارت دفاع اور خارجہ امور کو مطلع تک کرنا مناسب نہ جانا۔ سینٹ میں قائد ایوان رضا ربانی نے صاف الفاظ میں کہا کہ ''پوری قوم اس معاہدے کے خدوخال سے لاعلم ہے، کراچی کے کئی علاقوں میں امریکی فوج کو نقل وحمل کی اجازت مل جائے گی''۔ اس کے بعد سیکرٹری دفاع لیفٹیننٹ جنرل (ر) آصف یاسین نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے دفاع اور میڈیا کے سامنے اس حقیقت کو ماننے سے کلیتاً انکار کر دیا کہ کراچی میں ایسا کوئی امریکی کمپاؤنڈ بنایا جا رہا ہے۔ ۲۷ فروری کو اُس کا کہنا تھا کسی امریکی کمپنی کو کراچی میں امریکی انجینئر کور کے لیے کمپاؤنڈ کی تعمیر کی اجازت نہیں دی گئی...... کسی بھی سول ایئر پورٹ پر امریکہ کو کسی بھی قسم کے کمپاؤنڈ بنانے کی اجازت دی ہے نا ہی آئندہ دیں گے''۔

اس سے اگلے ہی روز یعنی ۲۸ فروری کو امریکی سفارت خانہ نے سیکرٹری دفاع کے بیان کا پول کھول دیا اور ایک بیان میں کہا کہ ''کسٹمز ٹیکنیکل کمانڈ اینڈ آپریشن سنٹر کے نام سے تعمیر کیے جانے والے کمپاؤنڈ کی درخواست حکومت پاکستان نے خود کی تھی۔ یہ کمپاؤنڈ امریکی محکمہ دفاع کی مدد سے بنے گا، یہ منصوبہ دو نئی عمارتوں کے ڈیزائن اور تعمیر پر مشتمل ہوگا جو ۲۰۱۴ء کے موسم گرما میں مکمل ہو جائے گا...... اندرونی ذرائع کے مطابق اس سنٹر کی دو منزلہ عمارت میں حراستی مراکز اور تفتیشی مراکز بھی قائم ہوں گے۔ یعنی 'گوانتانا موبے' کے لیے سات سمندر پار کسی ویران جزیرے پر جانے کی بجائے امریکیوں نے یہیں پر 'گوانتانا مو' بنانے کے عمل کا آغاز کر دیا ہے۔

یہ ہانڈی بیچ چوراہے کے پھوٹی تو پاکستانی فوج اپنی سُبکی کو ختم کرنے اور سارا ملبہ زرداری اینڈ کمپنی پر ڈالنے کے لیے ہاتھ جھاڑ کر دکھاتی نظر آئی کہ ''ہمارے ہاتھ تو صاف ہیں یہ سارا کیا دھرا ''اسلام آباد والوں کا'' ہے...... کوئی ان سے پوچھے کہ تم اگر اتنے ہی ''سادہ گل'' اور ''دودھ سے دُھلے'' ہو تو چکلالہ، کوئٹہ، جیکب آباد، شمسی، پشاور اور

(بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

2 مارچ: صوبہ نورستان............ مجاہدین کا ایک چیک پوسٹ پر حملہ............ درجنوں افغان فوجی ہلاک اور زخمی

مقبوضہ مسلم خطوں کو امارت اسلامیہ کی قیادت میں آزاد کرانے کا مجوزہ منصوبہ

وزیرستان

پاکستان

انڈیا

نیپال

بنگلہ دیش

بھوٹان

برما

سری لنکا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
میری امت میں دو گروہ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ کر دیا ہے، ایک گروہ
ہندوستان پر چڑھائی کرے گا اور دوسرا گروہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

مسند احمد، 278/5

نظامِ جمہور کی بنیاد پر قائم پاکستان

کفری آئین وقانون کی عمل داری...... بدامنی اور فساد کا دور دورہ...... انصاف کے لیے صدیوں در در بھٹکتے عوام...... بے حیائی وفحاشی کا چلن عام کرتی 'تہذیب'...... بے چینی اور اضطراب سے بھری زندگیاں...... لارڈ میکالے کا مرتب کردہ ہوائے نفسانی کو ابھارتا تعلیمی نظام...... رائل انڈین آرمی کا تسلسل فوجی نظام...... روز افزوں بڑھتی مہنگائی میں تڑپتے افراد...... غریب غریب تر اور امیر امیر تر کا منظر نامہ...... عام آدمی کے لیے ضروریات زندگی کی کم یابی...... مالِ حرام اور مالِ عوام کو دونوں لوٹ لوٹ کر بنکوں کی تجوریاں بھرنے والے، اپنے محلات اور تعیش کدے تعمیر کرتے حکمران...... قومیت ووطنیت کے بتوں کے پجاری...... کفار کی چاکری اور غلامی کو فخر گردانتے والے...... عامۃ المسلمین کے لیے فرعون ونمرود بنے حاکم

امارت اسلامیہ کے تحت پاکستان

شریعت اسلامی کا نفاذ...... امن وامان کا قیام...... فوری اور مفت عدل و انصاف گھر کی دہلیز پر...... حیاوپاکیزگی کی زندگی...... سکون واطمینان کا حصول...... تعلیم، علوم وحی کی روشنی میں...... جہادی لشکروں کی ترتیب وتشکیل...... مہنگائی وارزانی کا خاتمہ...... غربت و افلاس سے نجات...... بنیادی ضروریات کی فراہمی...... حکام سادگی، انکساری، امانت و دیانت کا مرقع...... کفار کی متعین کردہ جغرافیائی حدود کی بجائے امت کا تصور...... کفار کو آقا کی بجائے ذمی کی حیثیت میں لانا...... سرکاری عمال، عامۃ المسلمین کے لیے خدمت گار......

کابل میں افغان پولیس کانوائے پر مجاہدین کے حملے کے بعد پولیس کی گاڑی۔

کابل میں امریکی کانوائے پر حملے کے بعد امریکی فوجی گاڑیاں آگ کی لپیٹ میں ہیں۔

امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر مجاہدین کا نشانہ بننے کے بعد زمین بوس ہے۔

۲۷ فروری ۲۰۱۳ کو قندھار میں مجاہدین کے حملے کا نشانہ بننے والا امریکی فوجی۔

کابل میں امریکی کانوائے پر مجاہدین کی کمین کے بعد امریکی فوجی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے۔

امریکی سیکورٹی کمپنی کے ہیڈ آفس پر فدائی حملے کے بعد ہیڈ آفس کی حالت ہلاکتوں کا پتہ دیتی ہے۔

افغان عوام کا امریکی غاصبوں کے خلاف غصے کا ایک اظہار۔

پکتیکا میں امریکی فوجی مرکز پر مجاہدین میزائل برسا رہے ہیں۔

۴ فروری ۲۰۱۳ء۔ کابل میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجی کا تابوت وطن روانہ کیا جا رہا ہے

۳۱ جنوری ۲۰۱۳ء۔ ہلمند میں تباہ ہونے والی افغان فوجی HMMWV گاڑی۔

۲۲ فروری ۲۰۱۳ء۔ ننگرہار میں جدید امریکی گاڑی بارودی سرنگ کا نشانہ بننے کے بعد۔

۲۷ فروری ۲۰۱۳ء۔ کابل میں افغان پولیس کی بس پر فدائی حملہ۔ ۷ اہلاک

16 فروری 2013ء تا 15 مارچ 2013ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	7 عملیات میں 7 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	109
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	82	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	186
ٹینک، بکتر بند تباہ:	112	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	56
کمین:	41	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	71	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	1
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1402	صلیبی فوجی مردار:	405
سپلائی لائن پر حملے:	32		

زرداری، خامنائی گیس پائپ لائن معاہدہ

عبدالحفیظ ساجد

امریکی ناراضی، امریکہ کی جانب سے معاشی پابندیاں، بلوچستان میں سیکورٹی کا مسئلہ، سرمایہ کی عدم فراہمی، مہنگی قیمت خرید...... ان تمام خدشات کے باوجود ۱۹۹۵ء سے ہوا میں معلق ایران پاکستان گیس پائپ لائن منصوبے کا دونوں ممالک کے صدور کے ہاتھوں افتتاح یقیناً ایک حیران کن امر ہے۔ وینزویلا کے صدر ہوگوشاویز کی موت کے بعد کیا اب زرداری ہوگوشاویز بننے جا رہا ہے؟ یہ تو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ تو کیا پھر پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ نے امریکہ سے خلع لینے کا فیصلہ کرلیا؟

لیکن یہ کیوں کر ممکن ہوسکتا ہے۔ بلکہ یہ تو شکست خوردہ امریکی افواج کے افغانستان میں بچے کھچے سامان کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کراچی ائیر پورٹ پر امریکی کمپاؤنڈ کی تعمیر، اسلام آباد میں سفارت خانے کے نام پر امریکی چھاؤنی کا قیام، پاکستان میں تعلیم، پولیس، میڈیا، فوجی وسول افسران کی تربیت اور دیگر شعبوں میں روز بروز بڑھتا امریکی رسوخ اور نگران وزیرِ اعظم تک کی تعیناتی میں امریکی کردار تو بتا رہا ہے کہ یہ وطن تا حال امریکی ریاست کے طور پر ہی چل رہا ہے۔ کیا یہ کہا جائے کہ حکومت نے پاکستان میں موجود توانائی کے بحران کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے اس کے حل کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے تو سیدھی بات یہ ہے کہ رینٹل پاور پراجیکٹ میں کرپشن، ایل پی جی سیکنڈل، سوئی گیس کی سیاسی مقاصد پر تقسیم، کالا باغ ڈیم کا مسئلہ، خزانے میں کرپشن کی وجہ سے ایندھن کی بجلی گھروں کو عدم فراہمی، بحران تو خود پیدا کردہ ہی ان کا ہے۔

ویسے بھی معاہدے کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے تو معاشی حوالے سے اس میں پاکستان کا خسارہ ہے اور قوی امکان ہے کہ گیس نرخوں میں ہوش رُبا اضافے کی وجہ سے عوام کی معاشی مشکلات مزید بڑھیں گی۔ منصوبے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ڈیڑھ بلین ڈالر کی رقم درکار ہے۔ اس میں سے ۵۰۰ ملین ڈالر ایران دو فی صد شرح سود مع لندن انٹربینک ریٹ پر پاکستان کو قرض دے رہا ہے۔ باقی ایک بلین ڈالر کی رقم پاکستانی عوام سے ٹیکسوں کی صورت میں وصول کی جائے گی۔ منصوبے پر کام کا ٹھیکہ ایک ایرانی کمپنی 'تدبیر' کو دیا گیا ہے یقیناً اس کا فائدہ بھی ایرانی معیشت ہی کو ہوگا۔ اس کے علاوہ پائپ لائن کو بلوچستان کے علاقوں میں تحفظ فراہم کرنے کے لیے بھی بڑے پیمانے پر مستقل سرمایہ درکار ہوگا۔ یہ تمام قیمت بھی گیس کے بلوں میں اضافے کی صورت میں عوام دے گی اور پھر گیس کے جو نرخ ایران دے رہا ہے وہ کہیں زیادہ ہیں۔ گیس کی قیمت اندازاً ۱۲ ڈالر فی ایم بی ٹی یو اور مائع گیس کی ۱۸ ڈالر ہوگی۔ حالانکہ اگر امریکہ سے بھی گیس پاکستان منگوائی جائے تو وہاں کے نرخ کے مطابق مائع گیس کی قیمت ۸ ڈالر تک ہونی چاہیے۔ اب ایندھن کی اتنی گراں قیمت کا باقی اشیا کی قیمتوں پر کیا اثر ہوگا یہ خود سمجھا جا سکتا ہے۔ جب کہ فی الوقت پاکستان میں توانائی کی فراہمی کے کئی متبادل اور سستے منصوبے قابلِ عمل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس منصوبے کا آغاز پاکستان سے زیادہ ایرانی مقاصد کی تکمیل کے لیے ہوا ہے اور اس کے پیچھے عوامی مفاد نہیں بلکہ چینی اور ایرانی رافضی مفاد کار فرما ہے۔ ایران کے لیے یہ منصوبہ شروع دن ہی سے نہایت اہمیت کا حامل رہا ہے۔ اس کا ایک پہلو تو معاشی ہے کہ اس منصوبے کی وجہ سے ایرانی ایندھن کو پاکستان کے علاوہ مغربی چین اور بھارت تک رسائی حاصل ہوگی۔ آغاز میں تو یہ منصوبہ تین ممالک پاکستان، ایران اور بھارت کے درمیان طے پا رہا تھا اور چین اس سلسلہ میں پاکستان کو پانچ سو ملین ڈالر قرض بھی فراہم کر رہا تھا۔ لیکن ۲۰۰۹ء میں انڈیا گیس کے بھاری نرخ اور امریکہ کے ساتھ سول نیوکلیائی توانائی کے معاہدوں کی وجہ سے اس سے دست بردار ہوگیا۔ چین نے بھی بعد ازاں معاہدے کی پیچیدگیوں کے پیشِ نظر مالی معاونت سے ہاتھ کھینچ لیا۔ لیکن گوادر بندرگاہ کی چین کو حوالگی اور اس کے بعد اس کے ایندھن کی عالمی تجارت کا اہم مرکز بننے کے امکان کی وجہ سے ایران کے لیے اس معاہدے کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔

اسی لیے ایران نے چار بلین ڈالر کی سرمایہ کاری سے گوادر میں آئل ریفائنری لگانے کا بھی اعلان کیا ہے۔ جس کے لیے ایک الگ آئل پائپ لائن بھی ایران سے گوادر تک لائی جائے گی۔ ایران پر ایندھن کی فروخت سے متعلق عالمی پابندیوں کے بعد سے ایران کی ایندھن کی برآمد نصف رہ گئی ہے اور اس کی معیشت خطرات سے دوچار ہے۔ اسی وجہ سے ایران آج مجبور ہے کہ وہ معیشت کو بچانے کے لیے غیر قانونی طریقوں پر اپنی مصنوعات فروخت کرے۔ گذشتہ روز پاکستان میں غیر قانونی طور پر ایرانی تیل کے چار جہازوں کی آمد اور ملک میں اس کی غیر قانونی فروخت کی وجوہات بھی یہی ہیں۔ لہٰذا ایرانی معیشت کو اس وقت ایک منڈی کی اشد ضرورت ہے جو زرداری' ایران ہی کی شرائط پر اُسے مہیا کر رہا ہے۔

اس منصوبے سے ایران کا دوسرا اہم مقصد، بلکہ مقصدِ اصلی خمینی انقلاب کی ہمسایہ ممالک اور پوری عرب دنیا میں درآمد کے لیے ایرانی نفوذ کی پالیسی کا اجرا ہے۔

2 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع موسیٰ قلعہ............مجاہدین کا گھات لگا کر افغان فوجی قافلے پر حملہ.....ایک افغان فوجی کمانڈر 1 کمانڈر (سنگاریار) سمیت 4 ساتھیوں سمیت ہلاک

شروع دن سے ایرانی حکومت ہمسایہ ممالک میں فکری وسیاسی نفوذ حاصل کرنے کے لیے معاشی منصوبوں اور ہنرمند افرادی قوت کی فراہمی کا سہارا لیتی آئی ہے۔

ایران کی اس پالیسی کے ہمسایہ ممالک پر کیا اثرات مرتب ہوئے اور کس طرح وہاں پر ایران نے سیاسی ومعاشرتی قوتوں کو سازش وقوت کے بل پر تبدیل کرنے کی کوشش کی اس کی واضح مثالیں شام، عراق، بحرین، یمن، کویت، لبنان اور خود پاکستان ہیں۔صدام حسین کے بعد آج عراق کی یہ صورت حال ہے کہ گذشتہ دو ماہ سے وہاں کے سنّی 'نوری المالکی کی ایران نواز رافضی حکومت کے مظالم کے خلاف سڑکوں پر نکلے ہوئے ہیں۔شام کے اہلِ سنت دو سال سے ایرانی پاس دارانِ انقلاب، لبنانی حزب اللہ اور عراقی وشامی فوج کے رافضی اتحاد کے ہاتھوں بدترین قتلِ عام کا شکار ہیں، لبنان حزب اللہ کے ہاتھوں یرغمال ہے اور آئے روز وہاں پر اہلِ سنّت کا قتلِ عام ہوتا ہے۔یمن میں ایرانی اسلحے اور مال پر چلنے والی رافضی شیعوں کی حوثی تحریک متحرک ہے، خود پاکستان میں علمائے کرام کے قتل اور بدامنی میں ملوث ایم کیو ایم وغیرہ کے لے پالک گرفتار رافضی عناصر ایران سے شہہ پانے کا بارہا اعتراف کر چکے ہیں۔ایسی صورت میں ایران کے ساتھ پاکستان کے معاہدے یقیناً معیشت کے ساتھ ساتھ ملکی سلامتی کے لیے بھی خطرہ ہیں۔

خود اس گیس منصوبے پر کام کا آغاز پاکستان میں ایرانی نفوذ کی نشان دہی کرتا ہے۔زرداری نے تمام تر بیرونی دباؤ اور داخلی مشکلات کے باوجود صرف رافضی ہونے اور ولی الفقیہ خامنائی کے ساتھ غیر مشروط وفاداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس معاہدے پر دستخط کیے ہیں۔اس موقع پر زرداری نے امریکی دھمکیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا ''بین الاقوامی اور داخلی عناصر نے ایران پاکستان تعاون میں توسیع کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کی لیکن اب ہم نے سیکھ لیا ہے کہ ''اسلام'' کے دشمنوں سے کیسے نمٹا جائے''۔اس سے پہلے رافضیوں کے روحانی لیڈر خامنائی نے ملاقات میں زرداری کے سامنے واضح کیا تھا کہ امریکی دباؤ کے باوجود یہ منصوبہ ضرور پایہ تکمیل تک پہنچنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: کراچی میں امریکی فوجی اور جاسوسی کمپاؤنڈ

تربیلا سمیت درجنوں ہوائی اڈے امریکیوں جنگی کارروائیوں کے لیے وقف کیوں کر رکھے ہیں؟ اور کیا اب تم واقعی اتنے ''نیک پروین'' ہو گئے ہو کہ اپنے سارے کروفر اور اختیارات کو زرداری اینڈ کمپنی کے سپرد کرکے خود محض تنخواہ دار سپاہی اور ''راکھے'' بن کر رہنے کا فیصلہ کر چکے ہو؟

فوجی جنتا اور سیاسی مداریوں نے مل جل کر اور بندر بانٹ کرکے اس ملک کے ساتھ کیا کچھ کر ڈالا' حالات کے بگاڑ اور فساد نے کچھ بھی پوشیدہ رہنے نہیں دیا......اصل بات وہی ہے جو سطور بالا میں گوش گزار کی گئی کہ جو ایمان اور توکل علی اللہ کی بنیاد پر کفار کی فوجوں کے سامنے کھڑا ہوا' وہ قربانیاں دینے اور راہِ خدا میں استقامت دکھانے کے بعد کامیاب وسرخرو بھی ہے اور دشمن پر ہر طرح سے بھاری بھی......لیکن جس نظام نے ڈالروں کی چمک اور دنیا کی ہوس کی خاطر مسلمانوں کے خون کا سودا کرتے ہوئے کفار کی کاسہ لیسی اور جی حضوری میں عزت وکامیابی تلاش کی تو اُن کی ذلت کے لیے یہی کافی ہے کہ میدان میں مجاہدین کے ہاتھوں زخم خوردہ کافر اُن پر جری بھی ہیں اور اُن کی قیمت بھی جانتے ہیں......اسی لیے تو اُن سے بھاؤ تاؤ کرکے اپنا اُلّو سیدھا کر رہے ہیں......

جرنیلوں اور سیاسی تماشہ گروں میں گھرے مسلمانانِ پاکستان کو غور کرنا چاہیے کہ اس مفسد نظام نے اُن کی معاشرت کو اخلاق باختگی کا مرقع، بے سکون اور پریشان کن بنا دیا ہے، اُن کے معاش کو شدید ترین تنگی کا شکار کر دیا ہے جب کہ اُن کی ملی سالمیت کو کفار کے نرغے سے بچانے کی بجائے اُن کے نوکیلے دانتوں اور خوں خوار جبڑوں کے سپرد کر دیا ہے......اس مفسد نظام سے کسی قسم کی خیر کی توقع رکھنا اور الیکشن کے ذریعے ''نئی قیادت'' کے خواب دیکھنا حماقت کے سوا کچھ نہیں......اس نظام کی باگ دوڑ جرنیلوں کے پاس رہے گی اور جرنیلوں کے گلے کی رسی کا سرا امریکی ہاتھ میں ہی رہے گا......باقی سیاسی کردار امریکی چاہت اور جرنیلی مفادات کی خاطر ادلتے بدلتے رہیں گے......لہٰذا ایسے ظالم نظام کے خلاف ہر طرح سے کمر کس لینے اور اسے اکھاڑ پھینکنے کے لیے شرعی منہج کے مطابق جہاد وقتال کے راستوں پر چلنے ہی سے قوم پر پڑے امریکی غلامی کے منحوس سائے دور ہوں گے اور شریعت اسلامی کی بہار آئے گی!!!

☆☆☆☆☆☆

''عصر حاضر میں پیش رکاوٹوں میں سے ایک رکاوٹ یہ بھی ہے کہ ہمارے سامنے آزادی فلسطین کے بہت سے راستے کھول دیے گئے ہیں، جن میں سے اکثر اس مسئلے کو الٹا مزید الجھانے کا باعث ہیں۔اس حوالے سے دھوکے کا راستہ وہ ہے، جو آج کل کی حکومتوں نے اختیار کر رکھا ہے یعنی چند وزراء کے اجتماعات منعقد کرکے اصل مسئلے کو سلامتی کونسل اور اقوام متحدہ سپرد کرکے خود سکون سے بیٹھ رہنا دراصل یہ مسئلہ فلسطین کی ذمہ داری سے فرار کا راستہ ہے۔انہی گمراہ راستوں میں سے ایک راستہ بعض علما اور داعی حضرات نے اختیار کر رکھا ہے، جو انہی حکومتوں سے فلسطین کی نصرت کا مطالبہ کرتے ہیں، یہ مسئولیت سے فرار ہے۔جس کا نتیجہ شہدا کے لہو اور مسئلہ فلسطین کا ضیاع ہے''۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ

2 مارچ: صوبہ غزنی............ضلع قرہ باغ............بارودی سرنگ دھماکہ............افغان فوجی گاڑی تباہ............5 افغان فوجی ہلاک............3 زخمی

روزانہ بائیس امریکی فوجیوں کی خودکشیاں

ڈاکٹر ولی محمد

جاء الحق و زھق الباطل کا ربانی فیصلہ سننے کے بعد یوں تو باطل کے شکست خوردہ ہونے پر کسی دلیل یا ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی لیکن کیا کیجئے کہ ہم اس دور میں زندہ ہیں جس کے بارے مخبر صادق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہیں وھن کا مرض لاحق ہوجائے گا، چنانچہ اسی وھن کے مرض کی بدولت آج ہمیں عالم کفر کی شکست کا یقین اعداد و شمار اور تحقیق و تجزیات کے گورکھ دھندوں کے بغیر ہوتا ہی نہیں۔ اور پھر 'حق الیقین' تو تبھی حاصل ہوتا ہے جب کفر خود اپنے زخموں کی دہائی دیتا نظر آئے۔

کچھ ایسی ہی دہائی گزشتہ دنوں امریکہ کے Department of Veterans Affairs کے شعبہ Mental Health Service کے Suicide Prevention Program کی ایک تازہ رپورٹ میں نظر آئی ہے

Suicide Data Report 2012 کے مطابق سابق امریکی فوجیوں میں خودکشی کی شرح خوف ناک حد تک بڑھ گئی ہے اور ۱۹۹۹ء سے لے کر ۲۰۱۲ء تک کے اعداد و شمار کے مطابق روزانہ اوسطاً ۲۲ سابق امریکی فوجی خودکشی کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں امریکہ کی ۳۴ ریاستوں سے سابق امریکی فوجیوں کی خودکشیوں اور خودکشی کی کوششوں کے حوالے سے اعداد و شمار جمع کیے گئے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق سال ۲۰۰۹ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۱ء اور، ۲۰۱۲ء میں بالترتیب تقریباً ۱۰۰۰، ۱۴۰۰، ۱۶۰۰۰، اور ۱۵۰۰۰ سابق امریکی فوجیوں نے خودکشی کی۔ جب کہ زیر جائزہ ۱۴ سالوں میں مجموعی طور پر تقریباً ۷۰۰۰، ۱۴ سابق فوجیوں کی خودکشیوں کی مصدقہ معلومات جمع کی گئی ہیں۔

رپورٹ کے مطابق یومیہ خودکشی کرنے والے سابق فوجیوں کی شرح جو کہ ۲۰۰۷ء میں ۱۸ تھی ۲۰۱۲ء میں ۲۲ فی صد اضافے کے ساتھ بڑھ کر ۲۲ ہوگئی ہے۔ مزید یہ کہ ان ۱۴ سالوں کے دوران امریکہ میں خودکشی کرنے والوں کی مجموعی تعداد کا ۲۰ سے ۲۵ فی صد سابق فوجی تھے۔

واشنگٹن پوسٹ کے مطابق یہ رجحان حاضر سروس فوجیوں پر منفی اثرات چھوڑ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حاضر سروس فوجی بھی جہنم واصل ہونے کی اس دوڑ میں کسی سے پیچھے نہیں۔ American Foundation for Suicide Prevention کے ایک جائزے کے مطابق حاضر سروس فوجیوں میں خودکشی کی شرح ۲۰۰۳ء سے لے کر اب تک مسلسل بڑھ رہی ہے۔ اور ۲۰۱۲ء میں تو خودکشی کرنے والے حاضر سروس فوجیوں نے ریکارڈ قائم کرتے ہوئے ۳۴۹ کا ہندسہ عبور کر لیا۔ جب کہ امریکہ نے ۲۰۱۲ء میں افغانستان میں اپنے صرف ۳۱۰ فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف کیا ہے۔ یعنی خودکشی کرنے والے حاضر سروس فوجیوں کی تعداد میدان جنگ میں مرنے والے فوجیوں سے بھی زیادہ ہے۔ اگرچہ یہ ایک سفید جھوٹ ہے کیونکہ افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں مردار ہونے والے صلیبیوں کی تعداد بلاشبہ ہر سال ہزاروں میں ہوتی ہے۔ لیکن بالفرض اسے مان بھی لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ

جو چپ رہے گی زبان خنجر
لہو پکارے گا آستیں سے

یعنی امریکہ اور اس کے حواری صلیبی جنگ میں اپنی وحشت و بربریت اور مجاہدین کے ہاتھوں ہونے والے نقصانات کو جس قدر بھی چھپانے کی کوشش کریں، ان کے فوجیوں کے دلوں میں رچ بس جانے والا احساس جرم اور مجاہدین کا خوف ایسے الٰہی تازیانے ہیں جو فوج میں رہتے ہوئے اور اس کے بعد بھی ان کے ضمیر پر برستے رہتے ہیں، اور اس اذیت سے تنگ آ کر وہ بالآخر جہنم کی دائمی عذاب والی زندگی کو اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر اس کوشش میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن لاکھوں ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نشان عبرت بنا کر رکھنے کے لیے زندہ بچا رکھتے ہیں۔ Veterans Department of Affairs کی مذکورہ بالا رپورٹ ہی میں ان فوجیوں کے بارے میں بھی اعداد و شمار دیے گئے ہیں جنہوں نے خودکشی کی کوشش کی، حیرت انگیز طور پر ۲۰۱۰ء سے لے کر ۲۰۱۲ء تک ہر ماہ خودکشی کی کوشش کرنے والوں کی تعداد کم از کم ۱۲۵۰ سے لے کر ۱۵۰۰ تک رہی۔ یعنی روزانہ اوسطاً ۴۰ سے ۵۰ سابق فوجی خودکشی کی کوشش کرتے اور اس میں ناکام رہتے ہیں۔

دیکھو! نہیں جو دیدہ عبرت نگاہ ہوں

صرف اسی پر اکتفا نہیں بلکہ زندہ بچ جانے والے سابق اور حاضر سروس فوجیوں میں پاگل پن اور دیگر نفسیاتی عوارض اپنے اندر عبرت کی ایک اور داستان سموئے ہوئے ہیں۔ Post Traumatic Stress Disorder (PTSD) ایک نفسیاتی بیماری جس کا شکار وہ لوگ ہوتے ہیں جو زندگی میں کسی شدید حادثے سے دوچار ہوئے ہوں۔ اس بیماری کا شکار مریض شدید نفسیاتی دباؤ کا شکار رہتا ہے اور خودکشی کرنے یا اپنے اردگرد موجود لوگوں کو ہلاک یا زخمی کرنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

2 مارچ: صوبہ قندہار.........ضلع شاہ ولی کوٹ.........بارودی سرنگ دھماکہ.........نیٹو کا ٹینک تباہ.........4 فوجی ہلاک

امریکہ میں چار کروڑ ستر لاکھ افراد خیراتی کھانا کھاتے ہیں

محمود غزنوی

دس برس سے جاری صلیبی جنگ نے امریکی معیشت تباہ کر کے رکھ دی ہے۔اس وقت امریکہ کی مختلف ریاستوں میں چار کروڑ ستر لاکھ سے زائد افراد خیراتی کھانا کھانے پر مجبور ہیں۔واضح رہے کہ امریکہ کی کل آبادی ۳۰۹ ملین یعنی ۳۰ کروڑ ۹۰ لاکھ ہے۔

بی بی سی نے اپنی عربی ویب سائٹ پر امریکہ کے اندر پائے جانے والی غربت اور بھوک کے شکار گھرانوں اور ان کے بچوں کی کہانی رقم کی ہے۔رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر پانچواں بچہ کھانے کے حوالے سے مشکلات کا شکار ہے۔ایک کروڑ ستر لاکھ بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔خیراتی اداروں کی جانب سے انہیں کھانا تو مل جاتا ہے لیکن وہ غذائیت سے بھرپور نہیں ہوتا۔کیلی فورنیا، الباما، جارجیا اور دیگر امریکی ریاستوں میں سکولوں میں پڑھنے والے بچوں سے استفسار پر معلوم ہوا کہ وہ ٹی وی پروگرام صرف اس وجہ سے دیکھتے ہیں کہ وہ کھانوں سے متعلق اشیا جان سکیں، تا کہ وہ اپنے دوستوں کو بتا سکیں کہ فلاں کھانا کیسا ہوتا ہے۔

عربی ''میگزین الیوم'' نے الباما کی ایک سکول ایسوسی ایشن کے ذمہ دار کے توسط سے لکھا ہے کہ اس نے بے گھر افراد کے لیے ریلوے ٹریک پر بنے ہوئے ایک ہال میں لگے ٹیلی ویژن سکرین کے ارد گرد جمع بچوں کو دیکھا جو ٹیلی ویژن اسکرین کو چاٹ رہے تھے۔اس نے قریب جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ٹیلی ویژن پر فوڈ شو کا کوئی پروگرام دکھایا جا رہا تھا، جس میں کھانے دیکھ کر بچے للچانے لگے تھے اور صرف ٹی وی اسکرین چاٹنے پر ہی یہ شوق پورا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔یہ حال ہے سرمایہ دارانہ نظام کے سر پرستِ اعلیٰ کے اپنے ہاں...... جو پوری دنیا کی بھوک مٹانے کا دعوے دار ہے، اللہ تعالیٰ سے جنگ کر کے امریکہ دنیاوی لذتوں سے ہی محروم ہو رہا ہے جب کہ وہ دنیا کو جنت بنانے نکلا تھا!!!

رپورٹ کے مطابق عراق اور افغانستان کی جنگوں کے سبب امریکہ میں غربت اور معاشی تنگ دستی کا سبب کرایہ جات میں اضافہ اور کساد بازاری ہے۔سروے کے مطابق ان چار کروڑ ستر لاکھ افراد کی اکثریت مکانوں کے کرایہ جات کا رونا روتے دکھائی دیے۔جب کہ امریکی محکمہ مردم شماری نے پہلی مرتبہ کہا ہے کہ ملک بھر میں بے گھر افراد کی تعداد سولہ لاکھ سے متجاوز ہے۔رپورٹ کے مطابق امریکہ کی اکثر ریاستوں میں بھوک کے اثرات دیکھے جا سکتے ہیں تاہم سب سے زیادہ متاثر ریاستوں میں جارجیا، الباما، کیلی فورنیا، ٹینیسی، نیش ول اور پنسلوانیا شامل ہیں۔

''الیوم'' کے مطابق امریکہ کے الباما ہی کے ایک صوبے appalachian کے ایک علاقے kentucky کو امریکہ کا سب سے غریب علاقہ قرار دیا گیا ہے۔یہاں کے اکاون فی صد باشندے خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔کھانے کے علاوہ بجلی، پینے کا صاف پانی اور دیگر بنیادی سہولیات سے بھی محروم ہیں۔کیلی فورنیا کی رہائشی ایک عورت باربرا کے دو بچے ہیں۔وہ ریلوے ٹرین کے قریب ایک خستہ حال کمرے میں رہتی ہے، جہاں کھانے پکانے کی جگہ نہیں۔جب کہ ایک کمرے کا کرایہ ۷۰۰ ڈالر ہے۔باربرا کسی فیکٹری میں ملازم کرتی تھی اور اب اس کی نوکری چھوٹ گئی ہے۔اسے ۱۴۸۰ ڈالر الاؤنس کے طور پر مل جاتے ہیں، لیکن اگر وہ ایسا کمرہ کرایہ پر لیتی ہے جہاں کھانا پکانے کی سہولت ہو تو اس کا کرایہ اسے ۱۳۲۶ ڈالر ادا کرنا پڑے گا، جس کے بعد اس کے بعد صرف ۱۵۴ ڈالر بچیں گے۔لہٰذا وہ ۴۸۰ ڈالر ماہانہ پر بچوں کی تعلیم، کپڑے اور کھانے پینے کی ضروریات پورا کرتی ہے۔

اقوام متحدہ کے ادارے ایف اے او کے مطابق اس وقت پوری دنیا میں ایک ارب لوگوں کو بھوک کا سامنا ہے، جس میں اکثریت افریقی ممالک کی ہے۔امریکہ میں چار کروڑ ستر لاکھ افراد کا بھوکا ہونا اس لیے بھی حیرت انگیز ہے کہ دنیا کی مجموعی پیداوار کا چوتھائی حصہ صرف امریکہ کا ہے۔ماہرین نے امریکہ میں غربت تیزی کے ساتھ بڑھنے کی پیشین گوئی کی ہے، جس پر امریکی حکام سراسیمہ ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ انسانوں کا بنایا ہوا نظام انسانیت کو تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں دیتا۔وقتی طور پر تو وہ دیکھنے میں سُہانا معلوم ہوتا ہے مگر اُس کے اثرات جب آہستہ آہستہ کھُلنے شروع ہوتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جو نظر آرہا تھا وہ سب کچھ سراب تھا۔اوباما نے کم از کم اجرت نو ڈالر فی گھنٹہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔لیکن اس کے باوجود غربت کی شرح کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی ہے۔اکیاون ریاستوں کی تیس کروڑ نوے لاکھ آبادی میں چار کروڑ ستر لاکھ افراد کا بھوکا رہنا سرمایہ دارانہ نظام کے کارپردازان کے لیے سوالیہ نشان ہے۔

☆☆☆☆☆

3 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............مجاہدین کا افغان فوج کے ایک قافلے کو پر گھات لگا کر حملہ............7 افغان فوجی ہلاک............کئی زخمی............2 گاڑیاں مکمل تباہ

امریکہ کا سرمایہ دارانہ نظام ڈوب رہا ہے!

مختار الدین فاروقی

سرمایہ دارانہ نظام جس کا آج امریکہ علم بردار ہے گزشتہ تین چار صدیوں سے آگے بڑھتے بڑھتے انیسویں صدی میں ۱۸۵۰ء کے بعد پوری دنیا پر چھا گیا اور اس نے عالمی معیشت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کے ردّعمل کے طور پر بالشویک انقلاب آیا اور USSR کے نام سے امریکہ کے مدمقابل ایک عالمی طاقت ابھر کر سامنے آ گئی۔ پہلی نظر میں دیکھیں تو سرمایہ دارانہ نظام پہلے تھا اور اس کے خاص استحصالی مقاصد تھے اسی کے ردّعمل کے طور پر انقلاب روس برپا ہوا تھا لہٰذا پہلے سرمایہ دارانہ نظام ختم ہونا چاہیے تھا۔ مگر سرمایہ دارانہ نظام کے علم برداروں کو سوشلزم کی بقا اور استحکام میں اپنی موت نظر آئی نصف صدی کی سرد اور گرم جنگوں (COLD & HOT WARS) کے بعد USSR کو تحلیل کر کے سوشلزم کی بساط لپیٹ دی گئی۔ اہل علم کے نزدیک تو انقلاب روس کے بعد جلد ہی سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ ہونا یقینی تھا جیسے علامہ اقبال ساقی نامہ (بالِ جبریل) میں فرماتے ہیں:

؎ گیا دورِ سرمایہ داری گیا......تماشہ دکھا کر مداری گیا

مگر موجودہ مغربی نظاموں کے پیچھے جو ہاتھ سرگرم ہیں اور کارفرما ہیں......وہ اپنے مفادات کا بڑی چابک دستی اور منصوبہ بندی سے تحفظ کرتے ہیں اور اُنہوں نے ہی اس فاسد اور انسان دشمن سرمایہ دارانہ نظام کو اپنی ذاتی اغراض کے لیے اب تک تحفظ بھی دیا ہے بلکہ اپنی منطقی انتہا تک پہنچا دیا ہے کہ اس سے آگے کوئی مرحلہ باقی نہیں ہے۔

علامہ اقبال تو آج سے ۸۰ سال قبل ہی منتظر تھے کہ اس ظالمانہ سرمایہ دارانہ نظام کی کشتی کب ڈوبتی ہے۔

؎ کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ

دنیا ہے تری منتظر اے روزِ مکافات!

دیر آید درست آید......اب گزشتہ بارہ سالوں سے امریکی معیشت ہچکولے کھا رہی ہے اور کوئی سال ایسا نہیں آیا کہ اس میں معاشی بحران میں شدت نہ آئی ہو۔ نائن الیون امریکی معیشت پر وہ پہلا وار تھا جس کے بعد عراق اور افغانستان میں 'صلیبی جنگ' کے عنوان سے صلیبی اتحاد کی قیادت کرتے ہوئے امریکہ داخل ہوا اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ علیہ کے منصوبے کے عین مطابق پھنس گیا اور دھنستا ہی چلا گیا اور اب اس کا سنبھلنا ممکن نظر نہیں آ رہا۔

۲۰۰۷ء امریکی معیشت کا ڈراؤنا سال ہے، ۲۰۰۸ء میں ڈوبتی امریکی معیشت کو عارضی سہارے پر کھڑے کرنے کے مصداق امریکی صدر بش نے ۲۰۰۸ء۔ ۲۰۰۹ء میں ایک ہزار ارب ڈالر کا ریلیف پیکیج دیا۔ مگر یہ پیکیج بے نتیجہ رہا اور ساری رقم ضائع ہوگئی۔ یہ ایک ہزار ارب ڈالر بھی بش نے بھیک مانگ کر پورے کیے۔ ۳۰۰ ارب ڈالر سعودی عرب، کویت اور امارات سے خیرات (ناقابل واپسی رقم) وصول کی اور ۷۰۰ ارب ڈالر چین سے اُدھار لیے۔ (واضح رہے کہ ۲۰۰۸ء میں چین کے زرِمبادلہ کے ذخائر دو ہزار ارب ڈالر سے متجاوز تھے) قوم کو ریلیف پیکیج دیا تاکہ ہزاروں لاکھوں بے روزگار امریکیوں کو کارخانے چلا کر دوبارہ ملازمتوں پر بحال کیا جا سکے۔ مگر صہیونی مافیا نے امریکی معیشت میں سے یہ ایک ہزار ارب ڈالر کا سرمایہ مختلف حیلوں بہانوں سے (اپنی سرمایہ کاری کے طور پر) نکال لیا تاکہ ان کا سرمایہ تو محفوظ ہو جائے۔ امریکہ جانے اور اس کے مسائل جانیں اس کی معیشت کی خرابی کا انجام جو بھی ہو وہ امریکیوں کا مقدر۔

۲۰۱۰ء۔۲۰۱۱ء کے سال میں یہ معاشی بحران اپنی انتہاؤں کو پہنچ گیا ہے۔ پہلے تو امریکہ دنیا بھر کا ایسا ساہوکار اور سیٹھ شمار ہوتا تھا جس کی بڑی مستحکم معیشت ہے مگر جنوری تا جون ۲۰۱۱ء میں امریکی معیشت کے اعداد و شمار اہل علم کے سامنے آئے تو اندازہ ہوا کہ امریکہ ۱۵ ہزار ارب ڈالر کا مقروض ملک ہے اور امریکی کانگریس اور سینٹ نے ۱۵ ہزار ارب ڈالر کی حد مقرر کر رکھی ہے کہ اس سے زیادہ قرضے نہ لیے جائیں۔ اب یہ حد پوری ہو چکی ہے۔ معیشت خراب ہے خزانہ خالی ہے مزید قرضوں کی ضرورت ہے۔ امریکہ کی بدقسمتی دیکھیے (اور دنیا بھر کے مظلوموں کی آہوں، ۹۲ ممالک میں سی آئی اے کی سیاہ سرگرمیوں میں بے گناہوں کے بہنے والے خون اور افغانستان و عراق میں خون مسلم کی ندیاں بہانے کا اس کے سوا کیا دوسرا نتیجہ ہو سکتا ہے) ملک کے قانون ساز ایوان امریکی انتظامیہ کو قرضے حاصل کرنے کی اس حد میں اضافہ کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔ شاید امریکی معیشت کے ڈوبنے کی BREAKING NEWS کی صورت میں نشر کرنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر مزید چونکا دینے والے اعداد و شمار بھی تیار ہو چکے ہوں گے تاہم عین وقت امریکی انتظامیہ کو دو ہزار ارب ڈالر مزید قرض لینے کی اجازت مل گئی۔ یہ قرض کہاں سے آئے گا کون دے گا یا نہیں دے گا یہ الگ بحث ہے۔

ساری بحث کے نتیجے میں ایک بات طشت از بام ہوگئی کہ......امریکہ کا معاشی بھرم اور خوش حال ریاست کے دعوے سارے کافور ہو گئے۔ اب دنیا کے عام غریب ملکوں میں بھی عوام کو اخبارات اور نشریاتی اداروں سے پتہ چل گیا کہ امریکہ پہلے ہی

3 مارچ: صوبہ غزنی...........ضلع گیرو...........مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ...........7 پولیس اہل کار ہلاک...........متعدد زخمی

۱۵ ہزار ارب ڈالر کا مقروض ہے (جس کی واپسی کا کوئی امکان نہیں ہے) اور ابھی مزید دو ہزار ارب ڈالر کے اُدھار کے لیے امریکی صدر دورے پر نکلے گا اور ''جو دے اس کا بھی بھلا اور جو نہ دے اس کا بھی بھلا'' کی صدا بلند کر کے یہ رقم اکٹھی کرے گا۔

اہل نظر کو صاف دکھائی دے رہا تھا کہ یہ علامات امریکی معیشت کے کھوکھلے ہونے کی علامات ہیں۔ اس کا سب سے بڑا نتیجہ امریکہ (اور دیگر یورپی اور G-15 ممالک) میں بے روزگاری کی شرح میں بے پناہ اضافے کی صورت میں نکلا ہے۔ بے روزگاری کی شرح میں اضافہ سے اور بہت سے باروزگار لوگوں کے ملازمت سے فارغ ہونے کے قریب ہونے کے خوف سے، قسطوں پر لی ہوئی چیزوں کی قسطوں کی بروقت ادائیگی نہ کر سکنے کی شرح بھی بہت بڑھ گئی اور قسطوں پر چیزیں (فلیٹ کاریں، موٹر سائیکل، فریج، فریزر، دکانیں وغیرہ وغیرہ) دینے والے ادارے سیکڑوں اور ہزاروں کے حساب سے روزانہ دیوالیہ ہو رہے ہیں۔ بے روزگاری کا یہ عالم ہے کہ بے روزگار لوگوں کے لیے امریکہ کی کئی ریاستوں میں سرکاری لنگر خانے ہیں جہاں سے یہ لوگ دو وقت کھانا کھا کر END OF HISTORY کے دعوے دار امریکہ کی عوامی سہولتوں اور روئے ارضی پر دنیاوی جنت کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ گزشتہ کئی سالوں کی معاشی بدحالی کے ماحول میں جوان ہو کر اب یہ بحران ایک تحریک کی شکل میں رونما ہوا ہے۔ امریکہ عالمی سطح پر سب سے بڑی معیشت، ترقی یافتہ، مستحکم، سپر پاور، اسلحہ، ٹیکنالوجی، سیٹلائٹ ٹیکنالوجی، سٹار وار کے ہتھیاروں سے مسلح ملک ہے اور یوں دنیا بھر کا چوہدری اور عالمی گاؤں (گلوبل ویلج) کا نمبردار ہے۔ عالمی معیشت کی اصل ڈوریں یہیں سے ہلتی ہیں۔ نیویارک امریکہ کا سب سے بڑا شہر اور عالمی معیشت کا گڑھ ہے۔ اس شہر کا بھی ایک خاص حصہ MANHATTAN کا علاقہ ہے، جہاں ورلڈ ٹریڈ سنٹر ہوا کرتا تھا جسے گیارہ ستمبر کو اللہ کے شیروں نے نیست و نابود کر دیا۔ یہاں ایک سڑک وال سٹریٹ (WALL STREET) ہے جہاں بڑے عالمی بنک اور اقتصادی ادارے ہیں اور دنیا کے اقتصادی لین دین کے کاروبار کا بڑا حصہ یہیں ہوتا ہے۔

موجودہ مغربی امریکی سرمایہ دارانہ نظام کی جان وال سٹریٹ میں بیٹھے چند ہزار افراد کے ہاتھوں میں ہے اور آج کے عالمی بگاڑ کے یہی لوگ ذمہ دار ہیں۔ وہ دنیا کی قسمت سے کھیلتے ہیں اور معاملات کو اِدھر اُدھر کر کے اپنی تجوریاں بھرتے رہتے ہیں۔

موجودہ عالمی بے داری اور عالمی سطح پر امریکی معیشت کے بحران کے عام ہونے سے وال سٹریٹ کے عالمی مافیا اور قبضہ گروپ کے خلاف عوامی معاشی حقوق کی یہ تحریک وال سٹریٹ سے اُٹھی اور اس تحریک میں دیکھتے ہی دیکھتے جان پڑ گئی تھی امریکہ سے یورپ تک یہ تحریک درجنوں ممالک میں پھیل گئی تھی۔ لاکھوں کروڑوں پسے ہوئے عوام (سرمایہ داروں کے مظالم کی علامت) ...... محنت کش مزدور اور ورکنگ کلاس کے لوگ اس تحریک میں شریک تھے۔

☆ اس تحریک کا نشانہ سٹاک ایکسچینج اور عالمی بنک تھے جہاں اس تحریک کے ہراول دستہ بننے والے لوگوں نے مستقل ڈیرے ڈال رکھے تھے۔

☆ سرمایہ دار اپنے مفادات سے آسانی سے دست بردار نہیں ہوتا۔ یہ تحریک وقتی طور پر بیٹھی لیکن مستقبل قریب میں امریکی معیشت کے حالیہ بحران کے پس منظر میں پھر اٹھے گی، عوام سڑکوں پر آئیں گے، ہڑتالیں، کارخانوں کی بندش، معاشی بحران سے مزدوروں کا لے آف (ملازمت سے برخواست کرنا) اس تحریک کے لیے جلتی پر تیل کا کام کرے گا۔

ہماری آرزو ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام کا سفینہ کل کی بجائے آج ہی ڈوب جائے، انسان پر انسان خدا بن کر بیٹھا ہے اور سارے وسائل پر قابض ہے یہ ناجائز قبضہ ختم ہونا ضروری ہے تاکہ اس ظالمانہ نظام کا خاتمہ ہو اور شریعت کا عادلانہ نظام قائم ہو۔

ایک اور پہلو سے دیکھیں تو اگلے ایک سال کے اندر اندر امریکی معیشت ایسی ڈوبے گی کہ آج اس کی تباہی کی شدت کا اندازہ کرنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ وہ پہلو یہ ہے کہ ہمارے نزدیک عالمی معاملات کو...... ایک مافیا ہے جو بڑی باریک بینی سے مانیٹر کر رہا ہے اور ممکنہ حد تک اُس کو اپنے مفاد میں لے کر چلنے اور چلانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے یہ مافیا یہود کا ایک طبقہ ہے جو ZIONS کہلاتا ہے۔ اسی سے لفظ ZIONISM بنا ہے جسے عربی اُردو میں صہیونیت کہتے ہیں۔

یہ طبقہ بڑا موثر ہے۔ اسرائیل کا قیام، اس کو چلانا اور اس کی حفاظت اس کا مشن ہے یہی طبقہ عالمی معیشت پر بینکنگ کے مکروہ اور استحصالی نظام کی وجہ سے قابض ہے۔ امریکہ کے تمام ادارے، اس کی انتظامیہ، اس کی سینٹ اس کی کانگریس اس مافیا کے زیراثر ہیں۔ وہ امریکہ سے اپنی مرضی کا ہر کام کرالیتے ہیں اور انکار کی صورت میں امریکی صدر کو بھی نکسن، کینیڈی اور کلنٹن کی طرح نشانِ عبرت بنا دیتے ہیں۔

اس صہیونی مافیا کے قبضے میں دنیا بھر کا عالمی سطح کا میڈیا بھی ہے امریکی اخبارات ہوں خبر رساں ایجنسیاں ہوں، ٹی وی چینلز ہوں وہ سب اسی مافیا کی ملکیت ہیں۔ حتیٰ کہ سینما اور کمپیوٹر کے ذریعے پھیلنے والی بے حیائی کے سارے راستے بھی اس مافیا کے ہیڈ کوارٹر تک جاتے ہیں۔ امریکی ریاست کیلیفورنیا کے بدنامِ زمانہ علاقے ہالی وڈ پر اس مافیا کا قبضہ ہے۔ فلم انڈسٹری کے ذریعے بے حیائی کا فروغ تو ہے ہی...... اپنی مرضی کی چیزیں لوگوں کو دکھانا...... یہ اس مافیا کے منصوبہ سازوں کا سب سے بڑا مطمع نظر ہے جس سے یہ اپنے طے کردہ اور طے شدہ مقاصد ایک لمبی منصوبہ بندی کے ذریعے حاصل کرتے ہیں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

3 مارچ: صوبہ فراہ............ ضلع بالا بلوک............ مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ............ 7 افغان فوجی ہلاک............ متعدد زخمی

ارض بنگال میں اجنبیتِ اسلام

خباب اسماعیل

سرزمینِ بنگال میں حسینہ واجد اپنے باپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہر محاذ پر پوری طرح سرگرمِ عمل ہے۔ بھارت کی عملی پشت پناہی، امریکہ اور یورپ سمیت تمام دنیائے کفر کی تائید سے بنگلہ دیش کی حکومت اہل ایمان کو سیکولرازم کے اندھیروں میں دھکیلنے کے لیے تمام تر ریاستی جبر کو بروئے کار لا رہی ہے۔ بنگلہ دیشی وزیر خارجہ دیپومونی کے یہ الفاظ بنگلہ دیش میں جمہوریت کی منزل قرار دیے جاسکتے ہیں کہ ''اللہ، رسول اور اسلام کا نام بنگلہ دیش سے باہر نکال دیا جائے گا''......

بنگال میں فرنگی سامراج سے چھٹکارے اور شریعت کے قیام کے لیے حاجی شریعت اللہ اور تیتو میر رحمھما اللہ کے روحانی فرزندوں نے بے مثل جہاد کیا اور بے پناہ قربانیاں دیں......ان قربانیوں کے نتیجے میں فرنگی تو چلا گیا لیکن مشرقی و مغربی پاکستان ایسے لوگوں کے سپرد کر کے گیا جن کے کردار و عمل میں 'فرنگیت' گھر کیے ہوئے تھی اور جنہوں نے مسلمانوں کو 'پاکستان کا مطلب کیا......لا الہ الا اللہ' کا خواب دکھایا لیکن اس خواب کو تعبیر دینے والوں کے لیے اُنہوں نے جا بجا قتل گاہیں سجانے میں کوئی عار اور جھجک محسوس نہیں کی......

انگریز کے ظاہری طور پر نکل جانے کے بعد مغربی پاکستان کی 'اشرافیہ' یعنی بیوروکریسی اور فوجی قیادت نے مشرقی حصے کے مسلمانوں کے ساتھ وہی سلوک روا رکھا جو برہمن سامراج 'شودروں کے ساتھ روا رکھتا ہے......نتیجہ میں ۲۴ سال تک لاوا پکنے کے بعد پھٹ پڑا اور اس لاوے کی حدت کو مزید بڑھاوا دینے کے لیے ہندو بنیا کب سے منتظر بیٹھا تھا......سو وہ بھی میدان میں کود پڑا......پھر بنگالی عوام چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پستی چلی گئی......ایک جانب مکتی باہنی اور ہندو بنیئے کی مکارانہ اور سفاکانہ دہشت گردی تھی جب کہ دوسری جانب پاکستانی فوج کی درندگی اور 'رِٹ' قائم کرنے کی ضد......بالآخر رِٹ تو قائم نہ ہوسکی لیکن دسمبر ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش کی صورت میں امت مسلمہ کے 'وجود' میں ایک نئے 'عضو' اضافہ ہوگیا......

بنگال کے مسلمانوں کی حفاظت اور 'کلمہ کے نام پر بننے والے ملک' کے تحفظ کے لیے جماعت اسلامی نے پاکستانی فوج کا ساتھ دیا......اسے جماعت کی سادہ لوحی کہہ لیں کہ بھیڑیوں کے غول سے امید لگائی گئی کہ یہ دوسرے درندوں سے ہماری حفاظت کریں گے......ایک طرف یہ بھیڑیے تھے، جن کی حیوانیت کو بعد میں خود اُن کے کئی ساتھیوں نے آشکارا کیا......

مثلاً بریگیڈیئر اے آر صدیقی، جو معروف دفاعی تجزیہ نگار اور صحافی ہے، وہ مشرقی پاکستان میں فوجی کارروائی اور اس کے پاکستان سے علیحدہ ہو کر بنگلہ دیش بننے کے زمانے میں حکومت کا حصہ تھا......ان واقعات کے تینتیس سال بعد اُس نے ایسٹ پاکستان۔ دی اینڈ گیم: این اونلکرز جرنل کے نام سے کتاب لکھی، وہ مشرقی پاکستان میں فوج کے کمانڈر جنرل نیازی کے بارے میں لکھتا ہے کہ ''وہ جوانوں کے غیر انسانی اور بہیمانہ حرکتوں کی حوصلہ افزائی کیا کرتا تھا اور اپنی آنکھوں میں شیطانی چمک کے ساتھ فوجی جوانوں سے پوچھا کرتا تھا کہ ''شیرا! کل رات تیرا اسکور کتنا رہا''۔ یہاں اسکور سے مراد جنسی زیادتی کا نشانہ بنائے جانے والی بنگالی مسلمان خواتین کی تعداد ہوتی تھی''۔ وہ مزید لکھتا ہے کہ ''جنرل نیازی فوجیوں کا عورتوں کو بے حرمت کرنے کا دفاع کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ ''آپ کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ ایک فوجی مشرقی پاکستان میں رہے، لڑے اور مارا جائے اور جنسی عمل جہلم جا کر کرے''۔

یہ اُس فوج کی حالت تھی جو ملک کے بڑے حصے کو بچانے کے لیے تعینات کی گئی تھی......جب کہ بھیڑیوں کی اس فوج کے مقابل دوسری طرف مکتی باہنی، عوامی لیگ اور بھارت کی افواج کی صورت میں درندے تھے......جنہوں نے ہزار ہا مسلمانوں کو تہہ تیغ کیا اور لاتعداد خواتین اسلام کی عصمت دری کی......اس جنگ کا نتیجہ وہی ہوا جو ہونا چاہیے تھا......پاکستانی فوج نے ڈھاکہ کے پلٹن میدان میں بھارتی فوج کے آگے ہتھیار ڈال دیے اور ہندو بنیئے کی سیاست اور مجیب کی شرارت نے مل کر مسلمانوں کے شہروں اور بستیوں میں انسانی المیوں کی ناقابل بیان داستانیں رقم کیں......

پاکستانی فوجیوں نے تو ہتھیار ڈال کر اور نوے ہزار کی تعداد میں چند ماہ بھارت کی قید میں گزار کر رہائی پا لی......اس شکست خوردہ فوج کا کمانڈر جنرل نیازی مرا بھی تو 'توپوں کی سلامی' لے کر ہی قبر میں اترا......لیکن جن اہل وفا نے اس فوج پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کی جنگ لڑی تھی وہ آج تک اپنی سادگی کا خمیازہ بھگت رہے ہیں......سقوطِ ڈھاکہ کے وقت بھی کوئی اُن کا پُرسانِ حال نہ تھا اور آج بھی پاکستان کی اشرافیہ کو توفیق نہیں ہو رہی کہ وہ بنگلہ دیش سے کم از کم سفارتی سطح پر ہی سہی 'رسمی احتجاج' تو ریکارڈ کروائے......

دسمبر ۱۹۷۱ء میں بنگلہ دیش 'آزاد' تو ہوگیا لیکن عملی طور پر آج تک بھارت کے زیر اثر اور زیر نگیں ہے......اسی صورت حال سے امریکہ بھی پوری طرح مطمئن ہے اور حال ہی میں اُس نے بنگلہ دیش کو اسلامی ممالک میں ''بہترین جمہوریت'' کے اعزاز سے بھی نوازا ہے......لیکن اس ''بہترین جمہوریت'' میں اسلام کے ماننے والوں پر عرصہ

3 مارچ: صوبہ ننگرہار............ضلع بٹی کوٹ............صلیبی فوجی قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............4 صلیبی فوجی ہلاک............8 زخمی

حیات تنگ ہوتا چلا جا رہا ہے......

ملک کے دستور سے 'بسم اللہ' کو حذف کر دیا گیا، تعلیمی نظام کو سیکولر بنانے کے لیے تمام تر جتن اٹھائے گئے، پاکستان میں پھیلائی گئی پرویزی ''روشن خیالی'' کو بنگلہ دیش میں بھی پوری آب وتاب کے ساتھ نافذ کیا گیا...... برقعہ پوش اور صوم وصلوٰۃ کی پابند کالج کی طالبات کی (جامعہ حفصہ ذہن میں رہے) توہین کی جا رہی ہے اور انہیں ہاسٹلوں سے اٹھا کر جیل پہنچایا گیا۔ ان پر دہشت گردی کا الزام عائد کیا گیا، مختلف شکلوں میں اسلام کی صورت مسخ کی جا رہی ہے اور دینی سرگرمیوں پر قدغن عائد کی جا رہی ہے۔ قرآن وحدیث کو 'جہادی' قرار دیا جا رہا ہے، دینی شناخت رکھنے والے چہروں اور پابندی سے مسجد جانے والوں پر انتظامیہ نظر رکھ رہی ہے۔ مساجد کو دہشت گردی کا اڈہ قرار دیا جا رہا ہے...... عوامی لیگ کی اسلام دشمنی اور اسلامی اقدار سے نفرت ہر سطح پر عیاں ہو رہی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے حسینہ واجد نے عورتوں کو مساوی حقوق دینے اور انہیں مردوں کے برابر کھڑا کرنے کے نام پر میراث میں مرد وزن کو مساوی حصہ دینے کی خواہش ظاہر کی...... انٹرنیٹ پر ایک بلاگر احمد رجیب حیدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارکہ میں گستاخانہ کلمات کہتا ہے، جس کے ردعمل میں چند غیرت مند مسلمان موقع پا کر اُسے اُس کے گھر کے باہر خنجروں کے وار کر کے جہنم واصل کر دیتے ہیں نتیجہ میں حکومت دین پسند طبقات کے خلاف کریک ڈاؤن شروع کرتی ہے، جس کے ردعمل میں مسلمان سیخ پا ہو کر سڑکوں پر نکلتے ہیں تو اُنہیں گولیوں سے بھون دیا جاتا ہے اور سیکڑوں کو گرفتار کر کے تشدد وتعذیب کا نشانہ بنایا جاتا ہے......

ایسا نہیں ہے کہ اسلام سے وابستگی کو اپنا فخر گردانے والے اس جمہوریت میں منظر سے بالکل ہی غائب ہوں...... بلکہ وہ تو عوامی لیگ کی موجودہ حکومت سے پہلے خالدہ ضیاء کی بنگلہ دیش نیشنل پارٹی کے ساتھ مل کر حکومت کر چکے ہیں اور اہم ترین وزارتوں پر فائز رہ چکے ہیں...... یہ اپنا بھاری بھرکم 'ووٹ بنک' بھی رکھتے ہیں اور 'سٹریٹ پاور' بھی...... لیکن اپنے تمام تر جمہوری رویوں اور آئینی وقانون پاس داریوں کے باوجود وہ سیکولرازم کے لیے ناقابل قبول قرار پاتے ہیں...... اُن کے رہ نماؤں کو پے در پے پھانسی کی سزائیں سنائی جاتی ہیں...... اور اُنہیں کچلنے کے لیے ہر کارگر حربہ بروئے کار لایا جاتا ہے......

ایک طرف تو اسلام کو اپنا دین کہنے اور اُس پر راضی ہو جانے والوں پر حسینہ واجد کی حکومت یہ ستم ڈھا رہی ہے جب کہ برما سے ہجرت کی چاہت لے کر آنے والے ہزاروں مرد وخواتین کو ساحل پر اُترنے سے پہلے ہی درندے بُدھوں کے پاس واپس بھیج کر بنگلہ حکومت نے مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ دوسری جانب عیسائی مشنریوں کو اپنے مشرکانہ عقائد کو پھیلانے اور مسلمانوں کو ارتداد کا راستہ دکھانے کے لیے نہ صرف کھلی اجازت ہے بلکہ حکومت کی طرف سے ہر طرح کے تعاون اور عنایات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ چٹا گانگ' بنگلہ دیش کا مشہور سرحدی اور پہاڑی علاقہ ہے، جہاں سے کئی لاکھ مسلمان دوسرے علاقوں سے آئے جنہیں سابق حکومتوں نے ملک کے مختلف حصوں سے لا کر یہاں بسایا۔ انہوں نے اپنی جفاکشی، محنت وہنرمندی سے اس پہاڑی علاقہ کے ۴۵ ہزار ایکڑ اراضی کو ہرا بھرا بنا دیا۔ اب موجودہ حکومت انہیں علاقہ چھوڑنے پر مجبور کر رہی ہے۔ وہاں پر متعدد مقامی اور بیرونی مشنریوں کی موجودگی اس کا عملی ثبوت ہے۔ چٹا گانگ کی نگراں پارلیمانی امور کمیٹی نے اس نو آباد ۵۴ ہزار ایکڑ اراضی کا پٹہ منسوخ کر دیا ہے۔ ان میں ۲۲ ہزار ایکڑ زمین کا پٹا سابق اتحادی حکومت نے الاٹ کیا تھا۔ وہاں اندرون وبیرون بنگلہ دیش سے عیسائیوں کو لا کر آباد کیا جا رہا ہے۔ لارڈ اریک اُبری جو اقوام متحدہ کے ذیلی ادارہ UNDP کی طرف سے چٹا گانگ کے پہاڑی علاقہ کا انچارج ہے' کا کہنا ہے کہ ''اگر بنگالی پہاڑی علاقہ چھوڑ کر نہ جائیں تو حسینہ واجد حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کو ملنے والی تمام سہولیات بند کرے اور انہیں علاقہ چھوڑنے پر مجبور کر دے''۔ لارڈ اریک کی اگست ۲۰۰۹ء میں حسینہ واجد سے ملاقات کے بعد چٹا گانگ کے پہاڑی علاقہ سے فوج عملاً نکل چکی ہے۔ جس کا مقصد بنگالیوں کو نکال کر آزاد عیسائی ریاست قائم کرنا ہے...... انڈونیشیا سے کاٹ کر مشرقی تیمور کی نصرانی ریاست اور سوڈان سے علیحدہ کر کے جنوبی سوڈان کا نصرانی ملک بنانے کے بعد بنگلہ دیش میں ایک نیا ''مشرقی تیمور' بنانے کی تیاری عروج پر ہے!!!

''جمہوریت کا حسن'' بنگلہ دیش میں کُھل کر اپنے رنگ جما رہا ہے......

''اسلامی جمہوریت'' کے علم برداروں سے حسن ظن رکھنے کا تقاضا یہی ہے کہ اُنہیں 'سادگی کا مرقع' ہی سمجھا جائے...... اقبال مرحوم سے معذرت کے ساتھ کہ ''انتہائی سادگی سے کھا گیا 'اسلامی جمہور' مات''...... یہ جمہوریت کی خاصیت اور فطرت ہے کہ اس میں آپ جس قدر 'اسلام' کی پیوندکاری کر لیجیے لیکن یہ اپنے جلو میں اللہ سے بغاوت، دین فطرت سے بےزاری، لادینیت کا فروغ، سیکولرازم اور لبرل ازم کی ترویج کے ہر قسم کے سامان کو لے کر چلتی ہے...... آپ اس میں بڑے سے بڑے منصب پر پہنچ جائیے، اقتدار کی اعلیٰ سے اعلیٰ منزل کو عبور کر لیجیے، وزیروں مشیروں کی فوج ظفر موج میں شامل ہو جائیے، ایوان ہائے اقتدار کی سیڑھیوں پر قلانچیں بھرتے ہوئے چڑھتے چلے جائیے...... لیکن اگر آپ کے دل میں ایمان جاگزیں ہے اور آپ اسلام سے اپنے تعلق پر شرمندہ ہونے کی بجائے فخر محسوس کرتے ہیں تو جلد یا بدیر یہ نظام جمہور آپ کو بے دست وپا شکار کی طرح دین بےزار شکاریوں کے آگے ڈال دے گا......

پھر یہی آئین جس کو آپ زبردستی اسلامی لبادہ پہنانے کے درپے رہتے ہیں آپ کو کوئی تحفظ فراہم نہ کر سکے گا، یہی قانون جس کی پاس داری کو آپ فریضہ اول گردانتے ہیں آپ کو ایسی ایسی دفعات میں پھنسائے گا کہ جان خلاصی ممکن ہی نہ رہے گی، یہی دستور جس میں کہیں ''بسم اللہ'' اور کہیں ''حاکمیت اعلیٰ اللہ کے لیے'' کی میٹھی گولیاں دی گئی ہیں' آپ کی داڑھی اور شرعی حلیے تک کو شدت پسندی اور ریجڈ ملا گردانے

3 مارچ: صوبہ لغمان..........صدر مقام مہترلام..........ارکیوں کی ایک گاڑی سڑک کنارے نصب بم سے ٹکرا تباہ..........6 ارکی فوجی ہلاک..........2 زخمی

کے لیے اپنے اندر خود ترامیم تجویز کرے گا......

خدارا! اب تو سوچیے اور سنجیدگی سے غور کیجیے کہ امریکہ، بھارت سمیت دنیا کا ہر کافر کیوں آپ کے لیے صرف جمہوریت ہی کو پسند کرتا ہے؟ افغانستان اور عراق میں اسی جمہوریت کا تحفہ دینے کے لیے تو صلیبی جنگ شروع کی گئی تھی......جمہوریت کا یہ پودا اسلامی سرزمینوں میں لگانا کفار کا ہدف ہے، جب کسی اسلامی خطے میں اس خبیث پودے کی 'تخم ریزی' کی جاتی ہے تو ایک طرف بھرپور انداز سے یہ مہم چلائی جاتی اور ایسا ماحول بنایا جاتا ہے کہ جمہوریت کو 'اسلامائز' کر کے اسے شریعت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے، پھر اس پودے کی آب یاری کے لیے خونِ مسلم کی ارزانی ہوتی ہے، یہ آہستہ آہستہ جڑ پکڑتا اور پروان چڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے نامبارک ثمرات معاشرے کو اباحیت، روشن خیالی، لبرل اور سیکولر عناصر کی جابجا بڑھتی قوت اور دین وشریعت کی اجنبیت کے علاوہ کیا دے کر جاتے ہیں؟؟؟ اس کی عملی مثالیں بنگال تا پاکستان، تیونس تا ترکی، الجزائر تا وسط ایشیا ہر جگہ موجود ہیں......کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ اس جمہوری کھیل تماشے سے' جو دراصل اسلام اور دین کے خلاف ایک مستقل محاذ ہے' چھٹکارے کی سبیل تلاش کی جائے اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی بنا ڈالنے کے لیے راہ جہاد وقتال میں اپنی تمام صلاحیتیں وقف کی جائیں......تا آنکہ خلافت کا شجر سایہ دار مالی تا بنگال اور ہند تا عرب اپنی باغ و بہار کے ذریعے شریعت کے احکامات کی چھاؤں سے اہل ایمان کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور سینوں کو فرحت وشادمانی سے بھر دے......

☆☆☆☆☆

بقیہ: روزانہ بائیس امریکی فوجیوں کی خودکشیاں

امریکی محکمہ دفاع کی ایک رپورٹ جو ۵ فروری ۲۰۱۳ء کو ہی شائع ہوئی ہے کے مطابق گزشتہ ۱۰ سالوں میں امریکی افواج کے محاذوں پر موجود فوجیوں میں سے ۱۰۳،۷۹۲ میں یہ مرض پایا گیا ہے۔

شکست خوردہ اور مجاہدین سے خوف زدہ صلیبی سپاہیوں کی دگرگوں نفسیاتی کیفیات اور اپنے ہاتھوں جہنم رسید ہونے کے رجحانات بارے یہ حقائق اور اعداد وشمار پڑھتے وقت یہ اہم حقیقت بھی مدنظر رکھنی چاہیے کہ امریکی حکومت نے اربوں ڈالر کے بجٹ، فوجیوں کی فلاح و بہبود کے کئی اداروں اور کئی تحقیقی اداروں کو محض اس کام کے لیے مختص کر رکھا ہے کہ وہ موجودہ اور سابق فوجیوں کی دیکھ بھال کریں اور ان کی ذہنی وجسمانی صحت کی بہتری کے لیے اقدامات اور تحقیق کریں۔ لیکن ان سب کوششوں کا انجام یہ ہے کہ امریکی معاشرہ اپنے اندر ذہنی بیمار سابق فوجیوں کا ایک ایسا جم غفیر پال رہا ہے جو کسی بھی وقت بے قابو ہو کر اپنے ساتھ ساتھ اردگرد کے لوگوں بھی جہنم میں لے جائے گا۔

دوسری طرف شوقِ شہادت سے سرشار اور رضائے رب کے متلاشی وہ مجاہدین ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی نصرت کے وعدوں پر یقین کیے، تاریخ انسانی کی سب سے بڑی عسکری مشینری سے برسرپیکار ہیں۔ ان کے پاس اپنے زخمیوں کے علاج کے لیے نہ تو state of the art ہسپتال ہیں، نہ ہی انہیں خوں ریز معرکوں کے بعد کسی PTSD کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بلکہ وہ اپنے قلب وجسم کے تمام زخم رات کے پچھلے پہر اپنے رب کے حضور پیش کرتے ہیں، جو ان پر اپنی رحمتوں کا مرہم بھی رکھتا ہے اور ان کو خلعتِ قبولیت سے بھی سرفراز کرتا ہے۔ ان مجاہدین کو صلیبی لشکروں کی شکست اور ان کا انجام جاننے کے لیے کسی رپورٹ یا تجزیہ وتحقیق کی ضرورت بھی نہیں کیونکہ ان کو عین الیقین ہے کہ ان کے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا کہ......

سیھزم الجمع و یولون الدبر

مذکوہ بالا رپورٹس انٹرنیٹ پر درج ذیل لنکس پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

☆http://www.fas.org/sgp/crs/natsec/RS22452.pdf

☆https://www.va.gov/opa/docs/Suicide-Data-Report-2012-final.pdf

☆http://www.afsp.org/files/Misc_/Public_Policy/Issue_Briefs/Mil_Vet_SP_2012_w_bill_info.pdf

☆☆☆☆☆

3 مارچ: صوبہ غزنی............ضلع آب بند............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ............4 افغان فوجی ہلاک............کئی زخمی

فلسطین سے متعلق چالیس اہم تاریخی حقائق

ڈاکٹر محسن محمد صالح

عالم اسلام اور عالم کفر کے درمیان بپا معرکے میں فلسطین اور اقصیٰ بنیادی محرکاتِ معرکہ ہیں۔اس لیے فلسطین کے مفصل تعارف اور تاریخی پس منظر سے امت کی آگاہی ضروری ہے۔ذیل کی تحریر اسی مقصد کے لیے دی جارہی ہے۔

۹۔صیہونیت کا آغاز:

صہیونی تحریک، جس نے اپنے لیے فلسطین میں قومی وطن کے وجود پر زور دیا، کے برپا ہونے میں متعدد اسباب کارفرما رہے ہیں۔اس تحریک کا آغاز یورپ کے عیسائی ماحول میں ہوا خصوصاً جن دنوں پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی تحریک زوروں پر تھی۔یہ سولھویں صدی کا زمانہ تھا۔اسی طرح یورپ میں قوم پرستانہ تحریکیں اور وطن پرستانہ تحریکوں نے صہیونی تحریک کے پختہ ہونے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے خاص طور پر انیسویں صدی کی قوم پرستانہ اور وطن پرستانہ تحریکیں۔

مشرقی یورپ میں صیہونیت کے فروغ میں خاص طور پر اس قضیے نے اہم کردار ادا کیا ہے جسے یہودیوں کی سیاسی اصطلاح میں مسئلہ یہود(jewish question) کہا جاتا ہے۔اسی طرح روس میں یہودیوں کی نسل کشی نے بھی صہیونی تحریک کے برپا ہونے میں اہم کردار ادا کیا۔اس کے علاوہ امریکہ اور یورپ میں یہودیوں کا بڑھتا ہوا اثر ونفوذ اور دوسری طرف یہودیوں میں تحریک تنویر(Reform Judaism) کے ذریعے یہودی عقائد میں ایسی لچک پیدا کرنا جو یورپ کے لیے قابل قبول ہو یعنی ایمانیات کو سماجی مسئلے سے زیادہ اہمیت نہ دینا) کی ناکامی بھی صیہونیت کے فروغ میں مددگار رہی ہے۔

۱۰۔مغربی استعمار کی سازش:

مغربی ممالک خصوصاً برطانیہ متعدد اغراض کے لیے عالم اسلام کے بیچ میں یہودی ریاست کا قیام عمل میں لایا۔اس چھوٹی مگر خطرناک ریاست سے ایک طرف عالم اسلام کے دو بازو جدا ہو گئے ایک طرف افریقہ کے مسلم ممالک تھے تو دوسری طرف ایشیا کے مسلم ممالک اور ان کے بیچوں بیچ صہیونی ریاست جو انہیں کاٹنے کے لیے بنائی گئی تھی۔صہیونی ریاست مسلم خطوں کی وحدت میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔اس سازش سے عالم اسلام میں متحدہ قوت کے ابھرنے کے سامنے ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔مسلم ممالک صرف کنزیومر(صارفین) ہیں اور صہیونی ریاست مغربی مال کی مشرق میں فروخت کی گزرگاہ۔صہیونی ریاست کے ناسور کی وجہ سے عظیم اسلامی وحدت جنم نہیں لے پائی ہے جو اس ریاست کی غیر موجودگی میں قدرتی طور پر عثمانی خلافت کے سقوط کے خلا کو پر کر سکتی تھی۔اس میں شبہ نہیں کہ عظیم تر اسلامی وحدت میں رکاوٹ عالم اسلام کے بیچ میں صہیونی ریاست کا قائم رہنا ہے۔یہ جغرافیائی اور نظریاتی وحدت، جس میں رکاوٹ صہیونی وجود ہے اُس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک صہیونی ریاست کو مٹا نہیں دیا جاتا۔

۱۱۔صیہونیت کے مقاصد:

صہیونی تحریک کی بنیاد اگست ۱۸۹۷ء میں سوئٹزرلینڈ میں تھیوڈور ہرتشل کے ہاتھوں رکھی گئی تھی۔تحریک کے بانی نے روز اول سے اس تحریک کو استعماری مقاصد کے لیے بنایا تھا جس کا مقصد مغربی ممالک کے اہداف پورے کرنا تھا۔تمام تر چالاکی کے باوجود یہ تحریک پہلی جنگ عظیم تک کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں کر پائی تھی۔صہیونی تحریک ایک نسل پرستانہ تحریک ہے جس کی رگوں میں مذہبی قومی عناصر پائے گئے ہیں۔اس تحریک کے پروان پانے کا انحصار اس اصول پر رکھا گیا ہے کہ فلسطین کے اصل مسلمان باسیوں کے حقوق چھین کر نو واردوں کو دیے جائیں۔ایک دفعہ صہیونی تحریک کی رکنیت حاصل کرنے کے بعد مذہبی یہودی اور سیکولر یہودی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔جب تک کوئی یہودی، صہیونی تحریک کا رکن ہے وہ انہی مقاصد کی تکمیل میں اپنی صلاحیتیں کھپائے گا جس کے لیے صہیونی تحریک برپا کی گئی ہے۔

۱۲۔فلسطین پر برطانوی انتداب:

برطانیہ نے ۱۹۱۷ء میں اعلان بالفور کے اعلامیے کے ساتھ فلسطین میں صہیونی قومی ریاست کی بنیاد رکھی۔ستمبر ۱۹۱۸ء میں برطانیہ نے خطے پر قبضہ مکمل کرتے ہوئے مسلم فلسطینی اراضی کا ایک حصہ صیہونیوں کو دے دیا۔اس سے پہلے برطانیہ، عرب شیوخ سے معاہدہ کر کے خطے میں داخل ہوا تھا کہ وہ عرب ریاستوں کو مکمل آزادی اور خود مختاری دے گا۔یہ معاہدہ برطانیہ نے عربوں کے متحدہ نمائندے الشریف حسین سے کیا تھا۔مشرق وسطیٰ کے ایک بڑے حصے پر قبضے کے بعد برطانیہ نے کسی معاہدے کا پاس خیال نہ کیا اور عربوں کو کبھی آزادی اور خود مختاری حاصل نہ ہوسکی۔معاہدہ سائیکس پیکو کے ذریعے مشرق وسطیٰ بشمول عراق اور وسیع تر شام کو فرانس اور برطانیہ کے اثر ونفوذ کے درمیان چھوٹی چھوٹی مملکتوں میں تقسیم کر دیا گیا۔۱۹۱۶ء میں سائیکس پیکو (Sykes Picot Agreement) معاہدے کے تحت فلسطین کو بین الاقوامی خطہ قرار دیا گیا۔پھر اس کے بعد دوسرے معاہدے سان ریمو کانفرنس SanRemo (اپریل ۱۹۲۰ء)

4 مارچ: صوبہ بدخشاں............ضلع فیض آباد............ایک فوجی قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............15 سے زائد فوجی ہلاک............درجنوں زخمی

کے تحت فلسطین پر بین الاقوامی خطے کی بجائے برطانیہ کے انتداب کے حق کو تسلیم کرلیا گیا جسے مئی ۱۹۲۲ء میں اقوام متحدہ نے بھی تسلیم کرلیا۔

۱۳۔صیہونیت کے لیے برطانیہ کی خدمات:

برطانیہ نے فلسطین پر اپنے انتداب کے دوران میں (۱۹۱۸ء۔ ۱۹۴۸ء) یہودیوں کی فلسطین میں آبادکاری کی بھرپور حوصلہ افزائی کی اور تمام تر سہولتیں فراہم کیں۔ یہودی آبادکاری میں اضافہ ان اعداد وشمار سے لگایا جاسکتا ہے کہ ۱۹۱۸ء میں فلسطین میں صرف پچپن ہزار یہودی تھے اور ۱۹۴۸ء میں نقل پذیر ہونے والے یہودیوں نے یہودی آبادی کو چھ لاکھ چھیالیس ہزار تک بڑھا دیا۔یعنی پہلے یہودی کل آبادی کا آٹھ فی صد تھے اور اس کے بعد ان کی آبادی کا تناسب ۳۱.۷ فی صد تھا۔اسی طرح برطانیہ نے فلسطینی اراضی کی یہودیوں کو فروخت کے کئی طریقے نکال لیے۔ برطانیہ کے انتداب سے پہلے یہودی کل اراضی کے دو فی صد کے مالک تھے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد یہودی ۶.۷ فی صد اراضی کے مالک ہوگئے۔ یہ اراضی یا تو سرکار کی طرف سے الاٹ ہوئی یا پھر فلسطین میں موجود غیر فلسطینیوں نے یہ اراضی فروخت کی تھی۔ زمین کی خریداری پر یہودیوں کی طرف سے پرکشش قیمت پر بھی غریب فلسطینی اپنی اراضی نہ بیچتے تھے۔تیس سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود فلسطین کے اصل باشندے ۹۳.۳ فی صد اراضی کے مالک تھے اور فلسطینی آبادی کا تناسب ۶۸.۳ فی صد تھا۔ برطانیہ نے نوواردوں کے لیے متعدد اقتصادی سیاسی اور تعلیمی اور عسکری پراجیکٹ بنائے۔ ۱۹۴۸ء تک برطانیہ کی طرف سے ۲۹۲ یہودی خیمہ بستیاں تعمیر پاچکی تھیں۔ستر ہزار صیہونی فوج کیل کانٹے سے لیس تھی اور اس کے ساتھ ہی اسرائیل نے آزاد ملک ہونے کا اعلان کردیا۔

۱۴۔تاریخ تحریک مزاحمت وجہاد:

بلاشبہ برطانیہ نے فلسطینیوں کے خلاف بڑی بڑی سازشیں کی تھیں لیکن وہاں کے غیور مسلمانوں نے برطانیہ کے ناجائز قبضے کے خلاف مزاحمت جاری رکھی اور غلامی پر کبھی راضی نہ ہوئے۔ فلسطین میں برطانیہ سے آزادی پانے کی تحریکیں برابر چلتی رہیں۔آزادی کی تحریک میں اسلامی جماعتیں بھی تھیں اور قوم پرست تحریکیں بھی۔ اسلامی قیادت کے بڑے ناموں میں الحاج امین حسینی کی شخصیت مشہور ومعروف ہے جنہیں عوام کی بہت بڑی حمایت حاصل تھی۔ بیسوی صدی کی ابتدا میں فلسطینیوں میں برطانیہ کے خلاف کئی بغاوتیں ہوئیں۔ ان بغاوتوں میں اہم ترین ۱۹۲۰ء میں القدس کی بغاوت، ۱۹۳۱ء میں یافا کی بغاوت ۱۹۲۹ء میں البراق کی بغاوت اور اکتوبر ۱۹۳۲ء کی بغاوت۔اسی طرح شیخ عزالدین قسام رحمۃ اللہ علیہ نے باضابطہ جہاد کا آغاز کیا۔عبدالقادر حسینی نے بھی جہاد کیا۔ان پے درپے بغاوتوں کی وجہ سے (۱۹۳۶ء۔ ۱۹۳۹ء) جنہیں فلسطین کی جہادی تاریخ میں انقلاب عظیم کہا جاتا ہے برطانیہ اس بات پر مجبور ہوگیا کہ وائیٹ بک میں اس نے اگلے دس سالوں میں آزاد فلسطین کے قیام کی تحریر لکھ دی۔تحریر میں یہ بھی لکھا گیا تھا کہ برطانیہ سرکار معین رقبے سے زیادہ فلسطینی اراضی کو یہودیوں کے ہاتھ فروخت نہیں کرے گی۔ اس کے علاوہ یہ بھی لکھا گیا کہ پانچ سالوں کے بعد فلسطین میں یہودیوں کی نقل مکانی ممنوع قرار دے دی جائے گی۔ اس تحریر کے بعد ہوا یہ کہ دنیا میں خاصی بڑی تبدیلیاں رونما ہوگئیں۔ برطانیہ کا سورج غروب ہوگیا اور مشرق وسطیٰ میں امریکہ کا اثر ونفوذ بڑھ گیا۔ ۱۹۴۵ء میں جب وائٹ بک میں ثبت کی گئی تحریر کی تکمیل ہونا تھی تو امریکہ نے ایسا نہیں ہونے دیا بلکہ فلسطینی اراضی کی فروخت کے ساتھ ساتھ یہودیوں کی فلسطین میں نقل مکانی اور بڑھ گئی۔

۱۵۔فلسطین کی تقسیم:

۱۹۴۸ء میں اقوام متحدہ کے مشترکہ اجلاس میں قرارداد منظور کی گئی کہ فلسطین کو تقسیم کرکے دو ملک بنا دیے جائیں ایک عربی خطہ جو کل اراضی کا ۴۵ فی صد ہو اور یہودی خطہ جو کل فلسطینی اراضی کا ۵۴ فی صد ہو جب کہ قرارداد میں ایک فی صد رقبہ (قدس مبارک یا بیت المقدس) بین الاقوامی عمل داری کے سپرد کرنے کی سفارش کی گئی۔

یہاں یہ بات قارئین کے لیے جان لینا ضروری ہے کہ خود طاغوتی قانون کی رُو سے بھی اقوام متحدہ کے مشترکہ اجلاس میں اگر کوئی قرارداد منظور کی جائے تو اقوام متحدہ کے میثاق کی رو سے ہی اس کی قانونی حیثیت اس معنی میں نہیں ہوتی کہ رکن ممالک ایسی قرارداد پر عمل درآمد کرنے پر مجبور ہوں گے۔ علاوہ اس کے تقسیم فلسطین کی مجوزہ قرارداد بذات خود اقوام متحدہ کے میثاق کے مخالف ہے۔اقوام متحدہ کے میثاق میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر خطے کے عوام کو مکمل آزادی ہوگی اور یہ کہ وہ اپنے مستقبل کا فیصلہ خود کرنے کے حق دار ہوں گے۔ عالم کفر کی دورنگی اور خباثت کی اس سے بڑی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ اس قرارداد کی بابت نہ فلسطین کے عوام کو اعتماد میں لیا گیا، نہ ان سے رائے شماری لی گئی اور نہ کوئی ووٹنگ سامنے آئی۔ پورے کفر کی صیہونیت کی پشت پناہی اور مسلمانوں پر ظلم کی اس سے بڑی اور کیا دلیل ہوگی کہ غیر ملکی یہودی جو اقلیت میں بھی تھے انہیں اصل باشندوں کی نسبت زیادہ حصہ دیا گیا۔

۱۶۔صیہونی ریاست کا اعلان:

۱۴ مئی ۱۹۴۸ء کی شام اسرائیل نے اپنی خودمختاری کا اعلان کردیا۔اسرائیل نے جلد ہی عرب فوج کو شکست سے دوچار کردیا۔پہلی عرب اسرائیل جنگ میں عرب فوج کی قیادت بدنظمی کا بدترین نمونہ پیش کررہی تھی۔ اس کے علاوہ عرب فوج مکمل طور پر آزاد بھی نہ تھی۔فوج کے ایک حصے پر استعمار کا شکنجہ کسا ہوا تھا۔ جنگ کے بعد اسرائیل فلسطین کی ۷۷ فی صد اراضی کا مالک تھا۔ صہیونی ریاست نے اپنے قیام کے ساتھ ہی آٹھ لاکھ فلسطینی مسلمانوں کو ملک بدر کردیا۔ ملک بدر ہونے والے مسلمانوں کے علاقوں میں یہودی آباد کیے گئے۔ ۱۹۴۸ء میں فلسطینی آبادی چودہ لاکھ تھی۔جن علاقوں کو صہیونی ریاست نے

4 مارچ: صوبہ بادغیس..........ضلع غورماچ..........مجاہدین کے ساتھ شدید جھڑپ..........7 افغان فوجی ہلاک..........3 شدید زخمی

مسلمانوں سے خالی کرایا تھا وہاں نو لاکھ سے زیادہ آبادی تھی، ۴۷۸ گاؤں تباہ کر کے وہاں اسرائیلی بستیاں بسائی گئی تھیں۔ یاد رہے کہ مقبوضہ علاقے میں کل ۵۸۵ گاؤں تھے۔ کم از کم ۳۴ مرتبہ مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ باقی ماندہ فلسطینی اراضی کے ایک بڑے حصے ۵۸۷۶ کلو میٹر) کو ایک معاہدے کے ذریعے اردن نے اپنے اندر سمولیا اور غزہ کے ایک حصے ۳۶۳ کلو میٹر) پر مصر کا اثر و نفوذ قائم ہو گیا۔ اقوام متحدہ نے سادہ لوح مسلمانوں کی آنکھ میں دھول جھونکتے ہوئے اس شرط پر اسرائیل کو تسلیم کر لیا کہ وہ ملک بدر کیے جانے والے فلسطینیوں کو ملک واپس آنے کی اجازت دے گا۔ اس قرارداد پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوا۔

۱۷۔ جمال عبد الناصر کی قیادت پر اعتماد:

۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۷ء میں یہودیوں کے آلۂ کار مصر کے جمال عبدالناصر نے فلسطینیوں کے لیے دو تحریکوں کے نام سے اسرائیل کے خلاف ردعمل کا آغاز کیا۔ ایک کا عنوان تھا معرکہ قومیہ اور دوسری تحریک کا عنوان تھا آزادی کا راستہ اتحاد۔ فلسطین تنازع کے حل کے لیے عرب ریاستوں نے ناصر کی قیادت تسلیم کر لی دوسری طرف فلسطین کی اندرونی قوم پرست تحریکوں نے یہ کہتے ہوئے اپنی مزاحمت ترک کر دی کہ ان کے بارے میں عرب قیادتوں کو اختیار ہے کہ وہ مسئلہ فلسطین کا حل نکالیں۔ اصل میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے عرب کے مرتد حکمرانوں نے یہ کھیل کھیلا۔

حقیقت یہ تھی کہ عرب ریاستوں کو کفر نے پارہ پارہ کر رکھا تھا اور ان کے حکمران یہود کے آلہ کار تھے۔ وہ نہ ہی اسرائیل کے خلاف جنگ کرنے میں سنجیدہ نظر آتے تھے۔ فلسطینی مزاحمت اکا دکا دیکھنے کو ملتی رہی لیکن کوئی ایسی اسکیم سامنے نہ آ سکی جسے فلسطینی جہاد کا مکمل منصوبہ کہا جا سکے۔ صہیونیوں کے کسی نئے ظلم کے خلاف جذبات میں آ کر عوام مسلمان شدید ردعمل ظاہر کرتے رہے لیکن کچھ عرصے کے بعد اس کی شدت ختم ہو جاتی جب کہ صہیونی قوت روز بروز بڑھتی جا رہی تھی۔

۱۸۔ ناصر کی چال:

ناصر کے ذاتی اثر و رسوخ سے ۱۹۶۴ء میں احمد شقیری کی قیادت میں وطن پرست تحریک، تحریک آزادی فلسطین کی بنیاد رکھی گئی۔ ناصر دیکھ رہا تھا کہ فلسطین میں زیر زمین جہادی تحریکات روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اسے خطرہ تھا کہ فلسطین میں جہاد کہیں خود مختار نہ ہو جائے، خاص طور پر تحریک الفتح سے اسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ وہ اُس کی خدمات سے آزاد ہو جائے گی اس لیے ناصر نے خود مداخلت کر کے اپنی سرپرستی میں تحریک آزادی کی بنیاد رکھ دی اور اس کے نعرے اور شعار 'اسلامی' کی بجائے 'قومی' اور 'وطنی' متعارف کروائے۔ تحریک الفتح ۱۹۵۷ء سے سرگرم عمل تھی۔ ۱۹۴۸ء سے پہلے والی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے تحریک الفتح نے عہد کیا کہ فلسطین کی آزادی کا صرف ایک ہی طریقہ مسلح جہاد ہے۔ خالص فلسطینی تحریک اور قیادت ہونے کی وجہ سے تحریک الفتح فلسطین کی سب سے زیادہ ہر دل عزیز تحریک بن گئی تھی۔ فروری ۱۹۶۹ء میں یاسر عرفات نے تحریک کی قیادت سنبھالی اور اس کے ساتھ فدائی تحریکیں اس تحریک میں شامل ہوتی گئیں۔ ۱۹۷۴ء میں عرب ریاستوں نے الفتح کو فلسطین کی واحد قانونی تحریک تسلیم کر لیا۔ اقوام متحدہ نے بھی اسی سال اس تنظیم کی اقوام متحدہ میں بطور فلسطینی عوام کی واحد نمائندہ تنظیم کے رکنیت تسلیم کر لی۔ گویا کہ یہودیوں نے اپنے ہی آلۂ کاروں کو 'اپنا' تسلیم کر لیا۔

۱۹۔ متحدہ عرب فوجوں کی شکست:

۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں عربوں کو طے شدہ منصوبے کے مطابق بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اگلے چند ہی دنوں میں فلسطین کی باقی اراضی پر بھی اسرائیل کا قبضہ ہو گیا۔ مغربی کنارے کا مشرقی علاقہ جہاں القدس واقع ہے یہودیوں کے قبضے میں چلا گیا۔ غزہ کا ایک حصہ، شام میں واقع گولان کا پہاڑی سلسلہ اور مصر کا صحرائے سیناء بھی اسرائیل کے قبضے میں چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسرائیل نے مزید تین لاکھ تیس ہزار مسلمان ملک بدر کر دیے۔

۲۰۔ فلسطین کی اسلامی شناخت مٹانا:

صہیونی ریاست اول روز سے اس منصوبے پر عمل پیرا تھی کہ فلسطین کی اسلامی شناخت ختم کر دے اور خطے کو یہودی آبادی، ثقافت اور تمدن میں تبدیل کر دے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ۱۹۴۸ء کے مقبوضہ اراضی کا ۹۶ فی صد سرکاری تحویل میں لے لیا گیا۔ یہ وہ علاقے تھے جہاں سے یا تو مقامی آبادی کو ملک بدر کیا گیا تھا یا یہ اوقاف کی زمین تھی جو صدیوں سے اسلامی مقاصد کے لیے وقف چلی آ رہی تھی۔ ان علاقوں سے اسلامی شناخت کے تمام نشانات مٹا کر وہاں ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ کے بعد مغربی کنارے پر ۱۹۲ یہودی بستیاں بسائی گئیں جو کہ مغربی کنارے کی کل اراضی کا ۶۹ فی صد بنتا ہے۔ غزہ کے علاقے کا ۳۰ فی صد سرکاری تحویل میں لیا گیا اور یہاں ۱۴ یہودی بستیاں تعمیر کی گئیں۔ شکست کے نتیجے میں ملک بدر کیے گئے مسلمانوں کی وطن واپسی کا سوال ہی ختم ہو گیا۔ مختلف ممالک کے یہودی اب بھرپور اعتماد اور بڑی تیزی کے ساتھ فلسطین جا کر بسنے لگے جس کی وجہ سے ۱۹۴۹ء سے لے کر ۲۰۰۰ء تک ۲۸ لاکھ یہودی فلسطین میں آ کر آباد ہوئے۔ جنگ میں فتح پانے کے بعد صیہونی ریاست نے طے کیا تھا کہ سنہ ۲۰۰۵ء تک صہیونی ریاست کی کل یہودی آبادی ۵۳ لاکھ تک ہونا چاہیے۔ پچاس فی صد سے زائد مقامی آبادی کو ملک بدر کر کے ان کی جگہ اتنی بڑی یہودی آبادی اور ان کی بود و باش اور تمدن سے قدیم فلسطین کا مشرقی اور اسلامی حسن ختم ہو کر رہ گیا۔ فلسطین کی اراضی پر صہیونی مقبوضہ جات یہودی آبادکاری کا چربہ پیش کرنے لگے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

4 مارچ: صوبہ ننگرہار............ضلع بٹی کوٹ............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک فوجی گاڑی تباہ............افغان 5 فوجی ہلاک............5 زخمی

مالی: صلیبی استعمار کے لیے ایک اور سخت ترین محاذ

بلال عبدالصمد

کامیابی کی منازل کی طرف گامزن مجاھدین:

۱۲۴۰۱۹۲ مربع کلومیٹر رقبے پر محیط، ۱۴۵۱۷۶۷۶ افراد کی آبادی پر مشتمل شمال مغربی افریقہ کے ملک مالی پر بھی صلیبیوں نے روایتی اسلام دشمنی کا مظاہرہ کر دیا ہے، اسلام ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا، یہ کفار جتنا بھی زور لگا لیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ پائیں گے۔اور یقیناً شکست ان کا مقدر ہے،مگر یہ اسلام کی دشمنی میں اندھے، بہرے اور گونگے ہیں۔

صلیبی افواج کو پہلے ہی مرحلہ میں ذلت آمیز شکست:

مجاہدین نے دشمن کی توقعات کے برعکس فرانسیسی طیاروں کی بم باری کے باوجود پیش قدمی کرتے ہوئے دشمن کے تمام مورچوں کو تباہ کر کے تین شہروں کو فتح کیا، جس کا اعتراف خود فرانسیسی میڈیا نے بھی کیا۔اس میں مالی کی فوج کے ۷۰ کے لگ بھگ اہل کار ہلاک ،فرانسیسی فورسز کے خود فرانسیسی اعداد و شمار کے مطابق ۱۱ فوجی ہلاک اور ۶۰ زخمی کیے۔تین فوجی ہیلی کاپٹر، درجنوں فوجی گاڑیوں کو تباہ کیا اور بڑی تعداد میں اسلحہ مالِ غنیمت بنایا۔صلیبی فوج مجاہدین کی اس کامیاب حکمتِ عملی پر دنگ رہ گئی۔

یمن اور صومالیہ کی طرز کی حکمت عملی اختیار کرتے ہوئے تمام مجاہدین کامیابی سے بحفاظت شہروں سے انخلا کر کے صحرا میں روپوش ہو گئے تا کہ صلیبی افواج طیاروں سے اتر کر شہروں میں بے خطر داخل ہوں اور مجاہدین گھات لگا کر انہیں اپنا شکار بنائیں۔

ایک فرانسیسی صحافی جس نے فرانس کا دورہ کیا، نے برملا یہ کہا:

''یہ جنگ صحرائی فریب کے خلاف ہے شہروں میں کہیں بھی اسلامی جنگجوؤں کی لاشیں موجود نہیں اور نہ ہی ان کی کوئی گاڑی تباہ ہوئی ہے۔بلکہ شہریوں کے گھر تباہ شدہ نظر آرہے ہیں جنہیں فرانسیسی طیاروں نے نشانہ بنایا۔مقامی شہریوں سے معلومات اکٹھی کرنے پر پتہ چلا کہ فرانسیسی حکومت نے مجاہدین کی بجائے عام شہریوں کو قتل کیا۔فرانسیسی فوجیوں کے دعوؤں کے برعکس شہید ہونے والے تمام افراد عام شہری ہیں۔مجاہدین بہت کامیابی سے شہروں سے اپنا تمام اسلحہ اور سامان لے کر انخلا کر چکے تھے،صرف وہ فوجی ٹینک انہوں نے رہنے دیے جو انہوں نے مالی فوج سے جنگ کے دوران مالِ غنیمت سے حاصل کیے تھے اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا مشکل تھا۔فرانسیسی فوج اپنے اس حملے میں بری طرح ناکام ہوئی ہے''۔

مالی کے مجاہدین نے شہر میں ایک ہینڈ بل بھی تقسیم کیا جس میں تحریر تھا کہ ''الحمدللہ! ہم نے اسلام دشمن صلیبی فوج کو بلانے والی مالی کی فوج پر کامیاب حملے کیے ہیں۔مجاہدین خفیہ انداز سے شہر کے اندر ہیں اور ان شاءاللہ رہیں گے۔'' دریں اثنا فرانس کو شدید خطرہ لاحق ہے کہ شمالی مالی میں فرانسیسی فوج نے سکونت اختیار کی تو وہ مجاہدین کے جال میں بری طرح پھنس جائیں گے اور شدید جان و مال کے نقصان سے دوچار ہوں گے۔یہی وجہ ہے کہ فرانس کا صدر بار بار یہ اعلان کرتا پھرتا ہے کہ اپریل میں اس کی فوجیں مالی سے انخلا کر جائیں گی۔

مالی کے شہر گاؤ میں فرانس کی فوج پر راکٹ برسائے گئے جس کا اعتراف فرانسیسی وزیر دفاع لی ڈرائن نے خود کیا اور کہا:

''مالی کے شمالی قصبے گاؤ میں جنگجوؤں نے فرانس اور مالی کے دستوں کو راکٹ حملوں کا نشانہ بنایا اور گوریلا حملے کیے جس میں فرانسیسی فوج کو نقصان اٹھانا پڑا۔اور یہ اب بھی بھرپور طریقہ سے مزاحمت کر رہے ہیں جس کی وجہ سے فرانس اپنی فوج میں اضافہ ہرگز نہیں کرے گا۔بلکہ جلد ہی یہاں سے انخلا کرے گا''۔

فرانس اور اس کے اتحادیوں کے لیے امریکی معاونت:

اسلام دشمنی میں امریکہ تو سرخیل ہے اور وہ بھلا کیسے مالی پر یلغار میں پیچھے رہ سکتا ہے؟ مالی ہو یا دنیا میں کوئی بھی اسلام کے خلاف محاذ، امریکی شیطانیت ہر جگہ کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔مالی میں یہ سرخیل اور ہراول دستہ تو نہیں بن پایا کہ ابھی اسے طالبان کے لگائے گئے گھاؤ بہت گہرے ہیں، جو نہ صرف اس کی فوجوں کے لیے کسی عفریت سے کم نہیں بلکہ اس کی معیشت کی کشتی بھی بری طرح ڈول گئی ہے۔لیکن اپنی شیطانی روح کی تسکین کا یہاں بھی سامان کیے ہوئے ہے۔

امریکہ' مالی میں جارح افواج کو ٹرانسپورٹ ، فضا میں ایندھن بھرنے اور جاسوسی کی خصوصی تربیت فراہم کر رہا ہے۔امریکہ کے 'افریقی او قیانوسی مرکز' کے ڈائریکٹر نے جرمن نشریاتی ادارے ڈی ڈبلیو سے بات کرتے ہوئے بتایا ہے کہ:

''امریکہ' مالی کے مسلمانوں پر حملہ کرنے والی فوج میں شامل چاڈ اور ٹوگو سمیت دیگر ممالک کے فوجیوں کے لیے فضائی ٹرانسپورٹ کی سہولت کے علاوہ فضا میں ایندھن بھرنے اور جاسوسی اطلاعات کی فراہمی کا کام جاری رکھے ہوئے ہے۔امریکہ اب تک ٹوگو کے ۲۰۰ سے زائد جب کہ چاڈ

4 مارچ:صوبہ غزنی............ضلع خواجہ عمری............ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ............نیٹو کا ایک ٹینک تباہ............4 نیٹو فوجی ہلاک............کئی زخمی

کے ۲۰۰۰ فوجیوں کو مالی پہنچانے کے لیے ٹرانسپورٹ مہیا کر چکا ہے۔ اس کے علاوہ فرانس کی فوج کے تعاون سے امریکی وزارتِ دفاع نے ۱۷ پروازوں کے ذریعے ۳۹۱ ٹن سے زائد گولہ بارود اور ۵۰۰ دیگر ممالک کے فوجی مالی منتقل کیے ہیں۔

مالی، شمالی اور مغربی افریقہ کے درمیان ایک اہم رابطہ ہے اس لیے وہ امریکہ کی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ایک اہم ہدف ہے۔ ۱۹۹۰ء کے عشرے میں ہی امریکی خصوصی دستوں نے مالی فوج کی تربیت کی تھی۔ مالی اور شمالی افریقہ میں القاعدہ سمیت دوسرے جہادی گروہ خاص طور پر فعال تھے، اس لیے کئی برسوں تک جاری رہنے والے امریکی تربیتی پروگرام میں مالی کے خصوصی دستوں کو دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے گر سکھائے گئے۔''

جماعۃ القاعدۃ الجہاد کے مجاہدین کا مالی میں مقابلہ کرنے کے لیے امریکہ نے اپنے ۱۰۰ فوجی بھی نائیجر بھیج دیے ہیں، اوباما کہتا ہے:

''امریکی افواج مالی میں عسکریت پسندوں کے ساتھ لڑائی میں مصروف فرانسیسی افواج کے ساتھ انٹیلی جنس شیئرنگ کے علاوہ انہیں سیکورٹی امداد بھی فراہم کریں گی۔ امریکہ اور نائیجر کے درمیان گزشتہ ماہ سیکورٹی فراہم کرنے کا ایک معاہدہ طے پایا تھا تاہم امریکی حکام نے اس خطے میں اپنی افواج کی موجودگی پر بات چیت کو موخر کر دیا تھا۔ امریکہ فرانس کو لاجسٹک امداد کے علاوہ جاسوس طیاروں کی مدد سے انٹیلی جنس معلومات بھی فراہم کر رہا ہے۔ پینٹا گان خطے میں غیر مسلح ڈرون طیاروں کے آپریشن کے لیے غور کر رہا ہے تاکہ خطے کی صورت حال کا جائزہ لیا جاسکے۔''

امریکی سی آئی اے اور دیگر امریکی ادارے یہاں بھی پوری طرح سرگرم عمل ہیں۔

مالی میں انسانی حقوق کی پامالی:

مالی میں مجاہدین جو شہریوں کے لیے امن کے پیامی تھے، عدل وانصاف اور امانت و دیانت جن کی خصوصیت تھی، اعلیٰ اخلاق کے یہ صالح گروہ تو انتظامی ذمہ داری سے عارضی طور پر دور ہیں، یہی وجہ ہے کہ مالی کے شہریوں کا اب کوئی پرسان حال نہیں رہا۔ بدعنوان مرتد حکومت' ان بیرونی طاقتوں کی بے دام غلام ہے جو مالی کے زمینی ذخائر کی دولت کے حریص ہیں، اور انہیں مالی کے انسانوں سے کوئی ہمدردی وغرض نہیں۔ اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے ادارے نے مالی کی افواج پر الزام لگایا ہے جو مبنی بر حقیقت ہے کہ وہ دورانِ جنگ مخصوص افراد اور مخصوص نسلی گروہوں کو نشانہ بنا رہی ہے۔ ادارے کی ڈپٹی ہائی کمشنر کیونگ وہا کانگ نے کہا کہ

''مالی کی فوج عسکریت پسندوں کے حملوں کے جواب میں مخصوص لوگوں کو جانتے بوجھتے نشانہ بنا رہی ہے، جن میں تورگیگ اور عرب لوگ سرِفہرست ہیں۔ اور ایسا صرف اس شک کی بنا پر کیا جا رہا ہے کہ انہوں نے عسکریت پسندوں کو مدد و پناہ فراہم کی۔ مالی کی حکومت ان گروہوں کی حفاظت کے لیے اقدامات اٹھائے''۔

اقوامِ متحدہ کا کہنا ہے کہ مالی کی فوج قبائلیوں کی نسل کشی میں ملوث ہے۔ مالی میں بڑی اجتماعی قبریں بھی دریافت ہو رہی ہیں۔ افریقی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق ایک بڑی اجتماعی قبر میں درجنوں لاشوں میں سے صرف تین کی شناخت ہو سکی، اور وہ مالی میں عرب مسلم تاجروں کی لاشیں تھیں جنہیں مالی کی فوج نے گرفتار کیا اور بعد ازاں شہید کر ڈالا۔ لوٹ مار کا بازار بھی پوری طرح گرم ہے۔ مالی میں قدیم ترین بڑی لائبریری بھی نذر آتش کی گئی، اس سے اسلام دشمنوں کی اسلام اور اس کے ورثے اور علومِ اسلامی سے نفرت کا اظہار کھل کر سامنے آتا ہے۔

مالی میں فرانس کی کاروائی پر ترکی کی تنقید:

ترک وزارت خارجہ نے مالی میں فرانسیسی کارروائی پر تنقید کی ہے اور یہ کھلے عام تنقید اس تناظر میں کی گئی ہے کہ ترکی مغربی افریقہ میں اپنا اقتصادی اور سفارتی اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ ترک وزارتِ خارجہ کے مطابق:

''ہم مالی کی صورت حال میں ایسی تبدیلی چاہتے ہیں جو وہاں کے لوگوں کی سیاسی خواہشات کے دائرے میں ہو۔ وہاں کے عوام کی رائے کو مدنظر رکھا جائے، ہم کسی یک طرفہ اقدام کے حق میں نہیں ہیں۔''

ایک ترک روزنامے کے کالم نگار کا کہنا ہے:

''درحقیقت افریقہ میں اپنے قدم جمانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے اور ترکی اس میں پیش پیش ہے، اس نے پورے افریقہ میں بہت سے سفارت خانے کھولے ہیں لہٰذا یہ بات بہت واضح ہے کہ ترکی خود کو ایک موثر طاقت سمجھتا ہے''۔

ترکی نے افریقہ کو اپنی اقتصادی ترجیح قرار دیا ہے اور اس کی افریقہ کو برآمدات کی مالیت دس ارب ڈالر سے بھی زیادہ ہے۔

مالی مغربی تجزیہ کاروں کی نظر میں:

ہالینڈ کے عسکری ماہر کولی جن نے کہا کہ ''شاید مجاہدین نے فرانسیسی فوج کو جال میں پھانسنے کے لیے پسپائی اختیار کی ہے''۔ ''ناقابلِ تسخیر مجاہدین مالی'' کے عنوان سے جاری کیے گئے اپنے مراسلے میں اس نے لکھا کہ

''فرانس اور مالی کی افواج نے بڑے رقبے پر قبضہ کر لیا ہے مگر اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ جنگ جیت گئے ہیں، باغیوں نے اپنی مرضی سے شہروں کو

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

5 مارچ: صوبہ پکتیکا..........ایک فوجی کیمپ پر فدائی حملہ..........درجنوں افغان فوجی ہلاک..........فوجی کیمپ اور اس سے ملحقہ عمارتیں تباہ

شام......مجاہدین فتح کی جانب گامزن

دوست محمد بلوچ

بم، میزائیل، دھماکے اور بہتا ہوا انسانی خون، جو ہنوز بہہ رہا ہے۔ گلی محلے اور شہر تو قبرستان بن ہی گئے، دریا بھی بربریت سے محفوظ نہ رہے۔ دریائے فرات میں تیرتی لاشیں، انسانیت کی تذلیل اور انسان نما درندوں کی داستانِ سفاکی، زبانِ حال سے کہتی نظر آتی ہیں۔ شامی آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق جنوری کے اختتام تک ۵۰۱۳ افراد ہلاک ہوئے، جب کہ سنٹر فار ڈوکومنٹیشن فار وائیلیشن کی رپورٹ میں ۲۳ فروری تک ہلاکتوں کی تعداد چون ہزار سات سو چھیالیس بتائی گئی ہے۔

۱۳۵۵۰۹ افراد گرفتار ہیں اور اس کے ساتھ ہی شامی فوج اور پولیس کے ۱۲۳۵۰ سے ۱۱۴۱۳۹ اہل کار بھی جہنم رسید ہو چکے ہیں۔ اپوزیشن کی ویب سائٹ کے مطابق فروری کے آخر تک ۵۰۲۶ بچوں، ۵۲۲۵ عورتوں اور ۴۰۰۷ مجاہدین سمیت ۵۵۲۱۱ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ جنوری میں ۴۲۷۱ اور فروری کے ۲۱ دنوں میں ۲۹۷۲ افراد کی جان لی گئی۔ دمشق میں سب سے زیادہ ۱۲۰۸۹ ہلاکتیں ہوئیں۔ اسی طرح حمص میں ۹۶۲۴، حلب میں ۷۹۶۱، ادلب میں ۶۸۹۱، درعا میں ۴۰۱۷، حماۃ میں ۴۲۸۵، دمشق میں ۴۲۰۴ اور دیرالزور میں ۳۵۸۵ افراد کی لاشوں کی تدفین ہوئی۔

کوئی چھوٹا بڑا شہر خون ریزی سے محفوظ نہیں، لوگ غاروں میں بھی بے سرو سامانی کی حالت میں پناہ گزین ہیں۔ اس خون ریزی کے نتیجے میں بڑی تعداد میں لوگوں نے اندرون اور بیرونِ ملک نقل مکانی کی ہے۔ اندرون ملک نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد ۲۰ تا ۲۵ لاکھ بتائی جاتی ہے، اور برطانوی نشریاتی ادارے کے مطابق ۱۰ لاکھ شامی بیرون ملک منتقل ہو چکے ہیں اور اقوامِ متحدہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر شام کے حالات ایسے ہی رہے تو اس سال کے آخر تک یہ تعداد دگنی ہو سکتی ہے۔ وکی پیڈیا کے مطابق بالترتیب اردن میں ۱۷۶۵۶۹، لبنان میں ۱۲۹۰۴۵، ترکی میں ۱۵۰۹۰۶، مصر میں ۱۵۰۰۰۰، عراقی کردستان میں ۷۰۰۰۰، عراق میں ۶۰۰۰۰، الجزائر میں ۲۵۰۰۰، اور آرمینیا میں ۸۲۴۸ شامی پناہ گزین ہیں۔ اردن اور لبنان میں پناہ گزینوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔

حکومتی فوجیوں کی سربریت :

ایک شیخ جو شام کے حالات جاننے کے لیے شام کا دورہ کر کے آئے، ان کے مطابق ملک شام میں گزرنے والی قیامت خیز اور روح فرسا صورت حال تو وہ ہے جب شامی فوجی درندے خاندان بھر کے سامنے عفت مآب ماؤں بہنوں کو برہنہ ہونے کا حکم دیتے ہیں اور انکار پر کہتے ہیں ''تمھیں یہ حکم ماننا ہوگا اور جو کہا جائے وہ کرنا ہوگا، کیونکہ تم عائشہؓ کی بیٹیاں ہو''۔ لڑکیوں کو مساجد میں لے جا کر زیادتی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ اور بزرگوں کی بے حد تذلیل کی جاتی ہے کسی جانور سے بھی بدترین سلوک کیا جاتا ہے اور بچوں کو قتل کر کے نسل کا صفایا بھی ان کے کارناموں میں شامل ہے، یہ داستانِ حال سناتے ہوئے ان کی آنکھیں بہتے آنسو ضبط نہیں کر پائیں۔ ادھر اقوامِ متحدہ کے بچوں کے ادارے نے خبردار کیا ہے کہ شام میں بچوں کی ایک پوری نسل ختم ہونے والی ہے۔ شام کے ۵ لاکھ بچوں کو ہنگامی بنیادوں پر امداد کی ضرورت ہے۔ بشار الاسد نے ایک نجی ملیشیا بھی بنا رکھی ہے جو خصوصی طور پر سنی افراد کی شناخت کر کے انہیں چن چن کر قتل کر رہی ہے۔ بعض اوقات چند دن جیل میں رکھ کر پھر ان کا قتلِ عام کر دیتے ہیں، شامی فوج سے بددل ہو کر بھاگنے والوں کو بھی قتل کر دیا جاتا ہے، لاشوں کی تصاویر بنا کر انہیں اجتماعی قبروں میں دفن یا دریا برد کر دیا جاتا ہے۔

امریکی ،اردنی اور اماراتی ایجنسیوں کی شامی حکومت کی مدد:

حال ہی میں اردنی انٹیلی جنس کی ایک دستاویز منظر عام پر آئی ہے کہ عمان میں بشار اسد کی حکومت کی مدد کرنے اور اس کے دشمنوں پر قابو پانے کے لیے ایک اجلاس دارالحکومت عمان میں واقع 'حیات عمان ہوٹل' میں ہوا۔ یہ اجلاس امریکی انٹیلی جنس، اردنی انٹیلی جنس اور اماراتی انٹیلی جنس کے مابین ہوا۔ ایک ماہ تک تینوں ایجنسیوں کے مابین ملاقاتوں کے بعد اس اجلاس میں طے پایا گیا کہ اردن شام کی سرحد پر ۳۷۵ کلومیٹر رقبے پر ایک فوجی اڈہ بغیر پائلٹ کے ڈرون طیاروں کے لیے قائم کیا جائے۔ نیز اردن شام کی سرحد پر نگرانی اور جاسوسی کے آلات نصب کیے جائیں گے۔ جنہیں فرانس کی ایک سیکورٹی کمپنی سے ۹۰ ملین ڈالرز کے عوض خریدا جائے گا اور ان کا خرچہ امارات ادا کرے گا۔ ڈرون طیاروں کے لیے 'امیر حسن فضائی ائربیس' کے ساتھ ہی ایک کمانڈ ہیڈکوارٹر فوجی اڈہ قائم کیا جائے گا۔ اجلاس میں شام کی سرحد پر نگرانی سخت کرنے، اور مالیاتی اداروں، رفاہی اداروں کی سخت نگرانی کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ اس کے علاوہ آپس میں سیکورٹی کوآرڈینیشن مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ آزاد شامی فوج پر دباؤ بڑھا کر اسے اسدی حکومت کے ساتھ مذاکرات پر مجبور کیا جائے جیسے نکات پر اتفاق کیا گیا۔

بشار اور اس کے حلیفوں کے دعوے:

ایک لبنانی جریدے کے مطابق بشار نے ایک لبنانی پارلیمانی وفد سے باتیں کرتے ہوئے کہا: ''فوج باغیوں کے مقابلے میں جیت رہی ہے، ہم تمام بغاوتیں کچل کر

5 مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع نوزاد............افغان فوج کے ایک قافلے پر مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............6 افغان فوجی ہلاک............متعدد زخمی

رکھ دیں گے اور مستقبل ہمارا ہے ۔ مذاکرات کے دروازے کھلے ہیں، مسلح تنظیمیں جو ریاست کے خلاف دہشت گردی کررہی ہیں انہیں عوامی مقبولیت حاصل نہیں۔''

اسی طرح بشار کا حلیف ایران کی سپریم کونسل کا ایک رہنما علی اکبر ولایتی یہ اعلان کرتا ہے کہ'' شام پر حملہ ایران پر حملہ تصور کیا جائے گا اور اس کا بھرپور جواب دینا ہمارا حق ہوگا''۔روس کا وزیراعظم بشار کی کمزور حکومت کو تسلیم کرتے ہوئے کہتا ہے'' اگرچہ بشار کی حکومت اور اس کی عمل داری اپنی ریاست پر کم ہورہی ہے لیکن اس کے مستقبل کا فیصلہ وہاں کے عوام ہی کر سکتے ہیں،امریکہ یا کوئی دوسرا ملک نہیں۔''

دوسری طرف بشار نے اپنے اس زوال پذیر اقتدار کو دوام بخشنے کے لیے اپنے درباری علما سے فتویٰ بھی حاصل کیا ہے ۔شام کے سرکاری مفتی شیخ احمد بدرالدین نے جہاد کا فتویٰ جاری کیا ہے ۔اپنے فتویٰ میں اس نے بشار کی حمایت کو تمام مسلمانوں کے لیے فرضِ عین کا درجہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس سرکاری مفتی کے بقول'' بشار حکومت تو صیہونیوں سے فیصلہ کن جنگ کی تیاری کر رہی ہے''۔اس درباری مفتی کا جواب دیتے ہوئے شامی علما رابطہ کمیٹی نے ایک فتویٰ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے'' بشار اسد حکومت کے مفتی نے جو فتویٰ جاری کیا ہے وہ انتہائی غلط ہے،تمام عربی اور اسلامی ملکوں کی عوام کو بشار حکومت ختم کرنے کے لیے عام جہاد کا اعلان کرنا چاہیے اور سرکاری مفتی نے یہ فرمان اس لیے جاری کیا ہے تاکہ شام اور ایران کے شیعوں کو جہاد کے نام پر ابھار کر اس جنگ میں بڑھ چڑھ کر مسلمانوں کے خلاف لڑنے پر اکسایا جا سکے ۔بچوں کو قتل کرنے ، عورتوں کی عصمت دری کرنے اور مساجد پر بم باری کرنے کو جہاد کا نام دیا جا رہا ہے؟؟''

وہ دیوانے کہ جن کے ساتھ ہے تائیدِ رحمانی
اندھیرے ظلم کے مٹ جائیں جن سے اتنے نورانی
جہانِ کفر سے ہرگز نہیں مرعوب یہ ہوتے
فقط پیشِ خدا جھکتی ہے ان بندوں کی پیشانی

اسلامی سربراہ کانفرنس کا شام کی صورتحال پر اظہارِ تشویش:

مصر میں ہونے والی اسلامی سربراہی کانفرنس،جس میں ۵۷ ممالک کے ۲۶ سربراہ شریک ہوئے میں شام کی صورت حال پر گفتگو رہی ۔مصر کے صدر مرسی نے کہا: '' شامی حکومت تاریخ سے سبق سیکھے اور وہ قوم پر اپنے مفادات کو ترجیح نہ دے، کیونکہ ایسے حکمران نیست و نابود ہو گئے''۔مُرسی نے رکن ممالک سے شامی اپوزیشن کی حمایت کے لیے بھی کہا۔سعودی ولی عہد شہزادہ سلمان نے کہا:'' شامی حکومت عوام کے خلاف سنگین جرائم کی مرتکب ہو رہی ہے''۔اردن کے شاہ عبداللہ دوئم نے امریکی میڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ'' شام میں اسلامی شدت پسندوں کی کامیابی سے جہادی ریاست وجود میں آ سکتی ہے جس سے تمام خطے کا امن متاثر ہو سکتا ہے''۔کویت میں شامی مہاجرین کے لیے بھی ایک کانفرنس ہوئی جس میں کویت،سعودی عرب،اور متحدہ عرب امارات نے مہاجرین کے لیے ۹۰۰ ملین ڈالر امداد کا اعلان کیا۔

مجاھدین کی عظیم فتوحات :

مجاہدین کو ہر جگہ اللہ کی تائید و نصرت حاصل ہے اور شام میں ابھی اللہ کے سپاہی اللہ کی رحمتیں اور نصرتیں مسلسل سمیٹ رہے ہیں اور ان کے شہیدوں کی مقبول شہادتیں بھی اہلِ ایمان کے لیے نشانیاں ہیں۔جیسا کہ حال ہی میں ایک مجاہد کی لاش کو دو ماہ بعد ایک سرکاری فوجی کی نشاندہی پر نکالا گیا تو مسکراتے چہرے کے ساتھ تازہ خون و خوشبو اللہ کے وعدوں کی سچائی کی روشن دلیل دیتی نظر آئی۔بشار اور اس کی شیطانیت مسلسل شکست کی طرف گامزن اور اس کے اقتدار کا سورج غروب ہونے کو ہے۔حال ہی میں مجاہدین نے شام کے شمال مشرقی شہر'الرقہ' کو فتح کیا ہے اور وہاں کے سیکورٹی سربراہ کو گرفتار اور حکمران جماعت کے اقتدار کی علامت سابق صدر حافظ الاسد کے مجسمے کو بھی مسمار کر دیا گیا۔

لندن میں قائم شامی آبزرویٹری برائے انسانی حقوق کے ڈائریکٹر رامی عبدالرحمان نے بتایا کہ'الرقہ شام میں پہلا صوبائی دارالحکومت ہے جہاں مجاہدین نے اتنی بڑی کامیابی حاصل کی ہے'۔ دریائے فرات کے کنارے واقع اس شہر کی فتح میں جبهۃ النصرۃ کے ساتھ جیش الحر کے مجاہدوں نے بھی حصہ لیا۔علاوہ ازیں وسطی شہر حمص کے علاقے بابا عمرو کالونی پر اتوار کی صبح اچانک حملہ کر کے اس کا بھی قبضہ حاصل کر لیا۔یاد رہے یہ وہ علاقہ ہے جو گزشتہ سال شامی فوج نے ایک خون ریز لڑائی کے بعد حاصل کیا تھا۔کئی دنوں کی لڑائی کے بعد'حلب' میں واقع تاریخی اموی مسجد کا کنٹرول بھی مجاہدین نے حاصل کر لیا ہے۔آٹھویں صدی میں بننے والی یہ مسجد ایک تاریخی اہمیت کی حامل مسجد ہے،تاہم مسجد اور اس سے ملحقہ میوزیم کو بھی جزوی نقصان پہنچا۔حلب میں آٹھ ایکڑ پر محیط کمپلیکس پر قبضے کے بعد اپنا پرچم بھی لہرا دیا۔

مجاھدین کے زیر کنٹرول علاقوں میں شرعی کمیٹیوں کا قیام :

امریکہ اور مغرب کو شامی جہاد کے ثمرات چرانے سے محروم رکھنے کے لیے اور ان کی مجاہدین کے خلاف سازشوں کو ناکام رکھنے کے لیے آزاد شدہ مشرقی شام کے شہروں میں مجاہدین نے ۹ مارچ کو (لجنۃ الشرعیہ) حکومتی شرعی کمیٹی قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔یہ لجنۃ عوام کے روزمرہ کے معاملات کو چلانے اور شہروں میں موجود سیکورٹی کے خلا کو پر کرنے اور عوام کے روزمرہ کے معاملات کو شرعی قوانین کی رو سے طے کرنے کے لیے قائم کی گئی ہیں ۔اور ایک مرکزی مجلسِ شوریٰ قائم کی گئی ہے اور اس کو عدلیہ، عاملہ اور مقنّنہ کے اختیارات ہوں گے......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

'' یہ اہلِ حق وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں دسترس دیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے

5مارچ:صوبہ پکتیکا......ضلع مٹہ خان......مجاہدین کے صلیبی فوجیوں پر حملہ......2 صلیبی فوجی ہلاک......4 شدید زخمی......2 فوجی ٹینک تباہ

منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔''

دیرالزور، الحسکہ اور الرقہ صوبوں میں معاملات چلانے کے لیے عوام الناس کے مسائل کو ان کمیٹیوں کے مندرجہ ذیل دفاتر کے ذریعے حل کیا جائے گا۔

۱۔اسلامی عدالت، ۲۔دعوت وارشاد کے لیے شرعی کمیٹی کا دفتر، ۳۔دارالافتاء، ۴۔ ایگزیکٹو فورس (مشرقی علاقے کی پولیس)، ۵۔سروسز کمیٹی ،۶۔ریلیف کمیٹی (امدادی ورفاہی کاموں کا ادارہ)...... یہ ایک بڑی ذمہ داری اور عظیم امانت ہے۔

القاعدہ کی محبت و مقبولیت :

ایرک ہیرون ایک امریکی میرین کمانڈو رہا ہے۔القاعدۃ الجہاد کی ذیلی تنظیم کا مشاہدہ کرنے شام پہنچا، متاثر ہوکر رکن بن گیا۔مصری انقلاب میں بھی مظاہروں میں شریک رہا تھا۔امریکہ کی ایجنسیوں میں اس پر کھلبلی مچ گئی ہے اور عالمی ذرائع ابلاغ نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔امریکی خبر رساں ادارے و برطانوی جریدے کی رپورٹ میں ۳۰ سالہ میرین کا بیان بھی نقل کیا گیا ہے، ایرک کا کہنا ہے کہ

''وہ شام میں القاعدۃ الجہاد کی ذیلی تنظیم کا ماحول اور انداز دیکھنے کے لیے امریکہ سے شام پہنچا تھا۔جب وہ اس تنظیم کے مجاہدین سے گھلا ملا تو اس نے محسوس کیا یہ بہترین انسان اور راست باز مجاہد ہیں۔اس لیے مجھے ان لوگوں سے محبت ہوگئی اور پھر میں نے اپنا حربی تجربہ و تیکنیک مجاہدین سے شیئر کرنا شروع کر دیا''۔

ایک فرانسیسی جریدے کے مطابق آج سے تین چار سال قبل ایسے اکا دکا واقعات سنے جاتے تھے کہ کوئی یورپین باشندہ القاعدۃ الجہاد کا حصہ بن گیا مگر اب تو درجنوں مجاہدین کا تعلق یورپ سے ہے۔شمالی قفقاز سے قریباً ۴۰ مجاہدین پر مشتمل دستہ بھی جبہۃ النصرہ کا ساتھ دیتے شام کے محاذوں پر سرگرم عمل ہے...... جماعۃ القاعدۃ الجہاد کا ایک بے حد مقبول عام جہادی ترانہ 'سنخوض معارکنا معھم' جو ایک مجاہد عرب شاعر کی تخلیق ہے، اور اس پر شام میں پابندی تھی، آج کل شام کے سرکاری ٹی وی سے نشر ہونے لگا ہے۔جبہۃ النصرۃ نے اس پر شامی ٹی وی کی انتظامیہ کو سرقہ، چوری اور بددیانتی اور خیانت کا مرتکب قرار دیا ہے۔کیونکہ یہ ترانہ جماعۃ القاعدۃ الجہاد اور اس کی ذیلی تنظیموں سے منسوب ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مالی: صلیبی استعمار کے لیے ایک اور سخت ترین محاذ

چھوڑا اور شمال کی طرف چلے گئے، انہوں نے طے شدہ منصوبے کے تحت ایسا کیا۔فرانس نے ان کا پیچھا نہیں کیا۔صحرا کے خطرناک علاقے باغیوں کے قبضہ میں ہیں۔انہوں نے بالکل افغانستان کے طالبان کی حکمت عملی پر عمل کیا ہے۔ٹمبکٹو کے جنوب کی زمین حکومتی قبضے میں رہے گی اور شمال باغیوں کے کنٹرول میں اور باغیوں کے لیے نائیجر اور موریطانیہ میں بھی پناہ گاہیں ہیں۔فرانس کو مالی افواج کی تربیت کے لیے دو سے تین سال وہاں رہنا پڑے گا''۔

اسی طرح ایک اور مغربی تجزیہ کار ڈیوڈ پیٹراس پوچھتا ہے کہ:''امریکہ کو افغانستان میں شکست تسلیم کرنے اور وہاں سے افواج نکالنے میں بارہ سال لگے، مالی میں فرانس کو کتنا عرصہ لگے؟'' پھر خود ہی وہ اس کا جواب بھی دیتا ہے،''بہت تھوڑا''۔

مغربی میڈیا کے ہی مطابق یہ بات منظر عام پر آئی ہے کہ 'مالی کے عوام کا کہنا ہے کہ 'شریعت کا دور بہترین دور تھا، ان کے شب وروز بہت اچھے تھے۔' واضح رہے کہ یہ عوام کی مجاہدین کے ساتھ محبت و ہمدردی ہے جس کی وجہ سے فرانس ان نہتے شہریوں پر بم باری کر رہا ہے، ہیومن رائٹس کی اب تک جتنی بھی رپورٹس آئی ہیں وہ سب مالی میں فرانس کے عام لوگوں کے قتل کے الزامات پر مبنی ہیں۔یہی وجہ ہے کہ مالی میں بھی بڑی تعداد میں لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں، اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق اب تک ۳لاکھ ۷۷ ہزار لوگوں نے ہجرت کی ہے اور ڈیڑھ لاکھ نے تو سرحدوں کے پار پناہ لی ہے۔

قابل افسوس بات یہ ہے کہ اسلامی ممالک نے اس ظلم اور صلیبی حملے پر کسی افسوس کا اظہار نہیں کیا بلکہ فرانس نے تو مالی اعانت بھی مانگ لی ان ممالک کے حکمرانوں سے جنہوں نے دنیا کی مال ومتاع کے بدلے ایمان کو فروخت کر دیا۔

آج جگہ جگہ کفار مسلمانوں کے خالص جہاد فی سبیل اللہ کی زد میں ہیں، ماضی میں جہاد کو صرف افغانستان کے تناظر میں ہی دیکھا جاتا تھا لیکن اب ہر جگہ اس کی روز افزوں افزائش ہورہی ہے، دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی امیدوں کا آخری مرکز اب صرف مجاہدین اسلام ہی ہیں، ملت کفر کو بھی اگر خوف ہے تو انہی مجاہدین کا ہے اور دنیا بھر میں بے شک کفار پورے زور وطاقت لگا لینے کے باوجود شکست سے دوچار ہیں اور بوکھلاہٹ میں ہیں کہ ان کی جدید سائنسی ایجادات بھی مجاہدین کی سادہ بندوقوں کے سامنے کھلونا ثابت ہو جاتی ہیں۔یہ اس لیے ہے کہ اللہ رب ذوالجلال کی رحمت اور اس کے لشکر مسلمانوں کی مدد و نصرت کر رہے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَام(ابراھیم:۴۷)

''تو ایسا خیال نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے پیغمبروں سے وعدہ کیا ہے۔اس کے خلاف کرے گا۔

☆☆☆☆☆☆

5مارچ: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............ مجاہدین کا ایک پولیس چوکی پر حملہ............8افغان فوجی ہلاک

عراق میں امریکی حملے کے دس سال اور مجاہدین کی کامیاب عملیات

محمد سعود میمن

''ری پبلکن کو یقین تھا کہ صدام حسین کے پاس وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار موجود ہیں، ڈیموکریٹس کا بھی یہی خیال تھا، کلنٹن بھی یہ مانتا تھا کہ صدام کے پاس یہ ہتھیار موجود ہیں اور بش کو بھی اس بات کا پورا یقین تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم سب غلط تھے''۔ یہ الفاظ بش انتظامیہ میں قومی سلامتی کے مشیر سٹیفن ہیڈلے کے ہیں۔ صرف ہیڈلے ہی نہیں بلکہ پوری امریکی قوم آج اس بات کا رونا رو رہی ہے کہ ۲۰ مارچ ۲۰۰۳ء میں امریکہ کا عراق پر حملہ ایک ایسی مہلک اور سنگین غلطی تھی جس کے نتیجے میں نہ صرف عراق کے عوام کو تاریخ انسانی کی بدترین وحشت و درندگی کا سامنا کرتے ہوئے ناقابل بیان مصائب و آلام بھگتنا پڑے بلکہ خود امریکہ اور اس کے اتحادی بھی ایسی بدترین معاشی و سماجی تباہی اور عسکری شکست سے دوچار ہوئے جو اپنی مثال آپ ہے۔

ماہ مارچ ۲۰۱۳ء میں اس حملے کو ۱۰ سال مکمل ہو گئے ہیں۔ ان دس سالوں میں مسلمانانِ عراق کو صلیبی کفار اور ان کے حواری رافضیوں کے ہاتھوں جن آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا وہ ایک طویل اور دردناک داستان ہے جس کا کچھ ذکر اگلی سطور میں آئے گا لیکن اللہ رب العزّت کی رحمت و نصرت کے طفیل عراق کے مسلمانوں نے جواں ہمتی اور عزیمت کے ساتھ عالم کفر کو جس ذلت و شکست سے دوچار کیا وہ اپنی جگہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔

۲۰ مارچ ۲۰۰۳ء سے ۱۸ دسمبر ۲۰۱۱ء کو عراق سے امریکی افواج کے انخلا تک ۸ سال ۸ ماہ اور ۲۱ دنوں کے دوران امریکی محکمہ دفاع کے تسلیم کردہ اعداد و شمار کے مطابق ۴،۴۸۸ امریکی فوجی جب کہ ۳،۴۰۰ غیر فوجی کنٹریکٹر (بلیک واٹر جیسی ایجنسیوں کے اہل کار) اس جنگ کا ایندھن بنے۔ جب کہ خود مغربی ذرائع ابلاغ کا ماننا ہے کہ یہ اعداد و شمار حقیقت سے بہت کم ہیں۔ درحقیقت ہلاک ہونے والے فوجی و دیگر صلیبیوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ اور امریکیوں کے علاوہ دیگر اتحادی افواج اور مرتد عراقی فوج اور پولیس کے جو اہل کار اس جنگ میں مارے گئے ان کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے۔ مجاہدین کے حملوں میں زخمی ہو کر اپاہج ہونے والے امریکی فوجیوں اور کنٹریکٹرز کی تعداد بالترتیب ۳۲،۲۵۳ اور ۴۳،۸۸۰ ہے۔ جب کہ ۵۱،۳۱۹ امریکی فوجی زخمی بھی ہوئے۔ گویا عراق سے آنے والا ہر چوتھا فوجی یا تو معذور ہو کر واپس گیا یا کم از کم زخمی ہو کر۔

سرزمین انبیاء عراق پر حملہ آور ہونے والی نام نہاد سپر پاور کو صرف جانی ہی نہیں بلکہ جان لیوا معاشی نقصان کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ 'جان لیوا' اس لیے کہ اس جنگ کا معاشی بوجھ اتنا زیادہ تھا کہ امریکی معیشت کے کڑاکے نکل گئے اور ایسی 'چک' پڑی کہ آج تک سیدھی نہیں ہو سکی اور نہ ہی مستقبل میں کوئی امکان ہے۔ عراق جنگ پر اٹھنے والے امریکی اخراجات میں یوں تو خاصا تنوع ہے اور کوئی حتمی رقم متعین کرنا مشکل ہے لیکن کم از کم اندازے کے مطابق امریکی ٹیکس دہندگان کو اس جنگ کی خاطر تقریباً ۲۲۰۰ ارب ڈالر کا چونا لگ چکا ہے۔ جس میں جنگ کے براہ راست اور بالواسطہ اخراجات شامل ہیں۔ تدبیر الٰہی دیکھیے کہ امریکی حکومت نے جنگ کی یہ 'خرمستی' 'مئے قرض' کے نشے میں دھت ہو کر کی۔ قرض جو اس جنگ کے لیے لیا گیا، سرمایہ دارانہ نظام کے اصولوں کے تحت اس پر سود بھی دینا پڑے گا اور اگلے چالیس سالوں میں سود کی رقم اور جنگ میں شامل ہونے والے سابقہ فوجیوں کی دیکھ بھال کا خرچ ملا کر امکانی طور پر یہ رقم ۶،۰۰۰ ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ۱۶،۰۰۰ ارب ڈالر کے قرضے تلے دبی امریکی معیشت یہ قرض اور اس کا سود کیوں کر اتار پائے گی؟ اور اس سوال کا جواب غالب کے شعر میں تصرف کر کے کچھ یوں بنتا ہے

قرض کی پیتے تھے مے اور سمجھتے تھے کہ ہاں
رنگ لائے گی ہماری 'خرمستی' ایک دن

اللہ رب العزت کی نصرت اور مسلمانانِ عراق و افغانستان کی قربانیوں کے طفیل ان شاء اللہ وہ دن جلد ہی آیا چاہتا ہے جب امریکہ کی یہ مستی رنگ لائے گی اور جس طرح یہ عراق و افغانستان میں ذلیل و رسوا ہوا ہے اسی طرح اس کی خود اپنے ہاں بھی بدحالی اور ابتری سے دوچار ہوا چاہتا ہے۔ عراق کی دلدل سے نکلنے کے لیے امریکہ نے بھی وہی حربہ استعمال کیا جو ہر دور کی استعماری طاقتوں کا وطیرہ رہا ہے یعنی مقامی غداروں کی ایک کھیپ تیار کی اور اس کی آڑ میں راہ فرار اختیار کی۔ امریکہ کی وقتی خوش قسمتی کہ اسے غداروں کی یہ قوم، یہود و نصاریٰ کے ازلی حلیف رافضیوں کی شکل میں بنی بنائی مل گئی۔

عراق کی کٹھ پتلی رافضی حکومت جس کو امریکہ کے ساتھ ساتھ ایران کی کھلم کھلا سرپرستی بھی حاصل ہے، امریکہ کو انخلا میں مدد دینے کے بعد امریکی و ایرانی عزائم کی تکمیل کے لیے عراق کے اہل سنت پر جو مظالم ڈھا رہی ہے، وہ دنیا کی نظروں سے پوشیدہ نہیں لیکن افسوس ناک امر یہ ہے کہ امت مسلمہ پر مسلط حکمرانوں نے روافض کے سینوں میں مسلمانوں کے خلاف بغض اور عراقی مسلمانوں پر ان کے مظالم کے بارے سب کچھ

5 مارچ: صوبہ سرپل.........ضلع گوسفندی.........مجاہدین کا کمین لگا کر ایک افغان فوجی قافلے پر حملہ.........8 افغان فوجی ہلاک.........6 زخمی

جانتے بوجھتے ہوئے بھی اپنی آنکھیں اور کان بند کر رکھے ہیں اور لب سی رکھے ہیں، شاید صلیبیوں کو یہی حکم ہوگا۔لیکن اللہ شام اور عراق کے مسلمانوں سے راضی ہو، جو صلیبیوں کے فرار کے بعد طرح روافض کے فتنے کے سامنے بھی اپنی جانوں کے نذرانے دے کر بند باندھ رہے ہیں۔

عراقی مسلمانوں نے امریکی اور ایرانی ایجنٹ حکومت کے خلاف تحریک شروع کر رکھی ہے۔ یہ تحریک اس وقت شروع ہوئی جب جیلوں سے یہ خبریں آئیں کہ دشمن نے مسلمان قیدیوں کو سزائے موت دینے کا فیصلہ کیا۔ یہ سب جرائم اُس حکومت کے ہیں جس نے عراق کو رافضی سٹیٹ بنا کر مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔

عراقی جیلوں میں قید مسلم خواتین کی حالت زار بھی امت کے نوجوانوں کو اُن کی ذمہ داری کا احساس دلانے کے لیے کافی ہے۔عراقی وزارت داخلہ کے سرکاری رجسٹروں میں درج شدہ اعداد وشمار کے مطابق: عراقی جیلوں میں ۵۱۳۰ خواتین قید ہیں۔رافضی شیاطین نے ان میں سے ۳۳۳۰ معزز خواتین کی بے حرمتی کی۔جیلوں میں ہونے والی زیادتی کی وجہ سے ۱۸۰ قیدی خواتین شہید ہوئیں۔ اس کے علاوہ تشدد اور تعذیب کا نشانہ بننے والی ۱۲۰ قیدی خواتین بھی شہید ہو گئیں۔

مسلمانانِ عراق نے اپنی بہنوں اور ماؤں کی بے حرمتی پر محض احتجاج کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ قتال فی سبیل اللہ راستے کو بھی مضبوطی سے تھام رکھا ہے...... چنانچہ دولۃ العراق الاسلامیہ کے چار فدائی مجاہدین نے رافضی حکومت سے انتقام لینے کے لیے وزارت عدل کے بغداد میں واقع مرکز پر ۱۴ مارچ ۲۰۱۳ء کو ہدف بنا کر فدائی عملیہ کی۔ اس کارروائی میں سیکورٹی اہل کاروں، ججوں اور تفتیش کاروں سمیت ۶۰ سے زائد مجرم اہل کار ہلاک ہوئے جب کہ بیسیوں زخمی ہوئے۔

عراق پر امریکی حملے کے دس سال پورے ہونے کے موقع پر مجاہدین نے ۱۹ مارچ کو مالکی حکومت پر بغداد اور وسطی عراق سمیت مختلف شہروں میں ۲۰ فدائی حملے کیے۔ان حملوں میں فدائی کارروائیوں سمیت گھات لگا کر کی گئی عملیات بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی عملیہ دولۃ العراق الاسلامیہ کے مجاہدین نے ولایت انبار میں سرانجام دی۔گذشتہ ماہ سے طاغوتی حکومت پر پے درپے وار کیے جا رہے ہیں۔ان حملوں کی وجہ سے ۲۰ اپریل کو ہونے والے انتخابات سنّی اکثریت والے دو صوبوں نینویٰ اور الانبار میں ملتوی کر دیے گئے۔

دولۃ العراق الاسلامیہ کے بیان کے مطابق مجاہدین نے شام سے عراق میں آنے والے بشار اسد کے ایک سو سے زائد رافضی نصیری فوجیوں اور سیکڑوں عراقی رافضی فوجی اہل کاروں کو ہلاک اور ایک ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا۔ بیان میں ۷ مارچ ۲۰۱۳ء بروز جمعرات کو ہونے والی اس کارروائی کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ دولۃ العراق الاسلامیہ کے مجاہدین نے ولایت انبار کے صحراء میں شامی فوج کا پورا قافلہ ان کی حفاظت پر مامور تمام عراقی فوج کے سیکورٹی دستے سمیت ہلاک کر دیا۔جب کہ کثیر مقدار میں فوجی ساز سامان اور آلات حربی مجاہدین نے غنیمت بھی کیے۔

اس کارروائی کی تیاری کا آغاز اس وقت ہوا، جب شام میں ہمارے مجاہدین بھائیوں نے بشار الاسد کے درندوں سے شام کو پاک کرنے کے لیے مبارک کارروائیوں کو انجام دیتے ہوئے عراق شام کی سرحد پر واقع ''یعر بیہ'' کراسنگ کو فتح کیا، جس کے بعد شامی حکومتی نظام کے بیسیوں فوجی اور شبیحہ میلیشیا کے سیکڑوں غنڈے بھاگ کر بغداد کی رافضی حکومت کے پاس جا پہنچے۔

عراقی فوج نے اتنی بڑی تعداد میں بھاگ کر آنے والے نصیری مجرموں کی تعداد کو چھپانے کے لیے تمام ہتھکنڈوں کو استعمال کیا تاکہ عراقی حکومت اور شامی حکومت کے مابین شام میں اہل سنت کو قتل کرنے کے لیے جاری گٹھ جوڑ پر پردہ ڈالا جا سکے۔عراقی فوج نے ان شامی فوجیوں کو ولایت نینویٰ میں واقع فوجی کیمپوں میں منتقل کر دیا اور میڈیا پر یہ اعلان کر دیا کہ شام سے معمولی تعداد میں چند زخمی فوجی عراق آئے ہیں جن کا ہسپتالوں میں علاج چل رہا ہے۔

اس صورت حال میں ولایت نینویٰ اور انبار میں موجود مجاہدین کے عسکری ذرائع نے سرحدوں سے فوجی کیمپوں میں منتقل ہونے تک ان شامی فوجیوں کی نقل وحرکت کی ریکی کرتے ہوئے یہ پتہ چلا لیا کہ شام سے بھاگ کر آنے والے یہ فوجی دوبارہ ولایت انبار کی ''الولید'' کراسنگ سے واپس شام جانا چاہتے ہیں۔اسلامی ریاست عراق کے مجاہدین کراسنگ کی طرف جانے والی سڑکوں پر گھات لگا کر بیٹھ گئے۔مجاہدین نے ایک گھات مغربی ولایت انبار کے صحرائی علاقے رطبہ میں واقع ''مناجم عکاشات'' میں لگائی جہاں اُنہوں نے شامی اور عراقی فوجیوں کو مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے کی قرار واقعی سزا دی۔

مسلمانانِ عراق کی جدوجہد اور آزمائش اگرچہ بہت طویل ہو گئی ہے اور وہ دس سال کے اس عرصے میں ۱۵۰،۰۰۰ سے زائد جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے ہیں لیکن ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب اللہ کی نصرت آن پہنچے گی اور انبیاء کی سرزمین، شہدا کی قربانیوں کی برکت سے روافض سے بھی پاک ہو جائے گی اور عراق کے ساتھ ساتھ شام اور یمن اور جزیرۃ العرب کے دیگر خطوں میں بھی ان الحکم الا للہ کی صدائے خوش کن گونج اٹھے گی۔

☆☆☆☆☆

6 مارچ: صوبہ فراہ..........ضلع خاکِ سفید..........مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ کو..........ایک مرتد افسر سمیت 9 افغان فوجی ہلاک..........7 زخمی

کمانڈر مولانا حضرت محمد مجاہد شہید رحمہ اللہ

شاہد غزنی وال

مولانا حضرت محمد مجاہد شہید کے والد کا نام سید حسین تھا۔آپ کی ولادت صوبہ لغمان ضلع بادپش کے گاوں شاہ گلیانو میں ہوئی۔انتہائی کم عمری ہی سے انہیں جہاد سے محبت تھی۔فطری طور پر ہی غیور، بہادر اور بھر پور عزم کے مالک تھے۔زمانہ طالب علمی ہی سے روسی جارحیت کے خلاف مولانا جلال الدین حقانی صاحب اطال اللہ عمرہ کی قیادت میں خوست کے کئی محاذوں پر جنگوں میں شریک ہوئے،خوست کی فتح میں بھی انہوں نے بھر پور حصہ لیا۔

افغانستان میں روس نواز ڈاکٹر نجیب کی حکومت کے خاتمے کے بعد تنظیموں اور لیڈروں کے درمیان آپس کی لڑائیاں شروع ہوئیں جس سے افغانستان شر و فساد کے الاؤ میں ایک بار پھر جلنے لگا،طالبان نے لوٹ مار کی روک تھام کے لیے جہاد کا آغاز کیا۔اس وقت حضرت محمد مجاہد قندہار سے کابل کی فتح تک تحریک اسلامی طالبان کی چھتری تلے جہاد میں شریک رہے۔وہ بڑا اسلحے چلانے میں خصوصی مہارت رکھتے تھے۔

حضرت محمد مجاہد صاحب نے جہاد میں دیگر تکالیف اور آزمائشوں کے ساتھ جنرل دوستم کے وحشیانہ مظالم بھی برداشت کیے۔وہ کبھی کبھی واقعات سناتے کہ جب طالبان مجاہدین نے دوستم کی ضمانت پر ہتھیار ڈال دیے تو کمیونسٹ غدار جنرل دوستم نے انتہائی بے رحمی سے کنٹینروں میں ڈال دیا۔بقول حضرت محمد مجاہد ان ہزاروں مجاہدین میں سے اکثر مجاہدین اسی وقت ہی شہید ہو گئے اور بہت کم زندہ بچے۔زندہ بچ جانے والے وہ لوگ تھے جو ابتدا ہی میں بے ہوش ہو گئے تھے۔وہ بھی انہی کنٹینروں میں تھے۔حضرت محمد صاحب بتایا کرتے تھے کہ جب کنٹینروں کے دروازے بند ہو گئے ،حبس ہونے لگا۔گرمی سے سانس لینا مشکل ہو رہا تھا۔سارے ساتھیوں کو پیاس لگنے لگی۔حبس،گرمی اور پیاس کے باعث ساتھی بے چین ہو رہے تھے۔حلق سوکھ کر کانٹا ہو گئے۔زبانیں خشک ہو کر باہر کو آنے لگیں۔ساتھی بے چینی و اضطرار میں کنٹینرز میں کراہ رہے تھے۔پیاس اور گرمی میں لمحہ بہ لمحہ شدت آتی جارہی تھی آخر کار اکثر ساتھی اسی گرمی اور پیاس کی شدت سے شہید ہونے لگے۔ہم گرمی کی شدت سے اپنا پسینہ کنٹینر کی دیواروں پر صاف کرتے اور پھر وہی پسینے کی تری زبان سے چاٹتے۔دوستم کے درندے اس کے باوجود بھی کنٹینروں پر فائرنگ کر رہے تھے۔

حضرت محمد رحمہ اللہ نے کہا جب مجھے ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ ہمارے کنٹینر میں چھوٹا سا سوراخ تھا۔میں نے سانس لیا اور خود کو گھسیٹ کر سوراخ کے قریب آیا۔اپنا منہ سوراخ کے قریب کر کے میں نے دیکھا تو وہاں ایک آدمی نظر آیا۔اسی سوراخ سے میں نے آواز دی کہ تھوڑا سا پانی لے آؤ،اس نے یہ بات سنی اور دوڑ کر ایک لوٹے میں پانی لایا۔میں نے منہ قریب کر کے پانی پینا شروع کیا تو حبس اور سانس کی تنگی کے باعث الٹیاں آنے لگیں۔پانی بھی سارا قے کے ذریعے باہر آگیا۔پھر دوسرے ساتھی کو میں نے آواز دی آپ کے پاس پانی ہے؟اس نے کہا ہاں ہے تو میں نے اسے کہا کہ اس پانی کو مت پیو،اس میں زہریلی شے ملائی گئی ہے......اسے میری بات پر یقین ہی نہیں آیا۔اس نے جب پانی چکھا تو اسے بھی الٹیاں آنے لگیں۔کنٹینر کے دروازے کھولے گئے تو ہر کنٹینر میں دو،تین مجاہدین ہی زندہ بچے تھے۔یہ حقائق سی ڈیز میں محفوظ ہیں۔

شہید نے کہا بالآخر ہمیں شبرغان جیل لایا گیا۔جس میں گیارہ بیرکیں اور بڑا ہال تھا۔ہم وہاں انتہائی تکلیف سے گذارہ کر رہے تھے۔کھانا عین اسی وقت لایا جاتا جب ہمارے سونے اور آرام کا وقت ہو جاتا۔چوبیس گھنٹے میں ایک چھوٹی سی روٹی دیتے۔روزانہ ایک دو ساتھی بھوک کی شدت سے شہید ہوتے۔دوستم کے فوجی ایک اور ظلم بھی کرتے وہ یہ کہ سالن میں سونا یوریا کی کھاد ڈال دیتے جس سے بہت سے مجاہدین شہید ہو گئے۔

اس ظلم عظیم کی وجہ سے ساتھیوں نے مشورہ کیا کہ اگر اس بار تنظیموں والے آجائیں تو ایک شخص خود کو قربانی کے لیے تیار کر کے ساری حقیقت حال بیان کرے گا۔اس قربانی کے لیے میں تیار ہو گیا۔ایک تنظیم والے آئے جس میں ایک امریکی بھی تھا جو اس سے قبل ایران میں رہ چکا تھا اس لیے وہ فارسی جانتا تھا۔جب وہ واپس جانے لگا میں نے آواز دے کر کہا میری بات سنو۔میں نے اس سے کہا وہ انسانی حقوق کے ٹھیکیدار کہاں گئے۔ہم یہاں روزانہ دو یا تین ساتھی شہید ہوتے ہیں۔پھر میں نے اسے کنٹینر کے واقعات سنائے۔سونا یوریا ملا کھانا اور دیگر وحشت ناک مظالم کے قصے سنائے۔

آخر میں میں نے اسے کہا کہ میں خود کو قبر میں دیکھ رہا ہوں۔اس نے مجھ سے اس بات کا مطلب پوچھا۔میں نے کہا مجھے معلوم ہے کہ جیسے ہی تم چلے جاؤ گے یہ دوستمی درندے مجھے ماردیں گے،میں صرف ساتھیوں کا حق مانگنے کے لیے اس قربانی کے لیے تیار ہوا تھا۔جیل کا انچارج بار بار اشارے کر کے مجھے خاموش کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر میں نے اس کا کوئی اثر نہیں لیا۔وہ امریکی آہستہ آہستہ پیچھے جانے لگا۔دیوار سے تکیہ لگا کر کھڑا ہو گیا۔اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اس نے انتہائی افسوس سے کہا:''اتنا ظلم بھی کوئی کرتا ہے''۔

جاتے ہوئے اس نے کہا میں جاتے ہی سب پہلے آپ کا مسئلہ حل کرنے کے

6مارچ:صوبہ ننگرہار.........ضلع چپرہار.........مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ.........4افغان فوجی ہلاک.........4زخمی

لیے کوششیں کروں گا۔ وہ امریکی جب گیا تو جیل کا انچارج ڈنڈوں، زنجیروں اور بیڑیوں کے ساتھ جیل میں آ گیا اور پوچھا وہ انگریزوں کے سامنے تیز تیز بولنے والا کہاں ہے؟ حضرت محمد مجاہد کہتے تھے میں اپنے ساتھیوں کے درمیان چھپ گیا قیدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہزاروں میں تھی اس لیے وہ مجھے ڈھونڈنے میں ناکام ہو گیا۔

حضرت محمد شہید رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک ہفتے بعد ایک اور گروپ آیا۔ ان لوگوں نے آ کر قیدیوں کو تولنا شروع کیا۔ جس کا وزن کم ہوتا اسے ایک طرف بٹھاتے اور ایک قسم کا کڑا اس کے ہاتھ میں ڈالتے۔ اسے مقوی غذا دی جاتی۔ جس کا وزن کچھ اچھا ہوتا اسے متوسط خوراک دی جاتی۔ ڈاکٹر لوگ کہتے تھے ہمارے نقطہ نظر کے مطابق آپ لوگ دو ماہ پہلے ہی مر چکے ہیں لیکن یہ اللہ کی ذات ہے جس نے تمہیں زندہ رکھا ہے۔

حضرت محمد شہید رحمہ اللہ کہتے تھے کہ جب کھانا اچھا ہونے لگا تو حالات بھی تبدیل ہونے لگے۔ پھر ہم نے جیل میں مدرسہ قائم کیا اور نظم وضبط کے مطابق کام کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ہمارے نظم وضبط اور پڑھائی کو دیکھ کر دوستمی فوجی بھی حیران ہو جاتے اور بار بار پوچھتے کہ یہ نظم وضبط آپ کو کون سکھاتا ہے۔

پھر ایک لغمانی تنظیم آئی اور کابل منتقل کرنے کے لیے ہمارے نام لکھے۔ منتقلی کے وقت ساتھی تقسیم ہو کر بسوں میں چڑھ گئے۔ میں جیل سے نکلنے والا سب سے آخری فرد تھا۔ ایک دوستمی فوجی نے مجھے طعنہ دیا تھا کہ اب تم یہاں لمبے عرصے تک قیدی رہو گے۔ نکلتے ہوئے میں نے اسے کہا: ''دیکھو ہم کیسے نکل کر جا رہے ہیں''۔ کابل آنے کے بعد تین سال مزید پل چرخی کی جیل میں ہم نے گزارے۔ پھر کرزئی نے تمام قیدیوں کی رہائی کا حکم دیا تو ہمیں بھی آزاد کر دیا گیا۔ حضرت محمد مجاہد رحمہ اللہ نے جیل سے نکلتے ہی صلیبیوں کے خلاف جہاد کا آغاز کر دیا، آئے روز وہ کابل شاہراہ بند کر کے دشمن کا ناطقہ بند کیے رکھتے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ۲۰۰۸ء میں انہوں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ دشمن کے ایک بڑے کانوائے پر حملہ کیا جس میں اکثریت فرانسیسی فوجیوں کی تھی۔ اس حملے میں ۹۰ فرانسیسی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ دشمن نے ۱۰ فوجیوں کی ہلاکت اور ۳۰ زخمیوں کی تصدیق کی۔ ۲۰۱۰ء میں ایک اور کانوائے پر جس میں نیشنل آرمی کے ۱۴۰۰ اہل کار ۶۰ گاڑیوں میں سوار تھے.....لغمان کے بادپش کے علاقے میں حضرت محمد شہید رحمہ اللہ نے اس قافلے پر حملہ کیا اور ۲۰ گاڑیاں، ٹینک اور رینجر غنیمت میں حاصل کیں۔

۳۰ فوجی زندہ گرفتار اور ۸۴ فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ بالآخر امت اسلامیہ کا عظیم مجاہد، انتہائی غیور و دیانت دار شخصیت کے مالک، امارت اسلامیہ کی تشکیلات میں کمانڈر اور ضلع علیشنگ کے ذمہ دار حضرت محمد شہید رحمہ اللہ شوال ۱۴۳۳ھ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ کی رضا کے لیے اس کی راہ میں شہادت ان کی زندگی کی سب سے بڑی تمنا تھی۔ لغمان کے علاقے کلمنی میں غاصب درندوں نے ہوائی حملہ کر کے انہیں شہادت کے بلند ترین مقام پر فائز کر دیا۔

اللہ تعالیٰ ان کی روح کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے اور ان کی حیات جاوداں کو آئندہ نسلوں کے لیے مشعل راہ بنائے۔ کمانڈر حضرت محمد شہید رحمہ اللہ نے پسماندگان میں ۳ بیٹے، ۴ بیٹیاں اہلیہ اور ضعیف العمر والد چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا کفیل اور مددگار رہو۔ و کفیٰ باللہ و کیلا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: صلیبی افواج افغانستان سے مسلسل انخلا کر رہی ہیں!!!

اربوں ڈالر کا سامان زمینی راستے سے ہی منتقل کیا جا سکتا ہے جب کہ زمینی راستے میں مجاہدین کا کنٹرول ہے۔ پاکستان کے راستے سامان کی منتقلی کو بھی محفوظ خیال نہیں کیا جاتا۔ ان شاء اللہ صلیبیوں کا سامان مجاہدین کے ہاتھوں میں غنیمت بن کر آئے گا اور وہ فوجی سامان جس پر صلیبی نازاں تھے کفار ہی کو زیر کرنے کے لیے استعمال ہوگا۔

صلیبی اپنی عزت بچانے کے لیے بار بار مذاکرات کا ڈھونگ رچاتے ہیں مگر شکست کی ذلت ان حیلوں سے نہیں چھپتی۔ دوسری طرف مذاکرات کے سلسلے میں مجاہدین کا سخت مؤقف کہ افغانستان میں ایک بھی صلیبی کے باقی ہونے کی صورت میں ہماری جنگ جاری رہے گی مذاکرات کے کسی ڈرامے کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اپنے بندوں کو دکھاتے ہیں کہ دنیا کے جدید ترین اسلحے سے لیس بہترین تربیت یافتہ تمام کفریہ ممالک کی متحدہ افواج ان بے سروسامان اور درویش منش لوگوں سے شکست کھا رہی ہیں جنہیں دنیا ایک پسماندہ اور جدید ٹیکنالوجی سے بے بہرہ خیال کرتی ہے۔ حقیقت میں یہ مجاہدین کے پختہ ایمان اور اللہ کی نصرت پر یقین کی وجہ سے ممکن ہوا۔ یہ جنگ ان شاء اللہ عالمی کفر کی موت کا سبب بنے گی اس کے بعد ان شاء اللہ کفر مسلمانوں پر یلغار نہیں کرے گا بلکہ مسلمانوں کے لشکر کفر کی طرف بڑھیں گے اور اپنے تمام علاقوں کو آزاد کرائیں گے اور وہ دن دور نہیں جب یورپ کے ایوانوں میں بھی اذانیں گونجیں گی، ان شاء اللہ۔ جس طرح کہ غزوہ احزاب میں تمام کفریہ طاقتیں مسلمانوں پر اکٹھی حملہ آور ہوئی تھیں مگر اللہ نے اپنے حکم سے ان کے غرور کو خاک میں ملا دیا اور وہ پیٹھ پھیر کر رسوا ہو کر جب لوٹے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَلآنَ نَغزُوھُم وَلَا نَغزُونَا، نَحنُ نَسِیرُ اِلَیھِم''۔ (صحیح البخاری)

''اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے وہ ہم پر چڑھائی نہ کریں گے، اب ہمارا لشکر ان کی طرف جائے گا''۔

☆☆☆☆☆

6 مارچ: صوبہ خوست.........مجاہدین کا نیٹو فوج کے ایک قافلے پر ز.........4 نیٹو فوجی ہلاک.........5 زخمی.........ایک نیٹو ٹینک بھی تباہ

صلیبی افواج افغانستان سے مسلسل انخلا کر رہی ہیں!!!

سید معاویہ حسین بخاری

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِؤُوا نُورَ اللّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّهُ إِلاَّ أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. هُوَ الَّذِيَ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (التوبة: ۳۳)

''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نُور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کیے بغیر رہنے کا نہیں۔ اگرچہ کافروں کو بُرا ہی لگے۔ وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تا کہ اس (دین) کو (دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں''۔

سرزمین افغانستان میں قائم امارت اسلامیہ کا نور جب سارے عالم میں پھیلنا شروع ہوا اور قریب تھا کہ تمام دنیا اس نور سے منور ہوتی اور شرک و بت پرستی، کیپٹل ازم، مارکس ازم اور سیکولر ازم کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبی دنیا میں توحید اور شریعت الٰہی کی روشن صبح طلوع ہوتی کہ طاغوت اکبر امریکہ اور اس کے حواریوں نے اس نور کو بجھانے کے لیے افغانستان پر دھاوا بول دیا۔ اگرچہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو جہاد سے دور رکھنے کے لیے اس جنگ کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کا نام دیا گیا مگر درحقیقت یہ اسلام کے پھیلتے ہوئے نور کو مٹانے ہی کی کوشش تھی۔ اس لیے کہ جب افغانستان میں اسلامی حکومت اپنی پوری شان کے ساتھ قائم ہوئی تو اس کی برکات پوری دنیا کو نظر آنے لگیں۔ وسائل کے لحاظ سے پسماندہ ترین ملک میں انصاف کا مثالی اور تیز ترین نظام قائم ہوا۔ جرائم کی شرح حیران کن حد تک کم ہوگئی، تمام ملک میں امن وامان کا دور دورہ ہو گیا اور خوش حالی پھیلنے لگی۔ اسلام کے نظام عدل کی برکات تو دنیا دیکھ ہی رہی تھی مگر عالم کفر کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ اسلام کے معاشی نظام کو مزید کچھ عرصہ پھلنے پھولنے کا موقع مل گیا تو یہ مروجہ سودی معاشی نظاموں کی موت ثابت ہوگا۔ اور تمام دنیا اس نظام کی طرف لپکے گی۔ اس کے ساتھ ہی ایمان سے سرشار مسلمان دیگر خطوں میں اسلام کی نصرت کے لیے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ لہٰذا ان کو جلد از جلد ختم کر دیا جائے تا کہ یہ قوت سر ہی نہ اٹھا سکے۔ لیکن صلیبی یہ حقیقت بھول گئے کہ اللہ کے نور کو بجھانا کسی کے بس کی بات نہیں۔

افغانستان کی طویل جنگ کے بعد بالآخر امریکہ اور اتحادی اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ وہ مجاہدین سے مقابلے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مجاہدین کے ہاتھوں پے درپے چوٹیں کھانے کے بعد اب امریکہ نے اپنی شکست تسلیم کر لی ہے اور افغانستان سے انخلا شروع کر دیا ہے۔ وہ افغانستان کے مختلف صوبوں میں موجود مراکز باری باری خالی کر رہے ہیں۔ امریکیوں اور اتحادیوں کے ساتھ ساتھ کٹھ پتلی شمالی اتحاد کی افواج بھی کئی علاقوں سے اپنے مراکز خالی کر رہی ہیں۔ اس لیے کہ کٹھ پتلی افواج صلیبیوں کے سہارے اور ڈالروں کی لالچ میں لڑتی ہیں ان میں اللہ کے شیروں سے مقابلے کی سکت کہاں۔

فروری اور مارچ ۲۰۱۳ء میں مختلف علاقوں سے صلیبیوں کے انخلا کی خبریں موصول ہوتی رہیں اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ ۲ فروری ۲۰۱۳ء کو صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں صلیبیوں نے مجاہدین کے خوف سے مرکز خالی کر دیا۔ مرکز خالی کرنے میں اتنی عجلت سے کام لیا گیا کہ صلیبی اپنا فوجی سامان بھی وہیں چھوڑ کر چلے گئے جس پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔ اسی طرح قندھار کے ضلع خاکریز میں قائم مرکز سے اتحادی افواج ۱۴ فروری کو رخصت ہوگئیں۔

انخلا کا یہ سلسلہ ملک بھر میں جاری ہے۔ صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک سے بھی امریکی فوجی ۱۵ اور ۱۶ فروری کو اپنا سامان منتقل کرتے رہے۔ قندھار کے ضلع ارغسان کے سب سے بڑے فوجی مرکز کو ۱۹ فروری کو خالی کر دیا گیا۔ اسی طرح ۱۸ فروری کو صوبہ زابل کے ضلع نوبہار کے سپینزئی گاؤں سے اتحادی افواج نکل گئیں۔ جب کہ ۲۵ فروری کو صوبہ فراہ ضلع خاک سفید میں قائم سب سے بڑا فوجی مرکز صلیبی فوجوں نے خالی کر دیا۔ ۷ مارچ کو صوبہ پکتیا کے ضلع احمد خیل سے اتحادی افواج فرار ہوگئیں۔ صوبہ بادغیس کے ضلع مقر میں ہسپانوی فوج نے اپنا مرکز ۹ مارچ کو خالی کر دیا۔

افغانستان کے دور دراز علاقوں میں قائم مراکز کو صلیبی تیزی سے خالی کر رہے ہیں۔ صلیبیوں نے ۲۰۱۴ء تک افغانستان سے نکلنے کا اعلان کیا تھا۔ لیکن افغانستان صلیبیوں کے لیے قبرستان تو بنا ہی اب دلدل ثابت ہو رہا ہے۔ جس سے نکلنے کی کوشش میں ان کی ہلاکت میں اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ کیونکہ افغانستان کوئی ہموار میدانی علاقہ تو ہے نہیں کہ تیزی کے ساتھ بحفاظت سفر ممکن ہو۔ دشوار گزار پہاڑی راستوں اور ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر تیز رفتاری سے سفر کرنا ناممکن ہے۔ اس لیے امریکی اور اتحادی جب ان راستوں پر سفر کرتے ہیں تو وہ مجاہدین کے لیے ایک پرکشش شکار ثابت ہوتے ہیں۔ اتحادیوں کے لیے اس وقت بڑا مسئلہ سامان کی منتقلی کا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵۷ پر)

6 مارچ: صوبہ بادغیس..........صدر مقام قلعہ نو..........مجاہدین کا انٹیلی جنس اہل کاروں پر حملہ..........NDS کے 4 اہل کار ہلاک..........7 زخمی

قومی لشکر (اربا کی) طالبان کے سامنے سرنڈر ہو رہے ہیں

کاشف علی الخیری

وَمَکَرُوا وَمَکَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ آل عمران ۵۴

''اور وہ چال چلے اور اللہ بھی چال چلا اور اللہ خوب چال چلنے والا ہے''۔

انسان اپنی دانست میں دشمن کو زیر کرنے کے لیے بہترین تدبیر کرتا ہے مگر جب اللہ کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے تو تمام تدبیریں الٹی ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے کھودے ہوئے گڑھے میں خود ہی گر جاتا ہے۔ کچھ یہی صورتحال امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو افغانستان میں درپیش ہے۔صلیبیوں نے اپنی عقل کے مطابق ایک گہری چال چلی کہ مجاہدین کے خلاف مقامی لوگوں کو ہی استعمال کیا جائے اور صلیبی محض ڈالر خرچ کر کے خون مسلم کی ندیاں بہتی دیکھیں اور اپنے اقتدار کو ان سے سینچیں۔اس مقصد کے لیے صلیبیوں نے ایک طرف شمالی اتحاد پر ڈالروں کی بارش کی دوسری طرف اربا کیوں کے نام سے ایک مقامی لشکر تشکیل دیا جو کہ بے دین اور جرائم پیشہ لوگوں کو اسلحہ فراہم کر کے تیار کیا گیا۔لیکن جب اللہ کی طرف سے صلیبیوں کی شکست لکھی جا چکی تو ان ہی گروہوں سے انہیں نقصان پہنچنا شروع ہو گیا۔افغان فوجیوں کی طرف سے صلیبیوں پر حملوں اور پھر مجاہدین میں شامل ہونے کے بے شمار واقعات پیش آ چکے ہیں۔جس کی وجہ سے افغان فوج اور امریکیوں کا باہمی اعتماد اب ختم ہو چکا ہے اور امریکی افغان فوجیوں کو تربیت دینے سے بھی خوف کھاتے ہیں۔ اربا کیوں کی طرف سے صلیبیوں کی امیدوں پر پانی پڑنے کا آغاز بھی الحمدللہ ہو چکا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ مجاہدین نے جہاں اربا کیوں کو ان کے مظالم سے روکنے کے لیے ان کے خلاف مسلح کارروائیاں کیں وہیں انہیں جہالت و گمراہی کی دلدل سے نکالنے کے لیے دعوت وتبلیغ کا سلسلہ بھی شروع کیا جس کے نتیجے میں بہت سے اربا کیوں نے ظلم و بربریت کا راستہ چھوڑ کر جہاد میں شمولیت اختیار کر لی۔اس طرح کچھ اربا کی مجاہدین کی دعوت قبول کر کے ہتھیار ڈال رہے ہیں جب کہ کچھ مجاہدین اور عوام کی طاقت کا مقابلہ نہ کر سکنے پر فرار کا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔اس طرح اربا کیوں کی قوت رو بہ زوال ہے۔ ماہ فروری اور اوائل مارچ میں روزانہ افغانستان کے مختلف حصوں میں اربا کی مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالتے رہے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔اس حوالے سے کچھ اہم واقعات درج ذیل ہیں۔

۱۹ فروری کو صوبہ بلخ کے ضلع البرز میں ۴۰۰ مجاہدین نے کارروائی کر کے گیارہ گاؤں اربا کیوں سے خالی کروالیے۔یکم فروری کو صوبہ فاریاب کے ضلع چہل گزی میں دو اربا کیوں فیض محمد اور اسماعیل نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔اسی دن صوبہ روزگان ضلع چارچینہ میں سات اربا کی مجاہدین کی دعوت سے متاثر ہو کر مجاہدین سے آ ملے۔ ۱۴ فروری کو ضلع خاکریز میں چنار گاؤں کے رہائشی اربا کی صراط اللہ ولد محمد اکبر نے مجاہدین کی دعوت قبول کرتے ہوئے سرنڈر کر دیا۔اسی روز مجاہدین نے ضلع پنجوائی میں زنگ آباد کے علاقے میں نحیبان کے مقام پر اربا کیوں سے مقابلے میں دو اربا کیوں کو ہلاک کر دیا۔ ۱۷ فروری کو صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں مقامی اربا کی خان محمد ولد صوفی محمد مجاہدین کے ساتھ مل گئے وہ اپنے ساتھ ایک کلاشنکوف اور موٹر سائیکل بھی لائے۔ ۱۹ فروری کو اربا کی کمانڈر جانان آغا نے نہ صرف مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے بلکہ آئندہ مجاہدین کے ساتھ مل کر صلیبیوں اور کٹھ پتلی افواج کے خلاف لڑنے کا پختہ عہد کیا۔ ۲۰ فروری صوبہ روزگان کے ضلع چورہ میں ایک اربا کی عمران ولد محمد حسین جو کہ صوبہ قندھار کے ضلع بولدک میں تعینات تھے مجاہدین سے آ ملے۔ اسی طرح ۲۱ فروری کو قندھار کے ضلع شاہ ولی کوٹ کے خاک بلاغ گاؤں کے رہائشی فیض اللہ نے ہتھیار ڈالے اسی روز صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں ایک اربا کی ناصر مجاہدین کے ساتھ آ ملا بلکہ ایک کلاشنکوف اور دیگر فوجی سامان بھی مجاہدین کے حوالے کیا۔ ۲۴ فروری کے ضلع جانی خیل میں سترہ اربا کی مجاہدین سے آ ملے۔ یہ اپنے ساتھ دو راکٹ لانچر، دو ہیوی مشین گن، ۸ کلاشنکوف اور ۶ وائرلیس سیٹ بھی ساتھ لائے جو مجاہدین کے حوالے کر دیے۔ ۲۷ فروری کو صوبہ روزگان کے ضلع چارچینہ میں ایک چوکی کے چار اربا کیوں نے مجاہدین کی دعوت پر لبیک کہا وہ اپنے ساتھ چار کلاشنکوف اور دیگر سامان بھی لائے اسی چوکی میں موجود باقی تین اربا کی چوکی چھوڑ کر فرار ہو گئے اس طرح چوکی اربا کیوں سے خالی ہو گئی۔اسی روز صوبہ قندھار کے ضلع ارغنداب اور کچھ دیگر اضلاع سے ۶ اربا کی مجاہدین سے آ ملے۔یکم مارچ کو صوبہ پکتیا کے ضلع احمد خیل میں ایک امریکی مترجم دین گل ولد شیر علی نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ ۲ مارچ کو صوبہ روزگان کے ضلع چارچینہ میں مجاہدین اور اربا کیوں میں لڑائی ہوئی۔لڑائی کے بعد ایک اربا کی نے مجاہدین میں شمولیت اختیار کر لی اور ایک کلاشنکوف، ایک موٹر سائیکل اور دیگر فوجی سامان بھی مجاہدین کے حوالے کر دیا۔اسی روز صوبہ جوزجان میں محمد عالم نامی اربا کی مجاہدین کے ساتھ آ ملے جب کہ قندھار کے ضلع معروف میں دو اربا کیوں نے ہتھیار ڈال دیے۔ ۴ مارچ کو صوبہ بادغیس کے ضلع درہ بوم میں عبدالخالق نامی اربا کی نے ہتھیار ڈال دیے۔

(بقیہ صفحہ ۶۳ پر)

6 مارچ: صوبہ فراہ............ضلع بالا بلوک............مجاہدین کا ریموٹ کنٹرول بم حملہ............ایک اٹالین ٹینک تباہ............4 صلیبی جہنم واصل

کرزئی کی پریشانیاں اور طالبان حملوں میں کمی کے جھوٹے دعوے

سید عمیر سلیمان

کیا طالبان کے حملوں میں کمی ہوئی؟؟؟

جنوری میں ایساف حکام نے دعویٰ کیا تھا کہ گزشتہ برس افغانستان میں ماضی کے مقابلے میں طالبان حملوں میں ۷ فی صد کمی آئی ہے۔ اس دعوے کے بعد ہر طرف سے مبارک بادیں اور تعریف و تحسین کے بیانات آنے لگے۔ اتحادی اور افغان فوج میں بھی خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ شاید ہماری قربانیوں میں اب کمی آ جائے۔ مگر ۲۶ فروری کو سب کی امیدوں پر پانی پھر گیا جب ایساف کی ویب سائٹ سے بغیر کچھ کہے وہ رپورٹ ہٹا دی گئی۔ جب رپورٹ ہٹانے کی وضاحت مانگی گئی تو ایساف حکام کا بیان آیا کہ ریکارڈ میں ''تھوڑی'' سی غلطی ہوگئی تھی۔ سچائی یہ ہے کہ طالبان حملوں میں ذرہ برابر کمی نہیں آئی بلکہ تھوڑا سا اضافہ ضرور دیکھنے میں آیا ہے۔

اس وضاحت کے بعد مغربی میڈیا اور امریکی عوام کی طرف سے ایک بار پھر دباؤ بڑھنا شروع ہو گیا اور سوالات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی کہ، وہ اربوں ڈالر کہاں گئے جو افغان جنگ میں جھونکے گئے؟ اربوں ڈالروں اور ہزاروں فوجیوں کے بدلے امریکہ نے کیا حاصل کیا؟ جن طالبان کو ختم کرنے کے دعوے کیے جاتے رہے وہ کہاں سے حملہ کرنے آ جاتے ہیں؟ اربوں ڈالر خرچ کر کے لاکھوں کی تعداد میں جو افغان پولیس اور فوج کھڑی کی گئی، وہ کیا کر رہی ہے؟۔

یہ ایسے سوالات ہیں جن کا امریکی یا ایساف حکام جواب دینے سے قاصر ہیں۔

کرزئی اور امریکہ کی باہمی چپقلش:

چند دن پہلے کرزئی نے بیان دیا کہ امریکی اور طالبان آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ امریکہ طالبان کے ساتھ روزانہ کی بنیاد پر مذاکرات کر رہا ہے اور کابل اور قندھار میں ہونے والے دھماکے طالبان نے امریکہ کی خاطر کیے۔ کرزئی کا کہنا تھا کہ یہ دھماکے اپنی طاقت دکھانے کے لیے نہیں بلکہ اتحادی افواج کو ۲۰۱۴ء کے بعد افغانستان میں قیام کا جواز دینے کے لیے کیے گئے۔ اس پر مزید یہ کہ چند دن بعد ایک اور بیان دیا کہ کرزئی حکومت کی مخالف سیاسی پارٹیاں بھی طالبان کے ساتھ مذاکرات کر رہی ہیں۔

کرزئی کے ان بیانات کی امریکہ اور طالبان دونوں نے ہی تردید کی۔ طالبان نے تو کرزئی کے سابقہ ریکارڈ کو دیکھتے ہوئے اسے ایک نیم پاگل شخص کے بیان کا درجہ دیا لیکن امریکی حکام نے کرزئی کے ساتھ تعلقات سنوارنے کے لیے اقدامات کیے۔ کرزئی اور امریکی حکام کے درمیان نوک جھونک کافی عرصے سے چل رہی تھی مگر اس بیان نے اس خلیج میں مزید اضافہ کر دیا۔ نیا امریکی وزیر دفاع چک ہیگل نے اس موقع پر افغانستان کا دورہ کیا اور کرزئی سے مذاکرات کیے لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ ابھی تک نہیں نکل سکا۔

کرزئی اس سے قبل نیٹو سپیشل فورسز کو صوبہ وردک خالی کرنے کا بھی کہہ چکا ہے۔ کرزئی نے نیٹو فورسز کو ٹارگٹ کلنگ اور لوگوں کے اغوا کا ذمہ دار قرار دے کر دو ہفتے کے اندر اندر صوبہ خالی کرنے کا کہا تھا جس پر بعد میں عمل کیا گیا۔ اس کے علاوہ کرزئی نے نیٹو افواج پر یونی ورسٹیوں میں داخلے پر بھی پابندی لگا دی ہے۔

کرزئی کے ان بیانات کے بعد امریکی فوج کے کمانڈر جنرل جوزف ڈنفورڈ نے امریکی فوجیوں کو خبردار کیا کہ ان بیانات سے افغان فوج اور پولیس کے اندر سے حملوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ میں تعلقات کو مزید خراب نہیں کرنا چاہتا لیکن میں اپنے فوجیوں کو حقیقت بتانا چاہتا ہوں کہ ان بیانات کے کیا نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

بگرام جیل افغان فوج کے سپرد کرنے کا عمل بھی عین وقت پر اتحادی اور افغان حکام کے درمیان اختلاف کی وجہ سے روک دیا گیا۔

یقیناً اللہ کی تدبیر بہترین تدبیر ہے۔ امریکہ نے انخلا کے موقع پر مجاہدین کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کے لیے سر چوٹی کا زور لگا دیا۔ اس کے علاوہ طالبان کے مقابلہ میں افغان عوام میں سے چند لوگ خرید کر اربا کی نام کے لشکر تیار کیے۔ طالبان القاعدہ الگ الگ ثابت کرنے کے لیے میڈیا کا بے دریغ استعمال کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو محفوظ رکھا اور مجاہدین نہ صرف متحد رہے بلکہ اربا کی لشکروں کا فساد بھی بہت جلد ہی ختم کر ڈالا۔

جب کہ اس کے مقابلے میں اتحادی اور افغان حکام میں اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں۔ خود امریکہ کا پالتو کتا منہ کو آ رہا ہے۔ نیٹو کے اندر اختلافات پیدا ہو چکے ہیں۔ ہر ملک شکست کی وجہ دوسرے کی نا اہلی بتا رہا ہے۔ امریکہ کے اندر بھی سیاسی جماعتوں میں افغان جنگ کے موضوع پر اختلافات بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ اور امریکہ کو بھی انہی حالات کا سامنا ہے جو روس نے دیکھے تھے بلکہ امریکہ کا مستقبل روس سے بھی تاریک نظر آ رہا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶۳ پر)

7 مارچ: صوبہ لغمان............ضلع علی شنگ............بارودی سرنگ دھماکہ............ایک افغان فوجی گاڑی تباہ............ایک کمانڈر 5 فوجیوں سمیت ہلاک

صوبہ فاریاب کی گیارہ سالہ جہادی سرگرمیوں پر ایک نظر

امارت کی ویب سائٹ کے معروف تجزیہ نگار عبدالرؤف حکمت کے قلم سے

تعارف:

فاریاب افغانستان کے شمال میں واقع ہے۔ جوزجان، سرپل، غور اور بادغیس صوبوں کے ساتھ منسلک ہے۔ فاریاب کے شمالی علاقے وسطی ایشیاء کے جمہوری ملک ترکمانستان کے ساتھ منسلک ہیں۔اس کا صدر مقام میمنہ ہے۔ جب کہ اضلاع میں پشتون کوٹ، خواجہ سبز پوش، (جمعہ بازار) شرین تگاب، دولت آباد، اندخوی، قرم قل، خان چار باغ، المار، قیصار، قرغان، بندر، گورزوان، بل چراغ، خواجہ موسیٰ اور لولاش شامل ہیں۔ یہ صوبہ ۲۰۲۹۳ مربع کلومیٹر پر مشتمل ہے جس کی آبادی حالیہ سروے کے مطابق ۸ لاکھ ہے، صوبے کی نصف سے زائد آبادی ازبک قوم پر مشتمل ہے اس کے علاوہ تاجک اور پشتون قومیں آباد ہیں۔

صلیبی حملہ اور جہاد:

امارت اسلامیہ کے دور حکمرانی میں صوبہ فاریاب مکمل طور پر امارت اسلامیہ کے تحت تھا۔ یہ صوبہ جو پہلے دوستم، رسول پہلوان اور دوسرے جنگ جو کمانڈروں کے درمیان اقتدار کی رسہ کشی کی جنگ میں کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا تھا، امارت اسلامیہ کے دور حکمرانی میں امن اور سکون کا گہوارہ بن گیا۔ صرف فاریاب کے جنوبی طرف ضلع کوہستان میں امارت اسلامیہ کے مخالفین سال میں ایک یا دو مرتبہ سر اٹھاتے تھے لیکن عوامی حمایت سے محرومی کی بدولت بہت جلد مارے جاتے تھے۔

صلیبی حملے کے بعد جب طالبان نے مزار شریف اور جوزجان سے پسپائی اختیار کی تو صوبہ فاریاب کو بھی چھوڑا۔ اسی دوران صوبے کے اکثر علاقے دوستم کی سربراہی میں پرانے کمیونسٹ اور اتحادیوں کے ہاتھ آ گئے۔ اتحادی افواج کے مختلف صوبوں میں تعیناتی کے دوران صوبہ فاریاب کو ناروے کی فوجیوں کے سپرد کیا گیا۔ ناروے کی فوج نے فاریاب میں تین بڑی چھاونیاں قائم کیں۔ جن میں سے ایک میمنہ کے ہوائی میدان میں، دوسری میمنہ کے بلاک ۳۵ میں اور تیسری ضلع قیصار میں ہیں۔

فاریاب میں مجاہدین نے صلیبی افواج کے خلاف ابتدائی طور پر چھوٹے چھوٹے گروپوں کی صورت میں فاریاب، جوزجان اور سرپل صوبوں کے مختلف علاقوں میں چھاپہ مار کارررائیوں کا آغاز کیا اور میشت اور سوق الجیش علاقوں کو انہی صوبوں کے لیے مشترکہ مرکز بنایا جس میں (تیر بند ترکستان کا پہاڑی سلسلہ) مختلف پہاڑی علاقے اور دیہات شامل تھے۔ ۲۰۰۷ء میں پورے افغانستان کی طرح یہاں بھی جہادی کارروائیوں کی نئی ترتیب بنا کر تشکیلات کی گئیں جس میں فاریاب، جوزجان اور سرپل صوبوں کو الگ الگ کر دیا اور نئے ذمہ داران نے اپنے اپنے صوبوں میں جہادی کارروائیوں کو جدید خطوط پر استوار کر کے ان میں وسعت اور تیزی لائی۔

۲۰۰۷ء میں مجاہدین کے کام میں گزشتہ برسوں کے مقابلے میں اضافہ ہوا، ۲۰۰۸ء میں مجاہدین کی جہادی کارروائیوں میں دوگنا اضافہ ہوا اور ۲۰۰۹ء میں جہادی کارروائیوں نے صوبے کے بیش تر اضلاع تک وسعت پائی۔ اسی سال فاریاب میں ۶۹ موثر جہادی کارروائیاں ہوئیں۔ ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۰ء میں فاریاب کے مجاہدین کے ذمہ دار شہید قاری ضیاء الدین (عمر فاروق) تھے، موصوف سے مارچ ۲۰۱۰ء میں فاریاب کی مجموعی جہادی صورت حال کے متعلق میں نے پوچھا تو ان کا کہنا تھا کہ: الحمدللہ اب فاریاب کے اکثر اضلاع اور علاقوں میں مجاہدین سرگرم ہیں اور روزمرہ جہادی کارروائیوں میں مصروف عمل ہیں، وہ علاقے جو مجاہدین کا مضبوط گڑھ سمجھے جاتے ہیں ان میں دولت آباد، شرین تگاب، خواجہ موسیٰ، المار، قیصار، چلگزی، گورزوان، بلچراغ اور لولاش اضلاع شامل ہیں ان اضلاع میں مجاہدین کھلے عام جہادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، ان میں بعض علاقے مکمل طور پر مجاہدین کے ماتحت آ گئے ہیں مثلاً ضلع خواجہ موسیٰ جس کا صرف ضلعی ہیڈ کوارٹر دشمن کے کنٹرول میں ہے باقی آس پاس تمام علاقوں پر مجاہدین کا کنٹرول ہے وہاں دشمن نہیں جا سکتا، قیصار کے خواجہ کندو کے مکمل علاقے سے دشمن کا صفایا کر دیا گیا، دولت آباد اور شرین تگاب اضلاع کے نصف سے زائد علاقے مجاہدین کے تحت آ چکے ہیں ان علاقوں میں دشمن جانے سے لرزتا ہے، اسی طرح کوہستانیوں کے گورزوان، کیکاوس اور دھن دری علاقے مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔

قاری ضیاء الدین نے فاریاب میں ان دنوں کی کارروائیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا (ضلع قیصار میں حالیہ مہینوں میں دشمن کے ساتھ تین جھڑپیں ہوئیں جن میں آخری معرکہ جو خواجہ کندو کے گاؤں میں ہوا افغان فورسز کے علاوہ ناروے فوجیوں کو بھی بھاری جانی نقصان پہنچا، اسی طرح ضلع المار کے گاوار علاقے میں افغان فورسز اور قومی ملیشیا کے ساتھ لڑائی میں دو کمانڈروں سمیت دو اہل کار مارے گئے، تین فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں اور دو گاڑیاں مجاہدین کو بطور مال غنیمت مل گئیں۔ جب کہ ضلع خواجہ موسیٰ کے خان خواجہ علاقے میں دشمن نے بھرپور کوشش کی کہ فوجی آپریشن کر کے مجاہدین کو علاقے سے بے دخل کر دیں، آپریشن میں افغان آرمی کے علاوہ اتحادی فوج اور فضائی قوت بھی حصہ لے رہی تھی، کئی دن لڑائی کے بعد مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور عوام کی بھرپور تعاون سے نہ

7 مارچ: صوبہ کنڑ.........ضلع غازی آباد.........مجاہدین سے جھڑپ.........3 امریکی فوجی ہلاک.........متعدد زخمی

صرف دشمن کو پسپائی پر مجبور کر دیا بلکہ انہیں بھاری جانی اور مالی نقصان بھی پہنچایا۔

اس کے علاوہ پشتون کوٹ،قیصار،شرین تگاب اور دولت آباد کے گردونواح میں حالیہ چند دنوں میں دشمن کے ساتھ دوبدو لڑائی اور جھڑپوں میں افغان اور اتحادی افواج کو بھاری نقصان ہوا۔ ۲۰۱۰ء کے دوران میں فاریاب میں جہادی کارروائیاں گذشتہ تمام عرصے کی نسبت بہتر حالت میں تھیں۔اور دشمن پر مختلف علاقوں میں سخت حملے کیے گئے۔ یہاں تک کہ افغانستان کے دیگر علاقوں کی طرح ان علاقوں پر سلطہ حاصل کرنے کے بعد شرعی قوانین کا نفاذ کیا...... اسی سال ۱۴ اکتوبر کو فاریاب میں مجاہدین کے عمومی جہادی رہنما قاری ضیاء الدین' جو عمر فاروق کے نام سے مشہور تھے' دشمن کے ساتھ ایک سخت مقابلے میں شہید ہوئے۔لیکن اس بابرکت شہادت کے نتیجے میں جہادی سرگرمیاں فاریاب کے تمام علاقوں میں پھیل گئیں اور اکثر علاقے مجاہدین نے فتح کر لیے۔

صوبہ فاریاب جغرافیائی لحاظ سے شمالی اور جنوبی دو حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ شمالی حصے جو نسبتاً میدانی علاقے ہیں اور ترکمانستان کے بارڈر پر واقع ہیں، اندخوی، دولت آباد، شرین تگاب، المار، قیصار، چلگزی اور دیگر اضلاع پر مشتمل ہیں۔ ترکستانات کے نام سے مشہور ہیں۔اور جنوبی حصہ جو زیادہ تر پہاڑی علاقے ہیں اور بل چراغ، لولاش اور بندر اضلاع پر مشتمل ہیں، کوہستانات کے نام سے مشہور ہیں۔صوبہ فاریاب میں ابتدائی طور پر جہادی کارروائیاں کوہستانات کے گردونواح میں بہت تیز تھیں جو بعد میں جب شمالی علاقوں تک پھیل گئیں۔ ۲۰۱۰ء اور ۲۰۱۱ء کے دوران شمال کی جانب ترکستانات کے علاقے میں جہاد کا میدان کارزار گرم ہوا۔اور اکثر علاقے مجاہدین کے کنٹرول میں آ گئے۔اس دوران فاریاب کے شمالی اضلاع میں دشمن کا کنٹرول صرف اضلاع کے مراکز تک محدود رہا۔

۹ مئی ۲۰۱۲ء کو صوبہ فاریاب کے اس وقت کے عمومی جہادی رہنما مولوی عطاء اللہ عمری نے فاریاب میں مجاہدین کے سرگرمیوں کے متعلق بتایا'' ترکستان' فاریاب کے درمیان سے گذرے ہوئے مرکزی شاہراہ کے شمال میں واقع علاقہ کو ترکستان کے نام سے پکارا جاتا ہے' کے اکثر حصے مجاہدین کے قبضے میں ہیں۔یعنی اگر اندخوی سے ایک مجاہد اکیلا روانہ ہو جائے تو بادغیس تک کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ یہاں دشمن کا وجود صرف اضلاع کے مراکز تک محدود ہے''۔

فاریاب میں ۲۰۱۱ء کے دوران میں جہادی فتوحات کے متعلق مولوی عطاء اللہ عمری نے کہا'' ۲۰۱۱ء پورے افغانستان میں کافی کامیاب اور فتوحات سے بھرپور تھا، صوبہ فاریاب میں مجاہدین نے قابل ذکر فتوحات حاصل کیں۔فاریاب کے تمام اضلاع میں دشمن پر روزمرہ حملے، میزائل کے وار اور فدائی حملے جاری تھے۔جس سے دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچا۔ضلع قیصار کا خواجہ کنتی کا علاقہ جہاں مجاہدین کثیر تعداد میں موجود ہیں۔دشمن نے بار بار وہاں چھاپے مارے اور امید کر رہے تھے کہ کارروائی کے ذریعے یہ علاقہ مجاہدین سے خالی کیا جائے گا لیکن ہر بار دشمن کو مجاہدین کی سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔مجاہدین منظّم طور پر جنگ کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے خصوصی نصرت سے نوازا۔اسی طرح ضلع پشتون کوٹ کے آقدری کے علاقے میں جب دشمن نے کارروائی شروع کی، تین روزہ جنگ کے نتیجے میں مجاہدین نے انہیں سخت زک پہنچائی۔ باخبر ذرائع کے مطابق اس معرکہ میں ۴۷ ملکی اور غیرملکی فوجی مارے گئے''۔ ۲۰۱۱ء کی کاروائیاں جنہیں امارت اسلامیہ کی جانب سے 'البدر عملیات' کا نام دیا گیا تھا۔پورے افغانستان میں غزوہ بدر کے تتبع میں طاغوتی لشکر کو مات دی۔ فاریاب میں بھی دشمن کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔مولوی عطاء اللہ عمری دشمن کے ان اہم افراد کا ذکر کرتے ہیں جو فاریاب مجاہدین کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔ان میں زیادہ تر 'البدر عملیات' میں مارے گئے۔'' فاریاب کے جاسوسی ادارے کے سربراہ سید احمد، اندخوی کے انتظامی کمانڈر نجیب اللہ، المار میں دشمن کے کمانڈر سلام پہلوان اور کمانڈر یونس اسی طرح کمانڈر رحمہ اللہ اور دولت آباد کے کمانڈر ضابط جو مجاہدین کے مختلف حملوں میں مارے جا چکے ہیں''۔ ۲۰۱۱ء کے دوران میں مجاہدین نے مجموعی طور پر ۱۱۸ کارروائیاں کیں جن میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصان اُٹھانا پڑا۔

۲۰۱۲ء کے دوران میں بھی مجاہدین نے صوبہ فاریاب میں اہم حملے کیے جن میں چار اپریل کو میمنہ میں نارویجن فوجیوں پر قیامت خیز حملہ ہوا۔جس میں دس نارویجن فوجی اور ایک ترجمان ہلاک اور کثیر تعداد میں نارویجن فوجی زخمی ہوئے۔جیسا کہ گذشتہ سالوں کی کارروائیوں میں فاریاب کے مختلف اضلاع میں نارویجن فوجیوں کو سخت نقصان ہوا۔اب صرف میمنہ کا شہر اپنے لیے پناہ گاہ سمجھتے تھے لیکن اس کامیاب حملے کے بعد وہ سمجھ گئے کہ صوبہ فاریاب کا مرکز میمنہ بھی ان کے لیے خطرے سے خالی نہیں اسی لیے ۱۲ دسمبر کو فاریاب سے وہ اپنا سامان سمیٹنے لگے۔اور اپنی ساری فوج امن دستوں میں شامل کرنے کے جھوٹے پروگرام کے تحت مذکورہ صوبے سے نکال لیں۔اس کے بعد فاریاب میں غیرملکی حملہ آور مستقل طور پر موجود نہیں لیکن امریکی اور جرمنی فوجی اہل کار چھاپوں کے دوران میں صوبے میں آ جاتے ہیں اور فضائی عملہ بھی چھاپوں میں حصہ لیتا ہے۔

۲۰۱۲ء کے بہار اور گرمی کے موسم کے دوران صوبہ فاریاب میں مجاہدین منظّم کارروائیوں میں مصروف رہے بلکہ مرکز میمنہ میں بھی خفیہ گروہوں کے ذریعے دشمن کے اہم افراد کو نشانہ بناتے تھے۔صوبہ فاریاب کے عمومی جہادی رہنما کے معاون مولوی عبدالباقی بتاتے ہیں کہ الفاروق آپریشن کے تحت غیرملکی اور ملکی فوجیوں کو روزانہ نقصان کے علاوہ دشمن کے ۱۱۵ اہم افراد بھی قتل ہوئے جن میں اکثر شہر میمنہ میں نشانہ بنائے گئے۔ ان میں پارلیمانی رکن' پشتون کوٹ کا باشندہ وکیل احمد، جاسوسی ادارے کا رکن حمید اللہ، انتظامی اہل کار سید امیر اور بابر جنبش پارٹی کا ایک فعال رہنما اور حکومتی کارندہ بسم اللہ، نعمت اللہ اپنے ساتھیوں سمیت، حکومتی کارندہ غیاث ارباب، اے ٹی ایف کا سربراہ

7 مارچ: صوبہ ہرات.........ضلع گزارہ.........مجاہدین کا ایک پولیس کی گاڑی پر حملہ.........گاڑی مکمل تباہ.........5 پولیس اہل کار ہلاک.........متعدد زخمی

ضابط گل، قومی ملیشیاء کے کمانڈر شاہ محمد، قومی ملیشیا کا سربراہ کمانڈر نظر اور بہت سے افراد شامل ہیں۔ ۲۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء میں فاریاب کے رہنما مولوی یار محمد اسی صوبہ کے ضلع پشتون کوٹ میں شہید ہوئے۔ مولوی یار محمد اس وقت دشمن کے میزائل کا نشانہ بنے جب وہ کامیاب کارروائیوں کے نتیجے میں پشتون کوٹ کے علاقے میان درہ میں دشمن کے ۵ چیک پوسٹوں کو فتح کرنے کے بعد مال غنیمت جمع کر رہے تھے۔

مولوی یار محمد کی شہادت کو دشمن نے اپنی بڑی کامیابی قرار دی۔ اس کے بعد دشمن نے پشتون کوٹ، المار، قیصار اور دیگر علاقوں میں 'سورج کرن' کے نام سے سخت کارروائیاں شروع کیں۔ جس میں ہزاروں امریکی اور ملکی فوجیوں سمیت سینکڑوں ٹینکوں نے حصہ لیا۔ لیکن مجاہدین نے توقع کے عین مطابق دشمن کے خلاف شدید مزاحمت کی اور دشمن کو بارودی سرنگوں کے ذریعے متعدد ٹینکوں کی تباہی اور کئی فوجیوں کی ہلاکتوں کے سوا کچھ نہ ملا اور خالی ہاتھ بھاگنا پڑا۔

موجودہ حالت:

صوبہ فاریاب میں ۲۰۱۲ء کے خاتمے پر جہاد اپنی پوری طاقت کے ساتھ رواں دواں ہے، مجاہدین صوبہ کے سولہ اضلاع میں سے چودہ اضلاع میں پوری طرح منظّم ہیں، جب کہ دشمن اکثر اضلاع میں صرف اپنے مراکز اور چیک پوسٹوں تک محدود ہے۔ قومی ملیشیا کا منصوبہ جس کو دشمن اپنا بڑا سرمایہ سمجھتا ہے صرف چند محدود علاقوں میں کار آمد ثابت ہوا ہے۔ فاریاب کے تمام عوام مجاہدین کے حامی ہیں اور صوبہ کے معاون امیر مولوی عبدالباقی کے بقول مجاہدین فاریاب کے دو تہائی حصے پر قابض ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: کرزئی کی پریشانیاں اور طالبان حملوں میں کمی کے جھوٹے دعوے

''ان سائیڈ اٹیک'' جاری ہیں:

افغان فورسز کے اندر سے اتحادی افواج پر حملوں کا سلسلہ تا حال جاری ہے اور ایک حالیہ واقعہ میں ایک افغان پولیس اہل کار نے فائرنگ کر کے ۴ افغان پولیس اہل کار اور ۲ امریکی فوجی ہلاک کر دیے۔ تفصیلات کے مطابق افغان پولیس اہل کار نے پولیس ٹرک پر سوار ہو کر اس پر نصب ہیوی مشین گن سنبھال لی اور فائر کھول دیا۔ ۴ افغان پولیس اہل کار اور ۲ امریکی فوجی موقع پر ہلاک ہو گئے جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔ ہلاک ہونے والے دونوں امریکی فوجیوں کا تعلق سپیشل فورسز سے تھا۔

طالبان کو صرف چند علاقوں سے ختم کیا جا سکا:

امریکی کانگرس میں انٹیلی جنس کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ میں امریکی خفیہ اداروں نے اعتراف کیا کہ طالبان کو صرف چند علاقوں سے ہی ختم کیا جا سکا ہے اور افغانستان کے بیش تر علاقوں میں طالبان اب بھی موجود اور منظّم ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ یہ عسکریت پسند اب بھی اس قدر مضبوط ہیں کہ امریکی اور بین الاقوامی اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت کے حامل ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی بالکل واضح نشانی ہے کہ جن مسلمانوں کو تر نوالہ سمجھتے ہوئے پوری دنیائے کفر اپنی جدید ترین ٹیکنالوجی سمیت ٹوٹ پڑی تھی وہ بارہ سالوں بعد بھی نا صرف موجود ہیں بلکہ فاتح کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

پاکستان بارہ سالہ صلیبی خدمات کے باوجود آقائوں کے اعتماد سے محروم

امریکی کانگرس میں پیش رپورٹ میں ایک بار پھر کہا گیا کہ اہم طالبان کمانڈر پاکستان کے قبائلی علاقوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ پاکستانی حکام کی طرف سے ہزار بار صفائیاں پیش کرنے کا باوجود امریکہ مسلسل ایک ہی بات کرتا ہے کہ طالبان کمانڈر پاکستان میں ہیں۔ چند دن قبل امریکی فوج کے کمانڈر جنرل جوزف نے بھی بیان دیا تھا کہ اس بار موسم گرما جلد آنے کی وجہ سے طالبان کے حملوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ کیوں کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں کے پہاڑوں کی برف پگھل رہی ہے اور وہاں سے طالبان کی آمد بڑھ جائے گی۔ صلیبیوں اور ان کے افغانی و پاکستانی مرتد اتحادیوں کی حالت قرآن پاک کی زبان میں یوں ہے ''تحسبھم جمیعا و قلوبھم شتیٰ'' بظاہر دیکھنے میں وہ متحد نظر آتے ہیں مگر ان کے دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں۔ اتنی خدمت کے باوجود بھی ان کے صلیبی آقا ان کو قابل اعتماد نہیں سمجھ رہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: قومی لشکر (اربا کی) طالبان کے سامنے سرنڈر ہو رہے ہیں

۶ مارچ کو ہلمند کے ضلع مارجہ میں تین اربا کی مجاہدین کے ساتھ مل گئے وہ اپنے ساتھ تین کلاشنکوف اور دیگر فوجی سامان بھی ساتھ لائے۔ اسی روز صوبہ روزگان کے ضلع چارچینہ میں عبدالاحد نامی اربا کی نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔ ۷ مارچ کو روزگان کے ضلع چورہ میں ۶ اربا کیوں جب کہ ایک اربا کی نے قندھار کے ضلع ژڑئی کاریز میں ہتھیا ڈالے۔ ۹ مارچ کو بھی قندھار اور روزگان کے اضلاع میں اربا کیوں نے مجاہدین کی دعوت قبول کرتے ہوئے جہاد میں شمولیت اختیار کر لی۔ اسی طرح ۱۹ مارچ کو صوبہ روزگان کے ضلع چنارتو میں ایک اربا کی نے مجاہدین میں شمولیت اختیار کر لی وہ اپنے ساتھ موٹر سائیکل اور ایک کلاشنکوف بھی لائے۔ مجاہدین کے سامنے اربا کیوں کے ہتھیار ڈالنے اور مجاہدین میں شمولیت اختیار کرنے کا سلسلہ افغانستان بھر میں جاری ہے۔ حقیقت میں یہ اللہ کا فضل ہی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو ہدایت بخشی اور وہی لوگ جو کل مجاہدین کے خلاف لڑ رہے تھے آج مجاہدین کی قوت میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں کو پھیرنے والا ہے اور اپنے حکم میں غالب ہے وہ اپنے دین کی نصرت کا کام کسی سے بھی لے سکتا ہے۔

8 مارچ: صوبہ قندہار..........ضلع میوند..........بارودی سرنگ دھماکے..........2 امریکی ٹینک تباہ..........8 امریکی فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 فروری

☆ صوبہ جوز جان کے جنوبی علاقے میں مجاہدین نے لگاتار حملے کر کے 8 افغان فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کو دیا۔ان حملوں میں 2 فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆ صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں صلیبی فوج کی ایک گشتی پارٹی کو گھات لگا کر نشانہ بنایا گیا۔ یہ جھڑپ تقریباً 45 منٹ جاری رہی جس میں دشمن بھاری جانی نقصان کے ساتھ پسپا ہوا۔

17 فروری

☆ صوبہ قندھار کے ضلع خاک ریز میں بارودی سرنگ دھماکوں میں 3 صلیبی ٹینک تباہ اور متعدد صلیبی فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ صوبہ نیمروز کے ضلع زرنج میں بارودی سرنگ دھماکہ میں صلیبیوں کی فوجی گاڑی تباہ ہوگئی۔گاڑی میں سوار 3 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

18 فروری

☆ صوبہ ہلمند میں نادعلی ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ میں نیٹو کا ایک ٹینک تباہ ہوگیا۔جس سے اس میں سوار آٹھ فوجی جہنم واصل ہوگئے۔

☆ صوبہ کاپیسا کے ضلع تگاب میں مجاہدین نے افغان فوج پر لگاتار حملے کیے۔ان حملوں میں 9 افغان فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے جب کہ 22 افغان فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆ صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام میں مجاہدین کے گھات لگا کر کیے گئے حملے اور بارودی سرنگ دھماکے میں ایک صلیبی فوجی ٹینک اور ایک فوجی گاڑی تباہ جب کہ 5 صلیبی فوجی اور 2 افغان فوجی ہلاک ہوئے ۔

19 فروری

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے افغان فوج کی چیک پوسٹوں کو ریموٹ کنٹرول بم حملوں کا نشانہ بنایا۔جس سے 4 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جب کہ چیک پوسٹوں تباہ ہوگئیں۔

☆ صوبہ کنڑ کے ضلع نورگل میں مجاہدین نے ایک فوجی قافلے میں شامل ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا جس سے ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 3 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

20 فروری

☆ صوبہ پروان کے ضلع غوربند میں مجاہدین نے ایک آرمی پوسٹ پر شب خون مارا۔اس حملے میں 7 فوجی ہلاک ہوئے جب کہ 2 زخمی حالت میں فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

21 فروری

☆ صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد میں مجاہدین اور نیٹو اور افغان فوجیوں کے دستے کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی۔جس میں 3 نیٹو اور افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔

22 فروری

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع حصارک میں 5 پولیس اہل کار اس وقت ہلاک ہوگئے جب مجاہدین نے ایک گشتی پارٹی پر بارودی سرنگ سے حملہ کیا۔اس حملے میں متعدد فوجی زخمی بھی ہوگئے۔

23 فروری

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں مجاہدین نے ایک جارجین فوجی ٹینک کو ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنایا۔جس سے ٹینک مکمل تباہ ہوگیا اور اس میں سوار پانچ فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ قندوز کے ضلع قندوز شہر میں مجاہدین کی بچھائی ایک بارودی سرنگ سے ایک گاڑی تباہ اور اس میں سوار 8 افغان فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 3 افغان فوجی ہلاک اور 3 شدید زخمی ہوگئے۔

24 جنوری

☆ صوبہ ننگرہار میں شہیدی مجاہد نے ایک جاسوس کمپنی پر فدائی حملہ کر کے 14 افغان جاسوسوں کو ہلاک اور درجنوں کو زخمی کردیا۔بہادر مجاہد نے اپنی بارود سے بھری کار اس

وقت کمپنی عمارت سے جا ٹکرائی جب اس میں 50 کے قریب جاسوس ایک میٹنگ میں مصروف تھے۔اس حملے میں عمارت کا بڑا حصہ تباہ ہوگیا جاسوسی کے مقصد کے لیے استعمال ہونے والی ایک گاڑی بھی مکمل تباہ ہوگئی۔

☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں ایک اور شہیدی جوان نے ایک بڑے پولیس اسٹیشن کو اپنی بارود سے بھری گاڑی سے نشانہ بنایا جس سے پولیس اسٹیشن اور اس میں موجود گاڑیاں تباہ جب کہ 20 پولیس اہل کار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ کنڑ میں مارا اورا کے علاقے میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں کم از کم 2 صلیبی فوجی اوران کے 4 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ قندہار کے ضلع میوند میں مجاہدین نے افغان فوجی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں کم از کم 10 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

25فروری

☆صوبہ بادغیس کے ضلع سنگ آتش میں مجاہدین اور افغان سیکورٹی فورسز کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔اس لڑائی 15 پولیس اہل کار اور افغان فوجی ہلاک اور 20 سے زائد زخمی ہوگئے اور ایک گاڑی اور موٹر سائیکل بھی مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہوا۔

☆ صوبہ ہرات کے ضلع اوبی میں مجاہدین نے بیک وقت تین چیک پوسٹوں پر حملہ کیا۔تینوں چیک پوسٹوں کو تباہ کرتے ہوئے 10 افغان فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا گیا۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع سروبی میں مجاہدین نے ایک فوجی ہیلی کاپٹر کو راکٹ حملے میں مار گرایا۔اس میں سوار تمام غیر ملکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

26فروری

☆صوبہ لوگر کے ضلع برک برکی میں ایک بہادر شہیدی مجاہد نے امریکی اور افغان فوجیوں پر شہیدی حملہ کیا۔فدائی مجاہد نے ایک بیس کے باہر جمع ہونے والے امریکی اور افغان فوجیوں کے قریب جا کر فدائی حملہ کیا جس سے کم از کم 13 افغان اور امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

27فروری

☆صوبہ کابل میں کابل شہر کے وسط میں 50 سے 60 افغان فوجیوں اور آفیسرز کو لے جانے والی ایک بس کو ایک بہادر مجاہد نے شہیدی حملے کا نشانہ بنایا۔جس سے کم از کم 17 افغان فوجی اور آفیسرز ہلاک ہوگئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ان جھڑپوں میں 8 افغان فوجی ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے جب کہ ایک ٹینک اور ایک فوجی گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

28فروری

☆صوبہ غزنی کے ضلع گیرو میں مجاہدین نے ایک چیک پوسٹ پر شب خون مارا۔اس حملے میں 19 افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مجاہدین نے بارودی سرنگوں کے ذریعے دو امریکی ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔جس سے کم از کم 4 صلیبی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

یکم مارچ

☆صوبہ قندہار میں قندہار ایئر بیس پر فدائی مجاہد نے شہیدی حملہ کیا۔حملہ کے وقت قندہار ائیر بیس پر صلیبی فوج کے اعلیٰ ذمہ داران' افغان فوج کی کارکردگی جانچنے کے لیے موجود تھے۔اس حملے میں 8 صلیبی اور افغان فوجی ہلاک اور متعدد کو زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع لشکر گاہ مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنایا۔جس سے گاڑی مکمل تباہ اور اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

2مارچ

☆صوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد میں مجاہدین کی صلیبی اور افغان فورسز سے جھڑپ ہوئی۔جس کے نتیجے میں 2 امریکیوں سمیت 5 صلیبی ہلاک اور متعدد ہوئے۔

☆صوبہ غزنی کے علاقے قرہ باغ میں مجاہدین نے افغان فوج کی ایک گاڑی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا۔اس حملے میں 5 افغان فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ قندہار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں نیٹو کے ایک ٹینک کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا گیا۔دھماکہ سے ٹینک مکمل طور پر تباہ اور اس میں سوار تمام 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔

3مارچ

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے افغان فوج کے ایک قافلے کو پر گھات لگا کر حملہ کیا جس سے کم از کم 7 افغان فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔جب کہ دو گاڑیاں مکمل تباہ ہوگئیں۔

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع بٹی کوٹ میں صلیبی فوجی قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا اس حملے میں 4 صلیبی فوجی ہلاک اور 8 زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ لغمان کے صدر مقام مہترلام میں اربکیوں کی ایک گاڑی سڑک کنارے نصب بم سے ٹکرا گئی،جس سے گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور اس میں سوار کم از کم 6 فوجی ہلاک اور 2 زخمی ہوگئے۔

4مارچ

☆صوبہ بدخشاں کے ضلع فیض آباد میں ایک فوجی قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا۔اس بھرپور حملے میں 15 سے زائد فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔مجاہدین نے 12 فوجیوں کو گرفتار کرنے کے ساتھ ساتھ 37 مشین گنز،رکٹز،راکٹ لانچر،2 رینجرز گاڑیاں بھی غنیمت کیں،جب کہ 8 گاڑیوں کو مکمل تباہ کر دیا گیا۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع خواجہ عمری میں مجاہدین نے ایک ٹینک کو ریموٹ کنٹرول بم سے

تباہ کر دیا۔جس سے اس میں سوار 4 نیٹو فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

5 مارچ

☆صوبہ پکتیکا میں مجاہدین نے ایک فوجی کیمپ پر فدائی آپریشن کیا۔جس کے نتیجے میں درجنوں افغان فوجی ہلاک ہوئے اور 12 فوجیوں کو مجاہدین نے گرفتار بھی کیا۔جب کہ فدائی حملے میں فوجی کیمپ اور اس سے ملحقہ عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع مٹہ خان میں صلیبی فوج نے مجاہدین کو گھیرنے کی کوشش کی۔مجاہدین کے جوابی حملے میں 2 صلیبی فوجی ہلاک اور 4 شدید زخمی ہو گئے۔جب کہ بارودی سرنگوں سے مجاہدین نے 2 فوجی ٹینکوں کو بھی تباہ کر دیا۔

6 مارچ

☆صوبہ خوست میں مجاہدین نے نیٹو فوج کے ایک قافلے پر زوردار حملہ کر کے 4 نیٹو فوجیوں کو ہلاک اور 5 کو زخمی کر دیا۔اس جھڑپ میں ایک ٹینک بھی تباہ ہو گیا۔حملے کے بعد دوبدو لڑائی شروع ہو گئی جو 2 گھنٹے جاری رہی۔

☆صوبہ بادغیس کے صدر مقام قلعہ نو میں مجاہدین نے انٹیلی جنس اہل کاروں کو فائرنگ کا نشانہ بنایا۔جس سے NDS کے 4 اہل کار ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ فراہ کے بالا بلوک میں مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول بم سے ایک اٹالین ٹینک کو نشانہ بنایا۔جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 4 صلیبی جہنم واصل ہو گئے۔

7 مارچ

☆صوبہ لغمان کے ضلع علی شنگ میں مجاہدین نے بارودی سرنگ کے ذریعے ایک گاڑی کو تباہ کر دیا۔جس سے اس میں سوار ایک کمانڈر اپنے 5 فوجیوں سمیت ہلاک ہو گیا۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد میں مجاہدین نے ایک جھڑپ میں 3 امریکی فوجیوں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔

8 مارچ

☆صوبہ قندہار کے میوند ضلع میں مجاہدین نے بارودی سرنگوں کے ذریعے 2 امریکی ٹینکوں کو نشانہ بنایا جس سے امریکی ٹینک مکمل تباہ جب کہ اس میں سوار 8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے صدر مقام شرانہ میں مجاہدین کی نصب کردہ ایک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر ایک گاڑی تباہ ہو گئی۔جس سے اس میں سوار 6 افغان مرتد ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ کاپیسا کے ضلع نجراب میں مجاہدین اور اتحادی فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔جس کے نتیجے میں 4 اتحادی اور 2 افغان اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

9 مارچ

☆دارالحکومت کابل میں ایک فدائی نے وزارت دفاع کو شہیدی حملے کا نشانہ بنایا۔مجاہد نے اس وقت شہیدی حملہ کیا جب افغان فوجی افسران کا قافلہ وزارت دفاع کی عمارت سے باہر آ رہا تھا۔اس حملے میں کم از کم 15 مرتد فوجی افسر ہلاک اور درجنوں فوجی زخمی ہو گئے۔اس زوردار دھماکے میں 9 گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

10 مارچ

☆صوبہ قندہار کے ضلع پنجوائی میں میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے ایک ٹینک تباہ ہو گیا۔جس سے اس میں سوار 6 صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

11 مارچ

☆صوبہ قندہار میں کلان کچی کے علاقے میں مجاہدین نے ایک بارودی سرنگ کے ذریعے نیٹو کے گشت پر موجود ایک ٹینک کو نشانہ بنایا جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 4 قابض فوجی ہلاک ہو گئے۔

افغانستان میں ڈرون حملوں میں تیزی

19 فروری 2013ء کو صوبہ نورستان کے ضلع غازی آباد کے املوک کے علاقے میں ڈرون حملہ کیا گیا جس میں 2 شہری شہید ہو گئے۔اس صوبے میں حالیہ دنوں میں 7 ڈرون حملے ہو چکے ہیں۔

20 فروری صلیبیوں نے مختلف علاقوں میں بم باری کی۔صوبہ قندوز کے ضلع قلع ہذال کے صافی کوٹ گاؤں میں ڈرون حملے میں 2 افراد شہید ہوئے جب کہ لوگر میں بم باری کے نتیجے میں 10 افراد شہید ہوئے اور مسجد بھی شہید ہو گئی۔اسی روز ضلع چرخ کے گاؤں دشت میں مسجد پر حملے میں 3 مجاہد شہید ہوئے۔اسی روز اوزخ کے علاقے میں ڈرون حملے میں امام مسجد شہید ہو گئے۔

صوبہ ننگر ہار کے ضلع حصارک کے دوآب کے علاقے میں 24 فروری کو ڈرون حملہ ہوا جس میں چار شہری شہید ہو گئے۔

28 فروری کو صوبہ بلخ کے ضلع کشند میں بچوں کے ایک مدرسے پر ظالم صلیبی افواج نے بم باری کی جس میں 3 بچے شہید ہو گئے اور مدرسے کی عمارت بھی تباہ ہو گئی۔

2 مارچ کو صوبہ قندوز کے ضلع خان آباد میں ڈرون حملہ کیا گیا۔

4 مارچ کو صوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد میں اس وقت ڈرون حملہ کیا گیا جب لوگ نماز مغرب کے بعد کھڑے تھے اس میں 3 نمازی شہید ہو گئے۔

9 مارچ صوبہ فراہ کے ضلع خاک سفید میں ڈرون حملہ کیا گیا جس میں امام مسجد شہید ہو گئے اسی علاقے میں کچھ روز قبل 8 چرواہوں کو شہید کیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۹ فروری: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۵ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۰ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔ ہلاک ہونے والوں میں اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ لنڈی کوتل خالد ممتاز کنڈی بھی شامل ہے۔

۲۳ فروری: پشاور اسلام آباد موٹر وے پر رشکئی کے قریب کرنل شیر خان انٹرچینج پر پولیس موبائل پر دستی بم حملہ ہوا۔ سرکاری ذرائع نے ایک پولیس اہل کار کے ہلاک جب کہ ۳ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۳ فروری: پشاور میں تھانہ خزانہ کی حدود میں کمیونٹی پولیس اہل کار کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

۲۳ فروری: پشاور میں باڑہ روڈ پر واقع خیبر پولیٹیکل ایجنٹ کے دفتر پر حملے کے نتیجے میں ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک جب کہ ۱۰ خاصہ دار اور لیوی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۲۴ فروری: پشاور کے علاقے یکہ توت میں فائرنگ سے سی آئی ڈی اہل کار فرمان علی ہلاک ہو گیا۔

۲۶ فروری: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ایف قلعے کے اندر دھماکہ ہوا۔ سرکاری ذرائع نے ۴ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۸ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۶ مارچ: اپر اورکزئی کی تحصیل ماموزئی میں سیکورٹی فورسز اور مجاہدین کے مابین جھڑپ ہوئی۔ سیکورٹی ذرائع نے ایک افسر سمیت ۵ فوجی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۷ مارچ: اورکزئی میں فیروز خیل کے علاقے میں سیکورٹی فورسز کے قافلے کو ریموٹ کنٹرول بم حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۱ مارچ: اپر اورکزئی ایجنسی کے علاقہ آرغنجہ ماموزئی میں فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ ہوا۔ سرکاری ذرائع نے کیپٹن عباس، سپاہی وسیم اور ایک اہل کار کے ہلاک اور ۱۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۳ مارچ: بنوں میں تھانہ صدر کے باہر موجود پولیس وین پر حملے کے نتیجے میں ۳ پولیس اہل کاروں کے ہلاک اور ۱۸ سے زائد کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ مارچ: بنوں سٹی پولیس کی وین پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں دو پولیس اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ مارچ: پشاور کے نواحی علاقہ متنی میں بم دھماکے میں بم ڈسپوزل سکواڈ کے ایک اہل کار کی ہلاکت کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۶ مارچ: مانسہرہ کے گاؤں کیٹر یڑکھوہ میں پاکستانی فوج کے حاضر سروس حوالدار تفسیر ولد اکرام کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۱۶ مارچ: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی جب کہ قافلے میں شامل ایک فوجی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۱۰ مارچ: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے دیگون میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مکان پر ۲ میزائل داغے۔ جس کے نتیجے میں دو افراد شہید ہو گئے۔

☆☆☆☆☆

7 مارچ: صوبہ ہرات............ ضلع گزارہ............ مجاہدین کا ایک پولیس کی گاڑی پر حملہ............ گاڑی مکمل تباہ............ 5 پولیس اہل کار ہلاک............ متعدد زخمی

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

فروری میں ہونے والے ڈرون حملے سی آئی اے نے نہیں پاکستانی فوج نے کیے۔ امریکی اخبار کا دعویٰ

فروری میں ہونے والے ڈرون حملے سی آئی اے نے نہیں بلکہ پاکستانی فوج نے کیے ہیں۔اس بات کا دعویٰ امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے اپنی ایک رپورٹ میں کیا ہے۔فروری کے شروع میں پاکستانی قبائلی علاقوں میں ہونے والے ۲ ڈرون حملے شروع میں تو معمول کے مطابق سی آئی اے کی ہی کارروائی سمجھے گئے۔پاکستانی حکام نے بھی روایتی طور پر امریکہ پر ان حملوں کا الزام عائد کیا اور وزارت خارجہ نے تو امریکی سفارت خانے سے باضابطہ طور پر ڈرون حملے پر احتجاج بھی کیا۔امریکی اخبار کے مطابق امریکی حکام کا کہنا ہے کہ امریکہ نے تو یہ حملے کیے ہی نہیں، ڈرون پروگرام کے بارے میں معلومات رکھنے والے ایک امریکی عہدے دار کے مطابق ہم نے تو جنوری کے بعد سے پاکستانی علاقوں میں کوئی حملہ ہی نہیں کیا۔رپورٹ میں امریکی حکام کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ یہ حملے پاکستانی فوج نے کیے اور تنقید سے بچنے کے لیے ان حملوں کا الزام سی آئی اے کو دے دیا گیا۔

دنیا دہشت گردی کے خلاف جنگ ہار رہی ہے،ہم پھر بھی لڑیں گے:زرداری

زرداری نے کہا ہے کہ ''پاکستان اور افغانستان سمیت پورا خطہ انتہا پسندی سے متاثر ہے۔دنیا دہشت گردی کے خلاف جنگ ہار رہی ہے،ہم پھر بھی لڑیں گے''۔

پاکستان کا انتہا پسندی کے خلاف ہارنا پورے خطے کے لیے شکست ہوگی:کائرہ

سابق ہونے والے وزیر کائرہ نے کہا ہے کہ ''خطے کی سلامتی کے لیے پاکستان کا دہشت گردی کے خلاف جنگ جیتنا ضروری ہے،اگر انتہا پسندی کے خلاف پاکستان جنگ ہارتا ہے تو یہ پورے خطے کی شکست ہوگی کیونکہ اب کوئی ملک تنہا یا دوسرے ملکوں پر انحصار کیے بغیر یہ جنگ نہیں لڑسکتا''۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دھرتی کے لیے قربانیاں دینے پر فخر ہے:افتخار

اے این پی رہ نما افتخار حسین نے کہا ہے کہ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دھرتی کے لیے قربانیاں دینے پر فخر ہے۔اس جنگ میں سب سے زیادہ جانی و مالی نقصان عوامی نیشنل پارٹی نے اٹھایا ہے''۔

ارکان پارلیمنٹ کے الاؤنسز میں سو فی صد اضافہ کی منظوری:

قومی اسمبلی کی سپیکر فہمیدہ نے فنانس کمیٹی کے آخری اجلاس میں جاتے جاتے خاموشی سے ۳۴۲ ارکان پارلیمنٹ کے لیے الاؤنسز میں سو فی صد اضافہ کر دیا۔فہمیدہ نے اجلاس میں جن دوسرے سابق سپیکرز کو مراعات کی منظوری دینے کا فیصلہ کیا ان میں صاحبزادہ فاروق علی خان،فخر امام،الٰہی بخش سومرو،حامد ناصر چٹھہ،چودھری امیر حسین اور یوسف رضا گیلانی شامل ہیں۔دستاویز کے مطابق ان سب کو تاحیات پرائیویٹ سیکرٹری،ٹیلی فون آپریٹر،ویٹر،ڈرائیور اور نائب قاصد میسر ہوں گے۔سولہ سوسی سی کار،پٹرول اور ایک لاکھ خرچہ بھی ملے گا۔سپیکر قومی اسمبلی کو طبی سہولیات بھی حاصل ہوں گی۔بیرون ملک علاج کا خرچ بھی حکومت برداشت کرے گی۔

آئی ایس آئی مراکز'سی آئی اے کے زیرِ استعمال رہے:

واشنگٹن کی ایک غیر سرکاری انسانی حقوق کی تنظیم اوپن سوسائٹی جسٹس انیشی ایٹو نے اپنی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان نے سی آئی اے کے کہنے پر ہزاروں لوگوں کو پکڑا،حراستی مراکز میں ان پر تفتیش کی اور تشدد کا بھی نشانہ بنایا۔رپورٹ کے مطابق ''پاکستان مشتبہ دہشت گردوں کو ڈھونڈنے میں امریکی سی آئی اے کی مکمل معاونت کے ساتھ ساتھ انہیں ملک کے اندر حراستی مراکز میں رکھنے اور تحقیقات کرنے کی سہولت بھی فراہم کرتا رہا ہے''۔یہ رپورٹ سب سے پہلے امریکی اخبار دی نیویارک ٹائمز میں شائع ہوئی۔رپورٹ میں پاکستان سے متعلق ایک باب میں یہ بھی کہا گیا کہ سی آئی اے آپریشنز سے جڑی فلائٹس کے لیے پاکستان نے اپنے ہوائی اڈے اور فضائی حدود بھی فراہم کیں۔رپورٹ کے مطابق ''پاکستان نے اپنے ہوائی اڈوں اور فضائی حدود کو سی آئی اے آپریشنز کے لیے استعمال ہونے کی اجازت دے رکھی تھی۔سی آئی اے کے کہنے پر حراست میں لیے جانے والے افراد کو جن مراکز میں رکھا جاتا تھا ان میں آئی ایس آئی کا کراچی میں موجود حراستی مرکز بھی شامل تھا۔اس مرکز کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ حراست میں لیے جانے والے افراد کو ابتدائی طور پر یہاں رکھنے کے ساتھ ساتھ ان سے تفتیش بھی کی جاتی تھی۔ان افراد کو بعد ازاں دوسری جیلوں میں منتقل کر دیا جاتا تھا۔کراچی کا یہ مرکز آئی ایس آئی کے کنٹرول میں تھا لیکن یہاں زیر حراست کہنا ہے کہ وہاں امریکی اور برطانوی حکام ان سے تفتیش کرتے تھے۔

10 مارچ:صوبہ قندہار..........ضلع پنجوائی..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک ٹینک تباہ..........6 صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی

ہمیں اوپر سے ’آڈر‘ ہے

مسل کر پھول کی پتیاں
کچل کر تو تلی کلیاں
جلا کر نور کی پریاں
کچھ ایسی کر دی ویرانی
کہ حیراں عقل انسانی
اگر اِس ظلم پر پھر بھی
نہ ہو یک سر پشیمانی
تو ہنسنا کتنا آساں ہے
یہ کہنا کتنا آساں ہے
ہمیں اوپر سے ’آڈر‘ ہے
خدا کا خوف نہ ڈر ہے
جو ہے بس ایک ’آڈر‘ ہے
وہ ’آڈر‘ جس کے قدموں میں
جھکی عزت، گری غیرت
وہ ’آڈر‘ جس کی چوکھٹ پر
لٹی ایمان کی دولت
وہ ’آڈر‘ جس کی دیوی کی
نذر ہو گئے جگر پارے
وہ ’آڈر‘ جس کی خواہش پر
مقید ہو گئے تارے
سنو افرنگ کے مہرو!
اے باوردی قبیح چہرو!
حقیقت کھولتا ہوں میں
تمہارے اس بہانے کی
’آڈر‘ کے فسانے کی
جو ہر عملِ سیہ کر کے
مجبوری جتاتے ہو
لوگوں کو بتاتے ہو
ہمیں اوپر سے ’آڈر‘ ہے
تمہاری اصلیت یہ ہے
کہ تم نسلِ فرنگی ہو
بظاہر کچھ، بباطن کچھ
اُنھی جیسے دورنگی ہو

مسلماں خود کو کہتے ہو
شریعت‘ پر جدا گانہ
بدلتی ہے جو روزانہ
تمہارا دِین پیسہ ہے
زباں پر وِردِ ’سر سر‘ ہے
خدا اپنی جگہ لیکن
وطن معبودِ اکبر ہے
جرنیلی کا منصب تو
نبوت ہی کی جا پر ہے
قبلہ ہے تو جی، ایچ، کیو
جو بیت اللہ سے برتر ہے
ائمہ مجتہد مر گئے
مگر زندہ ہر افسر ہے
قرآں کیا، وحی کیا ہے
جو ہے بس ایک ’آڈر‘ ہے
تمہیں اوپر سے ’آڈر‘ ہے
جو کہہ ڈالا یہی ہو تم
جو لکھ ڈالا یہی ہو تم
یہی فوجی عقیدہ ہے
جو لوگوں سے پوشیدہ ہے
سمجھتے جا رہے ہیں سب
سمجھنا گو پیچیدہ ہے
کبھی جذبات میں آ کر
دفاعِ ذات میں آ کر
وطن کا نام لے کر تم
علی الاعلان کہہ کر تم
عقیدے کو بچاتے ہو
پسِ وردی چھپا موذی
رعایا کو ڈساتے ہو
توپوں کے سہارے پر
ناحق خوں بہاتے ہو
کمال ہوشیاری سے
مجبوری جتاتے ہو

لوگوں کو بتاتے ہو
ہمیں اوپر سے ’آڈر‘ ہے
تمہی ہو جن درندوں نے
صلیبی سائے کے نیچے
عیسائیوں کو سہارا تھا
مسلمانوں کو مارا تھا
تمہارے ہی تعاون سے
خلافت چھن گئی ہم سے
ہماری مسجدِ اقصیٰ
ابھی بھی قید میں ہے تو
مدد اس میں تمہاری تھی
قصور اس میں تمہارا تھا
اکہتر میں ہوا جو کچھ
تمہارا کارنامہ ہے
ہماری ایک بیٹی، آہ!
ہماری عافیہ بھی ہے
جو پردیسوں میں ہوتی ہے
تکلیفوں میں، زنداں میں
تمہیں دن رات روتی ہے
تمہاری نامرادی کی
دعائیں کر رہے ہیں وہ
چھوٹے بے گناہ بچے
کتاب اللہ کے حافظ تھے
جنہیں ٹکڑے کیا تم نے
لہو جن کا پیا تم نے
دکھی دل اُن کے باپ اور ماں
آہیں بھر رہے ہیں وہ
وطن کے تم محافظ ہو
تو یہ کیسی حفاظت ہے؟
جلا ڈالا چمن سارا
کیسی ہے یہ رکھوالی؟
بتا بہروپیے مالی!
تمہاری نوکری کیا ہے

جو جی میں آئے کر جانا
روا ہے مسجدیں ڈھانا
بڑے مکر و دغا سے پھر
دنیا کو یہ بتلانا
ہمیں اوپر سے ’آڈر‘ ہے
اے تنخواہوں کے مجبورو!
کفارِ جہاں بھر کے
تلوا چاٹ مزدورو!
بلوچ و سندھ، سرحد میں
تمہاری ہی خرابی ہے
تمہارے ہی مظالم ہیں
تمہیں کتنا ہی روکا تھا
خدا کے گھر کو مت چھیڑو
ستاؤ مت مدارس کو
تمہیں کتنا ہی روکا تھا
بہت ساروں نے ٹوکا تھا
مگر تم ایک نہ مانے
کھڑے تھے اسلحہ تانے
نشانہ لال مسجد تھی
ہدف تھے دیں کے پروانے
آ گئی فوج حرکت میں
ڈوبی تھی رعونت میں
پھر ایسی جوش میں آئی
ذرا سا بھی نہ شرمائی
مسجد کو گرا ڈالا
ڈھا کر جامعہ حفصہ ؓ
لاشوں کو جلا ڈالا
وہیں پر گندے نالوں میں
قرآں کو بہا ڈالا
رُلایا آسماں کو اور
زمیں کو بھی ہلا ڈالا
مگر تم ہنستے جاتے تھے
اشارے دے کے فتح کے

بہت کچھ کہتے جاتے تھے
اور اب اے قاتلو ٹھہرو!
ذرا سوچو! ذرا سمجھو!
تمہاری یہ ستم رانی
کہاں تک بڑھتی جائے گی
موت آخر تو آئے گی
فرشتے تم کو پکڑیں گے
بالوں سے گھسیٹیں گے
زنجیروں میں جکڑیں گے
وہاں کس کو بلاؤ گے؟
کہاں ’آڈر‘ چلاؤ گے؟
اپنی بے گناہی تم
فرشتوں کو بتاؤ گے
جو مجبوری میں کر ڈالا
وہ مجبوری سناؤ گے
حقوق اس کے، حقوق اُس کے
یہ عذرِ لنگ لاؤ گے
فرشتے اور پیٹیں گے
فرشتے اور ماریں گے
اگر کچھ پوچھنا چاہو
فرشتے صاف کہہ دیں گے
ہمیں اوپر سے ’آڈر‘ ہے
خدا کا خوف ہے، ڈر ہے
خدا کا ہی یہ ’آڈر‘ ہے

وسیم حجازی

سقوط سے قبل امارت اسلامیہ افغانستان کے لیے امیر المومنین نصرہ اللہ کے احکامات کی چند جھلکیاں

’’محترم طالبان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ...... تحریک طالبان کے مقاصد میں قوم پرستی اور علاقہ پرستی کا کوئی تصور نہیں ہے۔ جس شخص کو بھی ذمہ داری سونپی جاتی ہے وہ اس کی اہلیت اور دین داری پر پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد تفویض کی جاتی ہے تاکہ دین وملت کی خدمت کرے، خواہ وہ کسی بھی علاقے یا قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ بعض جگہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ کچھ فسادی لوگ اس طرح کے مفسدانہ افکار کو رواج دینے کے خواہاں ہیں، ان کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ اپنے مفسد خیالات سے فوری طور پر رجوع کریں ورنہ ان کا یہ رویہ ان کی دین ودنیا کی تباہی ورسوائی کا سبب بنے گا۔ مذکورہ بات پر ضرور عمل کیا جائے کیونکہ ایک تو امر واجب ہے، علاوہ ازیں اس کی خلاف ورزی میں ملت اسلامیہ کے بہت سے نقصانات بھی ہیں، بطور عبرت گزشتہ زمانے کی تاریخ پر غور وفکر کرلیا جائے‘‘۔ (طالبان کے لیے خصوصی فرمان)

....

’’اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک اسلامی حکومت میں غدر، خیانت اور رشوت جیسے مالی جرائم میں ملوث ہونا، اسلامی نظام کے بلند اہداف کے منافی اور اس کی بقا کے لیے انتہائی مضر ہے۔ اور یہ چیز اللہ جل جلالہ کے غضب اور نظام حکومت کی ناکامی کا سبب بن سکتی ہے۔ افغانستان میں اسلامی تحریک طالبان کا قیام اور جدوجہد ایسے مفاسد کے قلع قمع کے لیے ہے۔ اسی مقصد کو بروئے کار لانے کے لیے مندرجہ ذیل احکامات جاری کیے جاتے ہیں:

۱۔ امارت اسلامیہ کی حدود میں کسی شخص کے بارے میں رشوت میں ملوث ہونے کا ثبوت مل جائے تو اسے پانچ سال قید کی سزا دی جائے گی۔

۲۔ امارت اسلامیہ کی ساری عدالتیں اس بات کی پابند ہیں کہ رشوت میں ملوث مجرموں کے بارے میں حکم بالا کو نافذ کریں۔

۳۔ یہ فرمان وقتِ اجرا سے نافذ العمل ہے، ملک کے تمام ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس کی تشہیر کی جائے‘‘۔ (سرکاری ملازمین کے لیے فرمان)

....

’’دینی وملی ذمہ داری کی بجا آوری کے تحت تمام صوبوں کے گورنر اور عمال اپنے اپنے صوبوں میں عامۃ المسلمین کے مسائل اور جائز شکایات سننے کا اہتمام کریں۔ اس امر کی نگرانی کے لیے ایک باصلاحیت اور فعال شوریٰ تشکیل دی جائے جو تحقیق کرکے لوگوں کے ساتھ گورنروں کے رویے کا جائزہ لے اور خامیوں کی نشان دہی کرے، اس کی تیار کردہ رپورٹ میرے پاس بھیجی جائے۔ اس کام کی طرف بھرپور توجہ دیں اور اپنے اپنے صوبوں میں ایک ایک ’’شکایت بکس‘‘ رکھیں تاکہ وہ آپ کی اصلاحی جدوجہد میں مددگار ہو‘‘۔ (گورنروں کے نام خط)